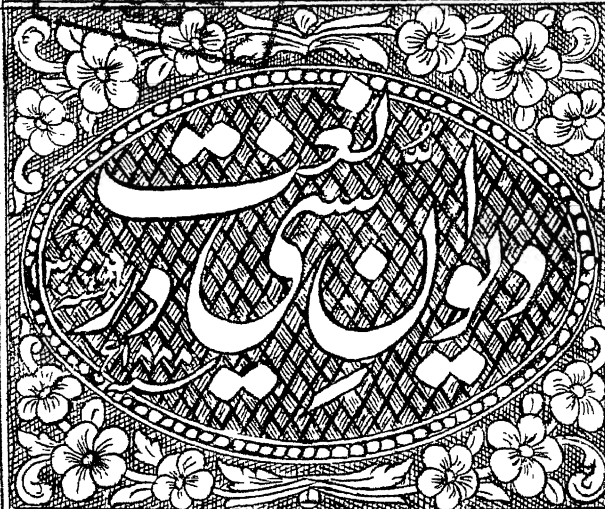


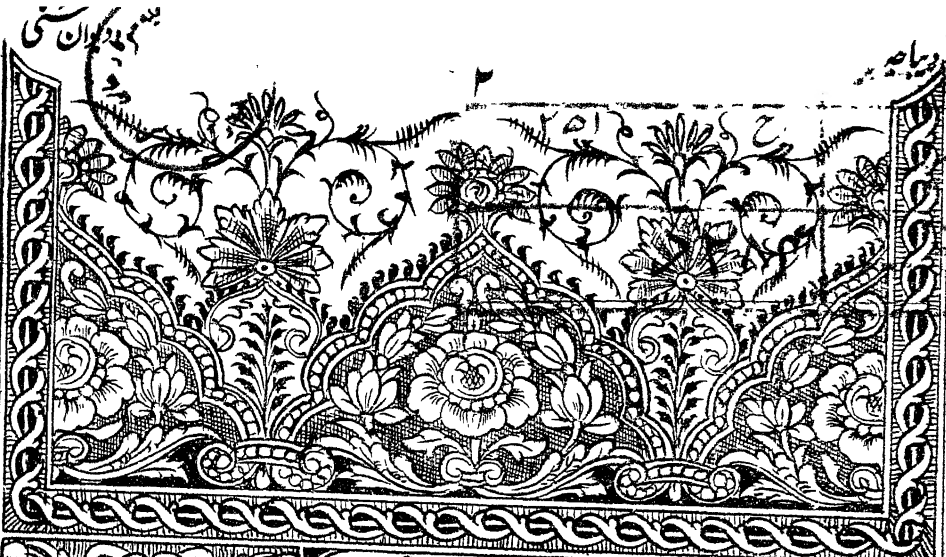
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّهَا صَلِّ وَسَلِّمْ
إِنَّ وَمَا يَصْلُو النَّبِيَّ الَّذِينَ صَلُّوا صَلُّوا

بنای چهره آری مرغ جهان درین اوان برینست
رسول آنروزمان من تهنیت جامع احوال جناب



بیاض کثرت شایقین مع وفقت سید الشیخین
فانی عبدالمکریم فانی نور محمد فانی رحمة الله

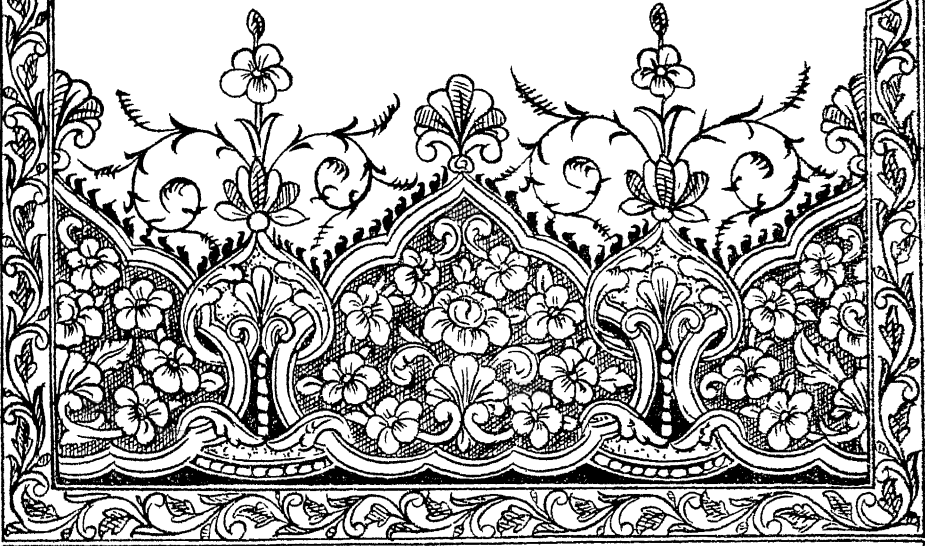
مطهره ناک افق الکرم وافرعی گداید
دریا ناک افق الکرم وافرعی گداید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حبیب خدا و خلق مطلق کو کہنے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے صنایع بدیع نوع بشر کو شعائے حیات و تیز سے سرفراز فرما کر دیوان عالم میں پیدا کیا اور درود نامہ محدود و نامعلوم برحق پر کہ جسکو سخن آفرین ازل نے بنام نامی آن گرامی مطلع قصیدہ کائنات کیا پھر اسی نظم و کرم کو مقطع اشعار موجودات ٹھہرا دیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذراریہ وسلم امام بعد فقیر حقیر محمد عبداللہ عرف محمد عبداللہ تخلص فصاحت و لہ مولوی عبداللہ در سکندر آباد می خدمات فیض درجات اصحاب عالی ہم و ارباب سخا و کرم میں گزارش کرتا ہے کہ جناب مفتی القاب فیضیلت کب حضرت قاضی احمد صاحب برادر جناب فیضیاب گل گلزار کرامانی بہار گلستان قدروانی حضرت قاضی ابراہیم صاحب سلمہ اللہ العالیہ زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ میرے برادر صاحب موصوف خطون میں متواتر لکھا کرتے ہیں کہ شہر نبوی اور اسکے گرد و فواح کے اطلاع میں اکثر جاغری مولود پڑھا جاتا ہے اور اسکے مطالب و معانی علم موقوف ہیں ناخواندگی سچے میں نہیں آتے ہیں اور کو بجز خوش الحانی کے معنی سے بہرہ حاصل نہیں ہوتا اگر معنی سمجھ میں آئے تو خط قلبی اور فیض وحی حاصل ہو اور آنسور کائنات کی محبت اور سکے دلون میں زیادہ ہو تو ذریعہ نجات ہے اس سبب سے ہم نے کئی نسخے قصائد نعت نبوی کے چنانچہ دیوان قابل مجموعہ نجم الضیاء مظاہر الاعجاز دیوان وفایع سوداے آخرت اور بہشت بہشت وغیرہ بہت کوشش کر کے چھپوا گئے ہیں مگر اندونوں اکثر شایقین سے سماعت میں آیا کہ دیوان قصائد نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدوہ لہا لکین وزبدۃ العارفین شہرہ وار عرصہ بخندانی عند لیب رقمہ سر سے چمن مع خوانی گوہر

آبدار و ریاضے فضل و کمال پسندیدہ شعرائے ماضی و حال فضل الشعر اکمل انظما جناب مغفرت
 مآب مولانا دستاؤنا حضرت جان محمد صاحب المتخلص سنی مرحوم و مغفور ساکن اورنگ آباد
 دکن جو فی الحال سکندر آباد تعلق چھاؤنی حیدر آباد دکن میں تشریف فرما تھے بہت عمدہ ہے اور مرغوب
 صنیر و کبیر ہے ہر شعر اوسکا گوہر نایاب ہے ہر صفحہ اوسکا روشن مثل صفحہ آفتاب ہے فصاحت میں لاجواب
 ہے ہر ایک بیت بلاغت میں انتخاب ہے اگر دستیاب ہو تو ضرور بالضرور ارسال کرین تو ہم اس عروس
 زیبائے حجرہ نشین کو زیور طبع سے آراستہ کر کے منضمہ شود پر جلوہ گر کرین تا کہ اوسکے دیدار فصاحت
 آثار سے شائقین لغت نبی اور طالبان مدح رسول ایزدی کا دل شاد اور باغ بلخ ہو اور اس خاکسار
 کو بھی اعجاز عظیم حاصل ہو اور موجب حسنات کامل ہو اور دعائے مغفرت سے ہر قاری و سامع
 یاد کرے جب میں نے یہ بات جناب قاضی احمد صاحب کی زبانی سنی تو یہ دیوان بلاغت
 نشان ماسوا اسکے بہت قصائد مصنف دیوان ہذا کے جو ہر طرف پہلے ہوئے تھے بکوشش
 تمام و بسعی مالا کلام زر کشی صرف کر کے فراہم کیا اور جس جس ردیف کے قصیدے تھے
 وہاں داخل کر دیے اور حق تالیف بھی بموجب حق سعی و دیگر اس کتاب کو انجام کیا اور وارثان
 مصنف کے جو پیش کیا گیا تو وہ بھی اسکو پڑھ کر نہایت خوش ہوئے بلکہ جس وقت قاضی صاحب
 موصوف کے طبع کرانے کا حال سنا تو کہا شکریہ خدا کا ہے نصیب کہ ہمارے بزرگوں کا
 نام جاری رہا یہ کہہ کر قاضی صاحب مذکور کے حق میں دعائے خیر کی اور باعث خوشنودی
 کیا نیز حق تالیف و تصنیف وغیرہ جو کچھ کہ تھا جناب قاضی صاحب مدد و مدح کو ہبہ کر دیا
 اور قاضی احمد صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر کیا انہوں نے اپنے برادر بزرگ
 حضرت قاضی ابراہیم صاحب مہتمم کتاب ہذا کی خدمت بابرکت میں روانہ فرمایا تب حضرت
 موصوف نے جناب فیض مآب لمبل شاکر سخیذانی طوطی شکرستان شیرین زبانی مداح مصطفیٰ
 شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص بہ وفا سے ترتیب دیوان کی تاریخ کہلوانی اور مسمورہ ممبئی کے مطبع
 مرغوب ہر دیار میں زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ فرمایا اب مشتریان بازار سعادت اور خریداران
 نیک نیت سے اور ناظرین وقاری و سامعین سے یہ عرض ہے کہ جو صاحب اس دیوان کو خریدے
 اور پڑھے مصنف مغفور و چھپوائے والے اور جامع کو بدعاے خیر یاد کرے آمین ثم آمین یا رب العالمین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیاض صبح بخشش سرورق ہے میرے یون کا
 بنا کر آئینہ درپیش رکھاروے جانان کا
 ہوا محبوب بابرسی خان سامان اپنے سبحان کا
 ازل میں کعبہ دین ہو گیا رخ جس سلمان کا
 خور روز قیامت ہے تارہ کفش جاناں کا
 کہ خور پھینکا ہوا پچا ہا ہے میرے داغ ہجران کا
 خدا کو بھی نہ چھوڑا عشق کامل حسن انسان کا
 ہوا وہ شقب مرجان یثقب دُر غلطان کا
 چراغ صبح کا عالم بنے خورشید تابان کا
 مراتب اور بہن یہہ مرتبہ صدیق و شیان کا

عیان تحریر بسم اللہ سے ہے فضل رحمان کا
 خدا کو بجا گیا جب حسن اوس سلطان خوابان کا
 تصور جب ہوا اللہ کو کثرت کے سامان کا
 ثنا خوان خود خدا ہے اوسکے کامل حسان کا
 بیاض صبح محشر عکس ہے دلبر کے دامان کا
 بیان کس مہنہ سے ہو یہ یاد چاہے جان بران کا
 دلیل سخن اقرب سے ہوا تحقیق یہہ ہسکو
 جگر کو آہ نے پھیدا اثرہ بین اشک ہیں سفتہ
 تمہارا نور چمکیگا ترسم سے قیامت میں
 کہہ ہے ثانی اشین افہانی انوار اللہ نے

خبر ہے بعد میرے گرنی ہوتا عسکر ہوتا
للاک نے حیا کی جس سے کیا کامل حیا ہوگی
اوڑا پاؤ الفقا ریز سے برکھنر کا یکم

تمہاری آل و اولاد کا سنی شنا خوان ہے

عشق جب پیدا نہ تھا تب عشق کا دستور تھا
جسم سے جان دور تھی اور جسم جان سے دور
جب ملک تھا ذات کے اندر احد شہور تھا
حضرت موٹی کہاں تھے اور کہاں کوہ طور تھا
خلق کی شہرت نہ تھی پر تو نبی مشہور تھا
چشم کھلتے ہی کیا نظن ارہ خوب بے حق
مرحم رحمت سے تیرے ہو گیا اب نڈل
جب جدائی غرض نہ آئی سخن اقرب کہہ دیا
خشک تاب عارض تابان سے بالکل ہو گیا
بے سبب کب تھا تیری صبح ولادت کا ظہور
کیا لطبا شیر آب کی صبح ولادت ہو گئی
مثل شہر دید سے اے مہر نور حق تیری
تیرے باعث ہو گئی آدم کی توبہ مستجاب

یا نبی سنی کی یوں کر ناشفاعت کے پاس

واع عشق احمدی دل پر ہے شعلہ طور کا
کیوں نہ ہو واع فراق یا رٹھنڈا نور بار
فی الحقیقت نور حق کا حق پہ ہے دار و دار
رو سے روشن کے تصور میں کوئی مرحوم ہو
محنت ہجران سے نقد حمل کی راحت نصیب

خلافت میں نہ رکھا نام جسے کفر و بطلان کا
لقب ہے باجیا و کامل الایمان عثمان کا
ہوا ہے قوت اسلام بازو شاہ مروان کا

صلے میں مغفرت پیارے مطلب اور شفا خوان کا

تھا خدا ناظر نبی کا اور سکا یہ منظور تھا
قالب ارواح بوالارواح سے مہور تھا
ہو گیا احمد جدا ہو کر اوسیکا نور تھا
دید پہلے کس نے کی کیا حرافکا نور تھا
احمد جب کچھ نہ تھا رب تھا ترانہ کو نور تھا
دیدہ آدم میں مردم بٹکے تو مستور تھا
زخم عصیان پر ہمارے ورنہ کیا انگور تھا
وصل تیرا طسوح اللہ کو منظور تھا
چشمہ خورشید شایدا آب سے معمور تھا
ریش عصیان جہان کو مرہم کا نور تھا
اس تپ عصیان سے عالم سکا سب بخور تھا
دیدہ اہل بغاوت پہلے ہی سے کو نور تھا
آگے پیدائش کے تو ایسا ہی ذی مقدور تھا

وصف سے میرے بنیاد میں بہت مسرور تھا

سینہ مشتاق میں ہے ایک عالم نور کا
ہے مہ میلاد چھا ہا مرہم کا نور کا
حق اگر بولوں ابھی درجہ ملے منصور کا
کیا عجب خورشید محشر گل ہو شمع گور کا
وجہ روزینہ یہی ہے آپ کے مزدور کا

زخم عشق مہر و دین خون کے قطرے ہیں لعل
 زندہ کر کر پھر نئے سرے سے میجا کیا کرے
 اسے شکرب تیری فرقت میں جوئی یہ لایعنی
 ضبط سے بالکل نہیں رکتی کبھی سوز و رنج
 فتنہ پروازی پہ اپنی کیون نہ ہونا زان و بدل
 آپ کا شائق ہوں اسے آقا سے عالم بقیہ
 ہے باوصاف حمیدہ والی ملک دکن

یا رسول اللہ سنی ہے غلام چارباہ

شکر خدا کہ ہکون بنی مصطفیٰ ملا
 نعت رسول خالق باری سے کیا ملا
 جسکو غبار خاک رہ مصطفیٰ ملا
 دل میں ہے ہکون شعا نور خدا ملا
 کسکی تلاش میں کرین یہ عمر صرف ہم
 کس کی رز و کی آرز و پھر ہم کرین کہو
 طے کرنی راہ پل کی بڑی فکر تھی ہمیں
 چشم امید باز ہوئی صاف خلق کی
 شکل جواب زسیت ہے بحر فنا میں ہم
 پیش از طلوع نیز صبح وجود خلق
 مرآت حق نہا ہے وجود مجتہدی
 یا مصطفیٰ انجمنی پہ بزرگی ہوئی ہے ختم
 طاؤس ہے مزار بزرگان کا مورچل

پہنچے دن کا حق نے کیا جسکو پیشوا

سنو بچہ احمدی میں بیان ملک نالہ ہوا

ہے درکان بذیشان منہ میرے ناسور کا
 لاشہ ہوم حرم جب اس چشم کے مغفور کا
 بار ہے ایک ناتوانائی سے تن پرور کا
 شور کچھ دیکر ہے اب آہ دل پر شور کا
 بلبل شیدا ہے تیرے روضہ مہرور کا
 میں نہ جنت کا ہوں طالب ورنہ طالب حرم کا
 تخت ہو قائم ہمیشہ اس شہ مشہور کا

دل سے ہے فدوی وہ آل طاہر اطہر کا

جب مصطفیٰ ملا تو یہ جانو خدا ملا
 ایمان و دین و رحمت حق چہ ملا ملا
 کیا چشم مغفرت کے لیے تو تیا ملا
 موٹنی کو سپر طور میں نہرا و کیا ملا
 حق صاف مل گیا کہ ہمیں حق نہا ملا
 دل جسکی آرزو میں تھا وہ دلہا ملا
 فضل خدا بسوے خدا رہنا ملا
 جب تو تیاے خاک شہ اصفا ملا
 شکر خدا کہ توشہ راہ بہت ملا
 مجھ کو نقلے سید روشن تھا ملا
 حق کا خیال کر کہ تجھے آئینہ ملا
 بعد از خدا کے کہہ یہ کہے مرتبہ ملا
 ناتنے کا تیرے اسکو کہیں نقش پا ملا

اے سنی دیکھ بکھو وہی پیشوا ملا

سلسلہ السنو کا گردن میں میری مالا ہوا

شعلہاے سوز دل کی یہاں ملک نہ ہوتی
گرمی عشق نبی میں آبداری یہ ہوتی
روضہ شاداب شرب کی سفر کے شوقین
صید دام زلف والا بخشش امت ہوتی
نفت والا کے صلے میں جنت تعالیٰ سے مجھے
قدسیون میں بھی ہے شہرت وصف کرتے ہیں
جزیرے کے نہ کھیلے اور دیگر جاے پر
نحت دل شکر گان پہ آیا چشم آفتاب سے
کونسی ساعت ہو یا رب آستان پاک پر
حق اقرار دین احمد کو تو از بہر نشر

جیکہ لے سنی ہوئی صبح ولادت آشکا

قلم نے لوح پہ جب مصطفیٰ کا نام لکھا
تکلم کا منہ نہیں جو لکھ سکے جی کا نام
جناب حضرت نبوکبر اور عشر عثمان
لکھا تو کیا یہ لکھا کلک نے حکم حق
مردوم احمد مرسل لیے زمین کا جب
لکھا جماعت مرسل کو افضل و اعلیٰ
تسالم عیال مہستی و عیال بالہ
لکھا نبیوں کو سب اونکی نوات کی خوشنک
لکھا نبیوں کو درجہ بدرجہ ہوینگے
جو ہو لیکن استین پیغمبروں کی نافرمان
پہ مصطفیٰ کی جوامت کے عامیان ہونگے
ہے ابتداے نبوت وہ عالمی تربت سے

ماہ کے اطراف میری آہ کا لہ لہ ہوا
گوہر کیتا ہمارے منہ کا تبخا لہ ہوا
غنچہ نسرت ہمارے پانوں کا چھالا ہوا
جب لیکن عرش میرا کب سوؤں والا ہوا
رات دن کا دورخہ انعام دوشا لہ ہوا
عالم بالہ پہ اپنا بول کیا بالہ ہوا
چشم کے جھوٹے بین طفل اشک ہے پالا ہوا
باذن اک ایک منقل ایک پر کا لا ہوا
جیہہ سائی میں رہوں میں اپنا سروال ہوا
ماکیان بدعت ہوئی اور کفر زینا لہ ہوا

کفر اور بدعت کی شب کا صاف منہ کلا ہوا

تو اس کے ساتھ ہی اللہ کا سلام لکھا
طفیل اونکے ہی جو کچھ کہ تھا تم لکھا
علی شاہ امامت با احترام لکھا
یہ چاروں ہو دینگے خلفائے زواکرم
بنام حضرت آدم سب ہتھام لکھا
مگر رسول کو اون سب کا پیش نام لکھا
لکھا یہ سب پہ محمد کے زیر نام لکھا
پہ آپ کو جو لکھا شافع امام لکھا
پہ مصطفیٰ پہ نبوت کا انصاف نام لکھا
سزا لیگی ہے جنت اور عین حرام لکھا
مذاغفور وہ زمرے کا ہے تمام لکھا
اسی پہ ختم رسالت ہے والہ نام لکھا

حصول حاجت و مقصد مراد کا ضرور
 ہوئی اونہین کے سبب بلندی و پستی
 تمام خلق میں ہو روشنائی لیل و نہار
 جو ہونگے تابع فرمان اور نافرمان
 سفیدی اور سیاہی جہان کی انکھوں سے
 لکھا وہ سینہ اقدس سے مخزن عرفان
 چہ ذوق کو لکھا صاف چشمہ حیوان
 ذوق سے سبب جان قدس و سر غلہ بریا
 گلو سے حجرہ داودی خوش الحان
 لکھا پسینے سے پہولون کو خط سے نر سہا
 وجود شافون سے اونکے لکھا کمر سے عمر
 شکم سے آپ کے لکھا خزینہ رحمت
 لکھا سعادت کونین ہر دو ساعد سے
 غضب سے نار لکھا رحم سے لکھا جنت
 وہ شور فتنہ و آشوب شکر کے اندر
 نماز و ہر کو اوقات حسن اسعد سے
 تمام حور و ملک اور سارے جن و بشر
 غرض میں کیا لکھوں جو جو ہر عالم میں
 ضعیف ہو گئی امت مدد کرو اوقات
 کرو مدد کہ عنیدان دین ہوں نابود
 قصیدہ کیجیے مقبول یا رسول اللہ

و احسن تا کہ ماہ ربیع الاول چلا
 آنے سے ماہ پاک کے آئی تہی جان میں بنا

اونہین کے نام سے امت کا پورا کام لکھا
 زمین بافون سے سر سے فلک کا نام لکھا
 جبین سے شمس کو رخ سے سہ تمام لکھا
 قلم نے ہر دو جماعت کو نچت خام لکھا
 قلم نے عارض و کاکل سے صبح و شام لکھا
 تو دل سے کعبہ مقصود خاص و عام لکھا
 تو زان پاک سے کوثر کا خاص جام لکھا
 زبان و لب سے شگوفوں کا آبیام لکھا
 زبان پاک سے شیرینی کلام لکھا
 دہن سے غنچہ خوشبو کا رنگ و فام لکھا
 تو پشت عالیہ سے پشتی انام لکھا
 توران و ساق سے کونین کا قیام لکھا
 تو دونوں دست مبارک سے فیض عالم لکھا
 بہہ گرم و سرد اونہین کے سبب تمام لکھا
 قلم نے قدر سے شفاعت کا اہتمام لکھا
 تو صبر و شکر سے اونکے سہ صیام لکھا
 کینز کین وہ رہینگین تو بہہ غلام لکھا
 قلم نے اونکی ہیستی سے لیکے وام لکھا
 خدا نے حامی امت تمہارا نام لکھا
 ازل سے حق نے تمہیں فاتح مہام لکھا
 صفت میں آپکی جو سنی غلام لکھا

روز تولد شہ ہر دو سرا چلا
 جسوقت وہ چلا تو گویا دمیر چلا

اے بتلاے درویش راقی محمدی
مرہم تھا صبح روز ولادت کا آفتاب
پچھا ہا تھا ماہِ محرم ننگا رتھی وہ شب
مشتاقِ عندِ یسین تھیں مدت سے باغِ مین
آیا طبیب بر سرِ بالین درویشِ مسند
خالی نہیں ہے رنج سے رخصتِ یلہ کی
کیونکہ نہ اشکبار رہے چشمِ عاشقان
ایماہ تیری چاندنی تھی فرشِ زرقشان
سیراب ہم ابھی منوے تھے لے ابرِ رحم
ابروے مصطفیٰ کا تصورِ تحاراتِ دن

سنی کی جان شتے ہی لبِ اپنی

یا مصطفیٰ ظہور ہے تیرے ظہور کا
تجہ میں خدا میں دیدہ احوال کو ہزونی
تاریکیِ فراست اندیشہ کی نہیں
شاید خیال تھا کہ بنونِ رسمِ عالین
معراج میں فلک پہ ملاذِ حق سے جب
حضرت کی ماہیت کو نہ جب سبیلِ پاک
دل سیر اگر متبول کرین کچھ عجب نہیں
کتنا خمی ہو معاف ہوئے آپ جب جیم
دلِ داغ سوزِ عشقِ نبی سے ہے لالہ زار
ہو دیگا آفتاب وہی دلِ داغِ عشقِ جب
محکم ہر کدام نہ مگر ناشہا بکھو
دل سے ہے بارِ یابِ ہمیشہ حضورِ مین

جس لدی علاج کر لو کہ روزِ شفا چلا
میرے جگر کے زخم پہ پچھا ہا رکھا چلا
انگور اپنے زخم کا پھر پھوٹتا چلا
وقت بہا ر آیا پہ یکدم رہا چلا
دیکھا نگاہِ رحم سے کچھ یک ذرا چلا
زخمِ جگر پہ اور ننگ پہنکتا چلا
ہو کر جب امکان سے جب آشا چلا
افلاسِ ہمہ ڈال کے بسترِ اوجھا چلا
پیاسے ہی ہلکو چھوڑ کے ہو کر چلا
کیا اے ہلالِ ماہِ کریم نہ بتا چلا

شہرہ ہوا جو ماہِ تولد چلا

منظرِ کنا ہے حق نے سچے اپنے

باغِ شہرہ ایسی تو نظر سے

جب کو سب چلے غریب

ویسا ہوا تھا جیسا تصورِ خطہ

یا دایا ہوگا موسیٰ کو وہ شعلہ

اور اک بے شعور ہے اپنے

تحفہ کیا قبولِ سلیمان

باعث اسی بھروسے ہے اپنے

کیا لالہ بلکہ ٹکڑا ہے ایک ایک ذر کا

ہوگا عیان سفیدہ جو صبحِ نشور کا

مجھ پر چلے نہ زور کسی اہل زور کا

ظاہرین یہ غلام ہے ہر چند دور کا

hectad

1988

محتاج ہر کسی کا منہ جو اسے تابہ عمر

چاہا خدا نے دیکھے جب آپ نور اپنا
موسیٰ کی طرح ہر کو سے سیر طور دل میں
کسو اسطے پہنچا نعر جن و ملک پہ ہم سب
نور نبی کا بارہ ہر چیز میں عیان ہے
یا مصطفیٰ احمد میں دور ہوں بلالے
کب دل سے شکستہ خرم حمت نبی کے
ملا حی کر کے نہ احمد تو جانو ہووے
وڑتا ہے کیوں بلائے محشر سے تو ہر اکدم
کر شیم دل کشادہ جب دیکھ نور حمت
دیگر ہے کون جس سے حاجت طلب کریں ہم
باطن میں فی الحقیقت نہ ویک ہی ہے ہر
بان کرم مہری ہونا صحت نبی میں ہر دم
سے کون ہاتھ بکڑے اس وقت پر ہمارا
سب باب مہر حمت ذکر نبی ہے جانو
احمد کو رکھ وسیلہ ہر ایک سے توسی

میرزا میں کسی نے نہ ایسا کام کیا
سلام کیوں نہ مرا اس نبی پہ ہوئے سدا
تجلی جلی و عالم میں ہو تعجب کیا
وہ نور ذات احد جلوہ کر کے مکان میں
قصیدہ کر کے رسالت کا یہ خدا نے شروع
کسی نبی نے مہم سرنہ کی شفاعت کی
ضرور کب تھا خدا کو طور کثرت کا

صدقہ دلا دوسری کو کچھ اپنی گور کا

کر آئینہ نبی کو دیکھیا طور اپنا
شعلہ ہے نور احمد سینہ سے طور اپنا
احمد کے ہے بھروسے سارا غرور اپنا
گر تم نہ دیکھو جانو ہے یہ قصور اپنا
بلو اتو پھر نہ چھڑو اب مجھے حضور اپنا
ہے سنگ معصیت سے سب شیشہ چور اپنا
دریاے معصیت سے کیونکر عبور اپنا
احمد کو کر وسیلہ رب ہے غفور اپنا
کیونکر دکھے تجلی دیدہ ہے کور اپنا
احمد سے ہی براتو کے کار ضرور اپنا
ظاہر میں کو وسیلہ رہتا ہے دور اپنا
حامی وہی ہے وقت صبح نشور اپنا
ہے اک وسیلہ احمد ہنگام صور اپنا
کیون تشنہ ہم رہینگے دریائے یور اپنا
کیون التجا کر کے ہے کھو کر شعور اپنا

چھوڑا کے عاصیوں کو جو نبی نے نام کیا
خدا نے اپنا جسے مورد سلام کیا
کہ جس نبی نے مہر حمت کو غلام کیا
حقیقت آپ ہی آیا نبی کا نام کیا
بنام ختم رسل اسکو ختم نام کیا
مگر یہ کا حمت دے ہی تمام کیا
نبی کے واسطے یہ سارا انتظام کیا

وہ عالمی جاہ کی کیا منزلت قیاس کرو
ہزار شکر کہ وہ مقتدا ہمارا ہوا
ہے اذن کسکو شفاعت کا یا شفیع ورا
کلمہ اوسکو کہو لامکان پر جب کہ
برا کے راہنمائی حسن خلق اللہ

سے سنی رحمت للعالمین ات نبی

قیامت ہوگی جب خورشید نیرے پر کھڑا ہوگا
کھینکے نفسی نفسی سب پیر و پسی حالت میں
نہ بیابان کو پوچھ گناہ زمانہ بٹے کہ چھپ چکی
وہاں ہے کون کس کا سب ہینگے اپنی حالت میں
تلیں گے نیکیاں امت کی نیز انہیں جو جنت کو
کرم سے عطف سے اپنے نبی صل علی اسم
فرشتے جانب و فرخ گنگارون کو پہنچنے
یہ سن کر جب شفیع عاصیان ہونگے بانیات
گد زب پل پہ ہو گیا ہے رستہ تیر خجڑے
جونیکو کار عابد متقی اہل صف ہونگے
گنگارون کا ایسا سال ہوگا اے مسلمانو
محمد مصطفیٰ اوجا نہایت مہربانی سے
گد زاسجاے سے جو وقت سب کا ہوگا جنت میں
ملینگی نعمتیں اوسجا یہ انہیں نعمت عظمیٰ
توقع رکھتے تھے سنی نبی کے فضل و جہاں

اے فروغ ماہ حسن از روے ریشاں شما
اے بہار غنچہ وین لعل خندان شما

خدا کے عرش معلیٰ پہ جا مقام کیسے
خدا نے خیل رسل کا جسے امام کیا
خدا نے آپ ہی کو شافع الزام کیا
کہ جسے رب و ربوہ اللہ سے کلام کیا
پیام جو تھا خدا کا وہی پیغام کیا
کہ جسے اپنی عنایت کا فیض عام کیا

زینق تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا
نگہبان اپنی امت کا محمد مصطفیٰ ہوگا
نہ بھائی ہو و گیا اپنا نہ کوئی آشنا ہوگا
مگر اس وقت پر حامی رسول کس پر آیا ہوگا
گرانی سے گناہوں کی اگر باج چھوٹا ہوگا
گر کھینکے ہاتھ اوس پلہ میں
پکارینگے نبی کو جب بڑا شور مچا ہوگا
برہنہ پانوں ہووینگے سر اقدس کھلا ہوگا
خدا کے حکم سے اوس وزد و فرخ پر و ہر ہوگا
وہ رہے ایسے لوگوں کا گد ز شعل ہوگا
گرینگے کٹ کے دوزخ میں عذاب سجا ہوگا
یکڑ کر ہاتھ اٹکا سوے جنت رہنا ہوگا
بفضل مصطفیٰ حق سے نہایت مرتبا ہوگا
طفیل مصطفیٰ اون سب کو دیدار خدا ہوگا
جو رتبہ اہل جنت کا ہے تجھ کو بھی عطا ہوگا

مشرق انوار خوبی شد گریبان شما
آبرو سے خوبی از جاہ و کفایت شما

دل پریشان ہے کہ کب ہدایت ہو یہ آرزو
خلق سب خوابِ عدم سے جاگ اٹھی کیسیک
یا رسول نیک اختر کیجیے ایسی مدد
یا نبی ہر چند قرب آستان سے دور ہیں
شوق تو دیدار کا ہے جان لب پر اکٹھی
اے کمان ابرویہ گوشے میں گزرتو کیجیے
عاشقوں کا راز دور چشم سے چھپتا نہیں
قول سے حافظ کے کتا ہے یہ سنی احمد

یہ دیوان سنی کی ہے فضلِ غفرِ بقول ہو

جوشِ غریبِ عشقِ تیسرے پہلے کیا پیدا ہوا
روئے ہستی میں جو نورِ مصطفیٰ پیدا ہوا
جب جہان پیدا ہوا غمِ حشر کا پیدا ہوا
چاہا حق نے آپ ہی اپنی تجلی دیکھے جب
مشرقی خود حق ہے جسکی آیتِ تابستان کا
رحمتِ للعالمین ہے حامیِ روزِ جزا
مطلعِ دیوانِ عالم آپ ہی پہلے ہوا
حق نے چاہا موجبِ رحمت ہو بندوں پر توجہ
راحمِ امت نبی ایسا بھی کوئی ہو گیا
حق نے کی خواہشِ ظہور اپنے کا باعث ہو گئی
اسمِ بیشک ہے خدا سے پاک کا ربِ رحیم
راہِ رحمت کس طرح مسدود ہوا سے مومنو
مولودِ نسا ہے احمد کا مکانِ لامکان
جب نبی پیدا ہوئے امت کو یہ آئی ندا

خاطرِ مجموعِ مازلف پریشان شما
زانکہ زوہرِ دیدہ آئے روئے زخشان شما
تا بوسمِ ہنچو کردونِ حن کی ایوان شما
بندہ درگاہِ ہستیم و ثنا خوان شما
باز گروہِ بارِ آید صیتِ منبران شما
کا ندین رہ گشتہ بسیارِ نذران شما
بہ کہ بغزو شد مستوریِ بستان شما
روزی مابا و غسلِ شکر افشان شما

اے سزا حق شناسان گوی میدان شما

یہ کہ محبوبِ عذرتِ مطہر پیدا ہوا
روحِ ہر مومن کو بس عشقِ خدا پیدا ہوا
اوسکے برضدِ شافعِ یومِ انجرا پیدا ہوا
صافِ ترمزاتِ نورِ مصطفیٰ پیدا ہوا
بحرِ رحمت سے وہ دُربے بہا پیدا ہوا
عاصیوں کے سر پر رحمتِ بارِ کیا پیدا ہوا
آپ ہی پھر ہو کے اور کانا تھا پیدا ہوا
رحمتِ للعالمین خیرِ الورا پیدا ہوا
وطن سے جوامتی کتنا ہوا پیدا ہوا
تب محمدِ منظرِ نورِ خدا پیدا ہوا
رحمتِ للعالمین احم بھی کیا پیدا ہوا
گر ہوں کے واسطے ہے رہنا پیدا ہوا
ظاہرِ اچپ دیکھنے کو اس جگہ پیدا ہوا
ہو مبارک شافعِ روزِ جزا پیدا ہوا

اب تک ای سخی شفیق و شافع کل غاصین
 روز حساب فضل جو ہو گا اکہ کا
 فرمان ایسا حشر میں ہو گا اکہ کا
 بتلا کے تب کیشکے یہ امت کو جبریل
 ہو گیا جبریل کو یہ حکم کر دگا
 حضرت نبی کے ساتھ ہوا سو وقت جبریل
 حیرت زدہ ہو پوچھینگے آپس میں قدسین
 سردار اسکا کون ہے یا شان اُتبت
 بو لینگے پھر نبی کی سواری کو دیکھ کر
 ہو گی ندائے غیب کہ صل علیٰ کو
 استادہ پھر تو ہو گی افتد کے روبرو
 چہرے کھینکے روبرو اللہ کے تمام
 بولیں گے حق کہ میری نظر انہی کچھ نہیں
 فرو گئے یہ سیم کرا ب او کی جبریل
 پہلے ہی میں نے اپنے محمد رسول کو
 اب جائز میں خلعت حرمت دیا انہیں
 اور نقد مغفرت میں بھائے میں دیدیا
 عالی خطاب اہل بہشت آج کر عطا
 میزان پہ او سکا پلہ نیکی جھکا رہے
 جنت کی سمت جاوے یہ نہ ونج کو برو کر
 او سکی توجہی جو فی جاگیر حنبلہ پر
 جنت میں چو کی پھرے لگا دوا کو بک
 مخصوص ہو گیا ہے مری صریح خاص میں

جز محمد کے نہ کوئی دوسرا پیدا ہوا
 وقرآت ہی جاو گیا اپنے گناہ کا
 لشکر کہاں ہے آج مرے بادشاہ کا
 موجود ہے رسالہ رسالت پناہ کا
 لے آؤ مستحق ہے کرم کی نگاہ کا
 زمرہ یہ لے چلیگا عسلا پناہ کا
 ویشان قافلہ ہے یہ کس اہل جاہ کا
 یہ وہ دبیر ہے حشر میں جسکی سپاہ کا
 شاید رسالہ ہے یہ شبہ دین پناہ کا
 لشکر یہی عالیشان ہے دو عالم کے شاہ کا
 شافی نظر کہ او گیا وفتہ گناہ گنا
 ہو گا ملاحظہ جو وہ فرد سیاہ کا
 ہے پاس اس شفیع بلا اشتباہ کا
 بخشا گناہ اونکے ہر اک سال و ماہ کا
 خلعت و یا شفاعت عصیان تباہ کا
 نہ ملاوے باقی انکو تو کوثر کے چاہ کا
 کر وضع شمس قمری دن اونکے گناہ کا
 منصب خصوص اونکو دیا میں نے جاہ کا
 میز و ن رسالہ ہے شہ فہمی دستگاہ کا
 مرکب براق سب کو ہے پل کی راہ کا
 رضوان سرشتہ دار ہوا اس سپاہ کا
 ہوا پاسبان نبی کی یہی خدایا گاہ کا
 خاصہ سالہ ہے یہ مرے واد خواہ کا

ہفتے بین ایک بار اسے فضل و لطافت سے
سیر بنی کی فوج کی لگتی ہے آفت
چہرہ دن پہ اپنے ہو دیگی جو نہ مغفرت

انعام و نیکاز میرے فیض نگاہ کا
ہاں انتظام حسد کی ہو پیش نگاہ کا
ہے سنی پطیفیل رسالت پناہ کا

نہ ہو دے مجھ سے شنائے اعلیٰ شنائے تو بر ملائے اعلیٰ
خدا کی رحمت سے یا محمد بلا مکان شد سراے اعلیٰ
گئے ہو تم ادس مقام اور کسی نبی کو نہ تھا میسر
تھا ایہہ رتبہ یا محمد کہ عرش شد زیر پاے اعلیٰ
پناہ مانگے گی ساری خلقت مگر بعزت تمھاری است
رہے گی محشر کو یا محمد تمام تحت لو اسے اعلیٰ
ہیں ہم وہ بیار کیا دوا ہوا اگر دوا ہو تو اسے کیا ہو
ہے درو عصیان کو یا محمد شفاعت تو شفا سے اعلیٰ
کسی کا اسجا نہیں گذارنا مارے پروان کو فی فرشتہ
تمھاری اندر نے یا محمد بقرب خود کرو جاے اعلیٰ
ازل سے لے تا بروز محشر ہے بحر رحمت کا وہ شناور
تمھاری صورت کا یا محمد ہر آنکہ شد آشنائے اعلیٰ
بنائے گر کوئی لاکھ تدبیر کرے نہ ذرا سکو کوئی اکیس
مس گنہ کو ہے یا محمد محبت کیما سے اعلیٰ
زر شفاعت کی عام بخشش تھی سے ہوگی بغیر بخشش
خدا نے دی آپ یا محمد بدست تو این عطا سے اعلیٰ
خدا نے تم کو ہی دی شفاعت جو تم کہیں وہ قبول عزت
منو دے کس طرح یا محمد نجات ما ازو عاے اعلیٰ
خدا نے بخشی تھیں برحمت کلید قفل در شفاعت
خدا بھی راضی ہے یا محمد بصدر رضا بر رضا سے اعلیٰ

جو ہو قیامت میں مجھ پہ آفت تپش ہو غور شید کی بشت
چپا لود سو وقت یا محمد مرا بنیر لود اے اعلیٰ

رکھے ہے جو احتیاج سنی وہ پاسے امید کج سنی
کچھ ایسا ہو رحم یا محمد باین گداے سراے اعلیٰ

ولہ

نہ ہو وے وصف آغاے اعلیٰ رخ تو بدرالدجاے اعلیٰ
ہمیشہ کرتے ہیں یا محمد ثناے تو بر ملاے اعلیٰ
تھارا سر ہے بجائے قرآن ہر ایک موسے ہے نور بار
جو مشرق نازک ہے یا محمد یقین راہ ہداے اعلیٰ
تھارے ہیں دے جو ہر دو کا کل ہیں باغ جنت کے گویا بل
جہان معطر ہے یا محمد زبوں آن مشکساے اعلیٰ
وہ زلف ہے لام خط رحمت کہ ہلکوا اسلام سے ہے فخت
ہیں لوح پر نور یا محمد عذار روشن بناے اعلیٰ
ہیں سارے اسلام سے مسلمان یہ سلسلے پر ہے بکا ایمان
ہمارا ایساں یا محمد رفت اوہ اندر قفاے اعلیٰ
وے دونوں ابرو ہیں قباب قوسین باہیں دونوں کان حرمین
بہ کفر فلح ہیں یا محمد یہ تیر مرقا نہاے اعلیٰ
عیان ز پیشانی تو رحمت تھارے گالوں کو کیا دونں نسبت
تھا ایک نور شید یا محمد دھوم چو بدر سماے اعلیٰ
ہیں جام کوثر کے دونوں آنکھیں سوا رحمت سدا نظر ہیں
بعین رحمت ہیں یا محمد نظر کسان دیدہاے اعلیٰ
الغ جو اللہ کے اسم کا ہو تھارسی مبینی سے نسبت رکھو
تھارا ہر لب ہے یا محمد عقیق کان طلا ہے اعلیٰ

تمھارے دندان وہ دُرّ کیتا اگر ہو بیباک دین و دنیا
 بجز خدا انکے یا محمد کس کد امی بہا سے اعلیٰ
 تمھارا چہرہ خدا کو مقبول تمھارے دوکان فضل کے پھول
 تمھاری گردن ہے یا محمد صراحی خوشنما سے اعلیٰ
 ذقن سے قد سے مین کیا دون نسبت کہ اکو حق نے یہ دینی جو
 ہے سیب جنت کا یا محمد لبس و خوش دلربا سے اعلیٰ
 وہ خوش محاسن کی سخن پہ زینت کرن ہے اطراف ہر رحمت
 وہ موج غنغب ہے یا محمد بہ بحر رحمت فرا سے اعلیٰ
 کرو گے محشر میں تم غایت تمام امت پہ عام رحمت
 ہے گنج رحمت کا یا محمد یقین صدر صفا سے اعلیٰ
 سحر سعادت کے ہر دوسا عد ہمیشہ قبضے میں فضل سجد
 تمھارے کف میں ہے یا محمد بجوش بحر عطا سے اعلیٰ
 صدر پر آسا ہے پشت تختہ مگر شفاعت کا ہے وہ نامہ
 تمھیں عطا ہے وہ یا محمد بہ مہر جل و علا سے اعلیٰ
 یہ وہ ہے فرمان غایتیت کہ تم پہ ہے ختم اب نبوت
 خدا نے کی مہر یا محمد تو خاتم الانبیاء سے اعلیٰ
 مگر نظر میں نہ آئے کسی میں ان عقل آگئی ہے غلطی
 اب آگے عصمت کا یا محمد نہادہ ام بر خدا سے اعلیٰ
 شکم نہیں ہے ہے نذریک جا ہے ناف کو فر کا گو یا چشمہ
 ستون دین کے ہیں یا محمد یہ ہر دو نشان پا سے اعلیٰ
 وہ زانو اوپر ہیں مہر اور ماہ ہیں ران اور ساق ہر دو زیباہ
 ہر ایک ناخن ہے یا محمد ہلال عید الضحائے اعلیٰ
 کرو گے محشر میں جب شفاعت مجھے بھی دینا ز شفاعت

در ویشاق یا محمد من از تو دارم رجاے اسے
 ز کوئی بر لادے کام سنی تمین سے حل ہو مہام سنی
 عطا ہو تجھ او سکویا محمد بفضل و لطف عطاے اعلیٰ

چشم ہے جاے مصطفیٰ دل ہے سر مصطفیٰ
 زلف کرے مصطفیٰ ہے شب قدر مومنین
 نور صفائے مصطفیٰ صبح سعادت ہے ہمیں
 مہر تھاے مصطفیٰ شمس صفائے چرخ دین
 ناخن پاے مصطفیٰ مومنواہ عید ہے
 ہے یہ ہواے مصطفیٰ باغ جہان سبز تر
 صدر صفائے مصطفیٰ مخزن سرفراز حق
 ظل ردائے مصطفیٰ حشرین ہم پہ ہو دیگا
 فضل و عطاے مصطفیٰ ہمیشہ جاری ہے
 حق نے براے مصطفیٰ پیدا کیا جہان کو
 بولینگے وائے مصطفیٰ سختی سے ہم جو حشرین
 ہوگی صدائے مصطفیٰ لطف سے جب یا اتنی

کیا ہے عطاے مصطفیٰ سنی ہمار حال پر
 جان برضاے مصطفیٰ دل تہ پاے مصطفیٰ
 تحت لوائے مصطفیٰ ہر دو جہان ہیں البتین
 جب کہیں لائے مصطفیٰ ناستقر کو دیکھ ہم
 تب ہو صلاے مصطفیٰ اب چلو باغ خلد کو
 لطف و عطاے مصطفیٰ کیسا ہے ہمیشہ کیسے
 نیک تھی رائے مصطفیٰ بخشش عاصیان کیے
 دیکھو وناے مصطفیٰ حامی عاصیان ہوئے

دل ہے سرے مصطفیٰ چشم ہے جاے مصطفیٰ
 ہے شب قدر مومنین زلف کرے مصطفیٰ
 صبح سعادت ہے ہمیں نور صفائے مصطفیٰ
 شمس صفائے چرخ دین مہر تھاے مصطفیٰ
 مومنواہ عید ہے ناخن پاے مصطفیٰ
 باغ جہان سبز تر ہے یہ ہواے مصطفیٰ
 مخزن سرفراز حق صدر صفائے مصطفیٰ
 حشرین ہم پہ ہو دیگا ظل ردائے مصطفیٰ
 ہمیشہ جاری ہے فضل و عطاے مصطفیٰ
 پیدا کیا جہان کو حق نے براے مصطفیٰ
 سختی سے ہم جو حشرین بولینگے وائے مصطفیٰ
 لطف سے جب یا اتنی ہوگی صدائے مصطفیٰ

سنی ہمار حال پر کیا ہے عطاے مصطفیٰ
 دل تہ پاے مصطفیٰ جان برضاے مصطفیٰ
 ہر دو جہان ہیں البتین تحت لوائے مصطفیٰ
 ناستقر کو دیکھ ہم جب کہیں لائے مصطفیٰ
 اب چلو باغ خلد کو تب ہو صلاے مصطفیٰ
 کیسا ہے ہمیشہ کیسے لطف و عطاے مصطفیٰ
 بخشش عاصیان کیے نیک تھی رائے مصطفیٰ
 حامی عاصیان ہوئے دیکھو وناے مصطفیٰ

شان گداے مصطفیٰ شاہون کس و چند
 اپنا سواے مصطفیٰ حشرین کون ہے شفیق اپنا سواے مصطفیٰ
 خوف و جباے مصطفیٰ کرنا ہمیں ضرور ہے خوف و جباے مصطفیٰ
 دین بقاے مصطفیٰ تا بہ ابد بقا ہے یہ دین بقاے مصطفیٰ
 قدر و قضاے مصطفیٰ قدر و قضا خدا کی ہے قدر و قضاے مصطفیٰ
 نور و ضیاء مصطفیٰ جلوہ کوہ طور ہے نور و ضیاء مصطفیٰ
 ہم بہ دعاے مصطفیٰ حشر کو بخشے جائینگے
 و صفت و ثناءے مصطفیٰ سنی ہو تجسے کب ادا و صفت و ثناءے مصطفیٰ

شان گداے مصطفیٰ شاہون کس و چند
 اپنا سواے مصطفیٰ حشرین کون ہے شفیق
 خوف و جباے مصطفیٰ کرنا ہمیں ضرور ہے
 دین بقاے مصطفیٰ تا بہ ابد بقا ہے یہ
 قدر و قضاے مصطفیٰ قدر و قضا خدا کی ہے
 نور و ضیاء مصطفیٰ جلوہ کوہ طور ہے
 ہم بہ دعاے مصطفیٰ حشر کو بخشے جائینگے
 و صفت و ثناءے مصطفیٰ سنی ہو تجسے کب ادا

یا شفیق الہیٰ اور اے مر حب مر حب
 نور ہر دوسرا مر حب مر حب
 افضل الانبیاء مر حب مر حب
 یا حبیب خدا مر حب مر حب
 آپ کی بر ملا مر حب مر حب
 یا نبی مصطفیٰ مر حب مر حب
 خاصہ کبریا مر حب مر حب
 تم نے پیدا کیا مر حب مر حب
 تم نے دی ہے شفا مر حب مر حب
 رو برو ہے کیا مر حب مر حب
 حکم جہدم ہوا مر حب مر حب
 اور کیا بازا مر حب مر حب
 مر حب مر حب مر حب مر حب
 جھاڑا و سکا ہوا مر حب مر حب
 یا نبی آپ کا مر حب مر حب

یا نبی مصطفیٰ مر حب مر حب
 تم ہو نور خدا تم سے ظاہر ہوا
 تم را مہر سل بے چگون بمثل
 زندہ تم سے عیان ہو گئے سر و کا
 انگلیہ دین سے بنی نہ جاری ہوئی
 تم نے شوق تم کو دیا پس رخ پر
 تم سے ہر دوسرا ہو گئے بر ملا
 نخل خربا بجلا سنگ سے ظاہر ہوا
 لاکھوں بیمار کو رو بروا ہے سچ
 ہو کے شیرین دہن تم نے حق سے سخن
 آیا سنگ گراں جب بہ آب و ان
 ریت کو یا نبی تم نے حلویسی کی
 بات پر آپ کی ہر فی آئی چلی
 اپنے سوال کو تم نے گار ہے جو
 ثانی ہی نا ہوا اور نہین ہو و گیا

ایک فرشتے کے تھے ہر دو باوجود
گوہ تھا جگہ مواتم نے زندہ کیا
رہو کفر پر تم نے کی جو نظر
لاکھوں ہی کہ بان آئے رہ پر بجا
پیدا ہو کر نبی کہتے تھے امتی
روز محشر ہو جب دینگے تم ہکو تب
یا شفیع الامم تھے کر کے کرم
ہے خدا وعدہ لا شریک لہ
فوری حق نے جو کی اپنی جلوہ گری
فی الحقیقت خدا خود تھا جلوہ نما
وہ تھا نور صمد جلوہ گر خود احد
تم شریعت خدا تم طریقت خدا
کیا بولوں خدا لکھو یا مصطفیٰ
گر میں بولوں خدا ہو شریعت خدا
تم میں حق میں بجا فرق آنا ہوا
حق کو ہے نہ پسراور نہ مادر پدر
ہے خدا ذات تو تم صفت او کی ہو
ذات ہے جب تلمک کب صفت ہو لگ
یہ سخن عارفو غور سے گرسند

سنی ہو تر زبان کہتا ہو ہر زبان

ہے شہد آب و ہن ہمارا
وہ شیریں لب کی صفت کے ہشت
بو صفت آن لب یہ مان پان ہے

آپ نے پرویا مر جا مر جا
پھر وہ آدم ہوا مر جا مر جا
وہ مسلمان ہوا مر جا مر جا
آپ ہو رہنما مر جا مر جا
اپنے لب کو بلا مر جا مر جا
مغفرت کی صلا مر جا مر جا
راہ حق دی بتا مر جا مر جا
تم بھی ہو بے چرا مر جا مر جا
تم سے ظاہر ہوا مر جا مر جا
تکو مظهر کیسا مر جا مر جا
نام احمد رکھا مر جا مر جا
تم حقیقت خدا مر جا مر جا
ہو نہ حق سے جدا مر جا مر جا
تم کو یا مصطفیٰ مر جا مر جا
یا امام السدلی مر جا مر جا
اے اشہ اصفیاء مر جا مر جا
راز دان خدا مر جا مر جا
ذات تک تم بقا مر جا مر جا
بولو گے بار بار مر جا مر جا

ہو نبی پر خدا مر جا مر جا

نبات کی جاسخن ہمارا
مستلم ہے شکوہ ہن ہمارا
کہ پیکر ان ہے میں ہمارا

وہ زلف شکنیں کے ہم گداہین
وہ تازہ تر گل کے ہم بہن بلبل
بنایا روح القدس کو بلبل
نہیں ہے جنت کی ہلکو پروا
لگا ہے شوق حنا پرستی
جو ہر دینے میں لاش عریان
مزار کی جسا پس بزم گنبد
زہے منت رہ بدشت شرب
بسوزا حبران مہر خوبے
وہ گل کے رونے میں واہمت
ریاض وحدت کے مع خوان بہن
دومئی کے پتھر کو پھینکتے بہن
ہمارے آقا کا ہے دو عالم
دعا یہ کرتے بہن یا محمد
بکفر غالب رہیں یہ مقصد
نزول موسیٰ پہ من و سلوی
نجات کامل ہے پھر توستی

ہے مرگ چھا لا فتن ہمارا
کہ لامکان ہے چمن ہمارا
نگار گل پس بہن ہمارا
ہے کوئے احمد چمن ہمارا
ہے دلربا بت شکن ہمارا
ہو دھوپ وہاں کی کفن ہمارا
بنے یہہ حسن کہن ہمارا
غبار بنجائے تن ہمارا
ہے نالہ آتش فگن ہمارا
بنے جو ہر بایں تن ہمارا
کہ تازہ تر ہے چمن ہمارا
یہی ہے دیوانہ پن ہمارا
جہاں رہیں ہم وطن ہمارا
ہو دور رنج و محن ہمارا
برائے شاہ زمیں ہمارا
ہے وصف اتحاد کا من ہمارا
قبول ہو کر سخن ہمارا

یارب توبتا تصویر نبی واصل علی واصل علی
چہرے عیان انوار خدا ہے جسے نور سر و دوسرا
رخسار نور جلوہ کسان چمکات روشن ہر دو جہاں
اب لعل نزون از لعل بہن تھا نور کا شعلہ شمعین
پیشانی سے جسکی صاف عیان ہیں رخسار ہر دو جہاں
بینی سے الف اللہ کا عیان پیر سر خدا کے دیاں

تا و کیون سدا تصویر نبی واصل علی واصل علی
ہے بدرجہی تصویر نبی واصل علی واصل علی
ہے شمس صغی تصویر نبی واصل علی واصل علی
ہے ماہ لقا تصویر نبی واصل علی واصل علی
ہے نور خدا تصویر نبی واصل علی واصل علی
واصل علی تصویر نبی واصل علی واصل علی

ابروے مبارک مثل گمان تھا سپہ مشرہ سے کفر نہاں
 بادام ہریہ و انکھوں کے ہم کر نیکنے شائیں چشم بہیم
 بے نور ہیں جب کیسے کہ ہم تو مردہ و لوہے کر کے کرم
 اوس سینہ میں روشن تر خدا امت لیے تھا پڑھ
 تو نور خدا کو دیکھ ہم کیا بولوں تجھے ہو کی قسم
 وہ درست تھا تھا سب مہراہ ہدایت تھا قدم
 اسے سنی ازل میں تھے اگر دیکھی ہے تو کیوں سنی خبر

مے وقع بلا تقویٰ نبی واصل علی واصل علی
 گر دیکھیں ذرا تقویٰ نبی واصل علی واصل علی
 و یوگی جلا تقویٰ نبی واصل علی واصل علی
 ہے شمع ہدایت تقویٰ نبی واصل علی واصل علی
 مرآت صفا تقویٰ نبی واصل علی واصل علی
 ہے راہ ہدایت تقویٰ نبی واصل علی واصل علی
 بان بھول جا تقویٰ نبی واصل علی واصل علی

جس وقت غور نہ رہے وید میں چمکا
 جب قصد کیا وصف محمد کے رتم کا
 دیوان ہو ہوا وصف محمد کے رتم کا
 ایمان ملا دین ملا ہم کو عسریہ
 کیا لطف ہے کیا فیض ہے کیا فضل عتبات
 بتلائی رہ نیک کیا وعدہ بخشش
 ہر صبح کو ہر شام کو ہر سمت ہر اک جا
 ایمان ہے ہدایت ہے محمد کی صفت میں
 سجدے کے لیے شکر کے اے قبائے عالم
 کب نکلا اوسے مہر قیامت کی ہوشا
 جب لاک چکی امت کی ترے سے شہادت
 گمراہی میں ہم تھے کہو وہی کئے ہدایت

ہر ذرہ نظر آ گیا اسرار مہم کا
 سر جھک گیا سجدے میں ہی اکبار علم کا
 شیرازہ یہہ کیا رہوار شہادتہ مہم کا
 یہ صاف تصدیق ہے محمد کے قدم کا
 ہاؤنڈ کہ مالک ہے یہی فیض اتم کا
 کس سنہ سے ادا شکر ہوا محمد کے کرم کا
 جلوہ ہے اسی مہربانہ عجب مہم کا
 لوح ان کشادہ ہے یہاں فضل نسیم کا
 بس ہے مجھے مجرا بترے ابرو کے خم کا
 جب سایہ ہواست پترے دین کے علم کا
 رب فیش ہوے جاتا رہا غم حشر کے غم کا
 یہ سارا کرم ہے اسی حامی اتم کا

ایمان و یار دین دیا ہم کو وہ سنی

تم ہوشا انبیاء مصطفیٰ
 جو تھاری راہ پر تو تم ہے
 دین حق نے فی صفا فی آپ سے

کیا فیض ہے کیا فضل اس الطاف شیم کا

ہو رسول کبریا مصطفیٰ

ہو گئے وے اولیاء مصطفیٰ

تم ہوشا اصفیاء مصطفیٰ

زیب وزینت تم سے تقویٰ کو ہوئی
 سب بزرگون کو بزرگی آپ سے
 جب ہوئیں ظاہر تمھاری نیکیاں
 ہو وایت آپ کی جکو تو بچہ
 آپ کی الفت میں پس پیوند دل
 جو تمھارے قول پر ثابت رہا
 آپ کی الفت میں جو تشنہ ہوا
 فرش سے خوش ہے دینے کا
 اُسکے فرمان میں جہاں جو آپ کا
 اگر صفائی پاتا ہوا دل کی تو

تم ہوزین الاتقیاء یا مصطفیٰ
 تم ہوا زکی الازکیاء یا مصطفیٰ
 چھپ گئے سب اشقیاء یا مصطفیٰ
 راستہ سید ہالیا یا مصطفیٰ
 خوش ہوا جسے سیایا یا مصطفیٰ
 نیکنامی سے جیسا یا مصطفیٰ
 ساغر کوثر پیا یا مصطفیٰ
 ہو عطا ایک بوریایا مصطفیٰ
 ہے ادا فرمان کیسا یا مصطفیٰ

روز و شب کہہ سنایا یا مصطفیٰ

آفتاب نور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 جبہ فرخ سے عرق رحمت کا ظاہر ہے سدا
 قوس ابرو تیر مژگان سے ہم چلے کشید
 چشم رحمت سے گنگار ان امت کی طیف
 فتح دی حق نے شفاعت پر نگہ کے تیر کو
 بینی و روئے جلال دین و دنیا بالیقین
 ناراض انور نے بخشی روشنائی مہ کو
 گوش عالی جو ہر عزت کے ہر دوکان میں
 ہے زبان و لب سے ہر دم گفتگوئے معطر
 فرد عصیان امم دھولے ذوقن کا جو عرق
 چشم دل سے دیکھہ از روئے ترجمہ پس
 ہر دو عالم ذکر حسن پاک سے ہیں تر زبان
 آفتاب امج رحمت جلوہ وحدت یقین

جلوہ کوہ طور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 رحم سے مجبور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 کفر پر منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 روز و شب ناظور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 ناصر و منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 بلکہ خالص نور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 نور چشم کو رہے چہرہ رسول اللہ کا
 گوہر اطوار ہے چہرہ رسول اللہ کا
 غافر و مغفور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 رکھے یہ مقدور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 جنت سے کب مجبور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 ہر جگہ مذکور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 نور سے معمور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جنے دیکھا اُسے نقد مغفرت حاصل کیا
 برویک کو مرحمت نور بصارت کیون نہو
 نور احمد دیدین موجود ہے ہر شے میں دیکھ
 صاف تر و مال رحمت سے بھئی لوث حد
 راغب ناظر ہے رب العالمین کے جیب
 نور وحدت سے محفل و منور بالیقین
 کوئی جاب ہے جہاں شہرت نہیں اس حسن کی
 آب حیات کی ہے شست شستے ہوئے پاک
 صفحہ دل پر مرے حسن ہدایت کیون نہو
 اما تابان جبے لے سنی فلک پر ملک

ذکر ہر دم سے مرا کلمہ رسول اللہ کا
 ہو تجلی دل کو اور ایمان کامل اور سکا ہو
 ہے یہی ذکر جلی ورد اسکا کراس طرح سے
 لا الہ سے نفی کرا ثبات الا اللہ سے کر
 عاقبت کے خوف سے گرم پڑھو گے منو
 ہے دم عیسیٰ اسی میں ذکر کر کے مردہ دل
 گر کرے دنیا کی خاطر ورد اسکا جو کوئی
 جنے ورد اسکا کیا بہر نہ طلبی تو بس
 کیون نہ میر القلقہ ہو روز و شب ہر یک دم
 آئینے سے دل کے ہونگ کہ ورت صاف تر
 گر خدا بینی تجھے منظور ہے یہ ذکر کر
 جنت المادی ہے اس کے واسطے امونو
 جلوہ نوازی اس سے دل میں ہو منو

فیض سے گنجر ہے چہرہ رسول اللہ کا
 چشم میں مستور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 گو نظر ہر دور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 پاک ہے ہر دور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 کیا او سے منظور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 حسن سے موفور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 ہر طرف مشہور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 طاہر و اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا
 اویسہ تو مسطہ ہے چہرہ رسول اللہ کا
 دیکھ کر سرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ورد کرتا ہوں سدا کلمہ رسول اللہ کا
 صدق سے جنے پڑھا کلمہ رسول اللہ کا
 دم بدم صبح و مساکمہ رسول اللہ کا
 تاکرے دل کو صفا کلمہ رسول اللہ کا
 دیکھا و وزخ سے بچا کلمہ رسول اللہ کا
 دے ہے مردہ کو جلا کلمہ رسول اللہ کا
 برکت اور سکود یو گیا کلمہ رسول اللہ کا
 حق سے دیڑالا کلمہ رسول اللہ کا
 نقش دل پر ہو گیا کلمہ رسول اللہ کا
 قلب کا ہے مصقلہ کلمہ رسول اللہ کا
 دیکھا نور حق بتا کلمہ رسول اللہ کا
 دم بدم جنے کہا کلمہ رسول اللہ کا
 دیکھ لے ہے حق نما کلمہ رسول اللہ کا

کاتب قدرت نے چاہا مشق عالم کا کرے

تیرے ایمان کو پوچھتے تقلال اسکے ذکر سے

جب شفیع المذنبین امت کا آقا ہو گیا

نور ایمان سے منور کیوں نہ ہو سارا جہان

مومنوں کے دل کو اکباری تجلی ہو گئی

کیا بزرگی میں کروں ذات محمد کی بیان

شافع روز جزا ہم عاصیوں کے واسطے

لے زمین سے تا فلک ایمان کو رفعت ہو گئی

جب تولد سید لولاک کے مین ہوئے

دہشت دنیا نہ محقق قبر کی بھی فک کر گیا

دین ملا ایمان ملا رحمت ہوئی ہمہ نزول

منزل رحمت ہوا یہ سطرے زمین

بے مثال وہ بے چگون ذات محمد کو کہو

جب نبی پیدا ہوئے دنیا دین دونوں پہ

کیوں نہ امت کو شرف بخشے رسول کبریا

وادی شیر بند او کھلائے اموشی مجھے

بڑا مشاق ہے مدت سے دل میرا محمد کا

خوست اٹھ گئی دنیا سے اک نکت اسی سلفا

چراغ نور ایمان سے ہول ہے دل کا گھر روشن

ہیں کیا خوف ہے بار و کور و قیامت سے

نہیں ہے فکر ہمو گرمی خورشید محشر کی

مہم بخشش امت نہو دس قح کیوں نگر اب

اداپہر کیوں او کا پڑے تھے ہم ضلالت میں

لوح پر پہلے لکھا کلمہ رسول اللہ کا

روز و شب کہہ سنیا کلمہ رسول اللہ کا

خوف کیا محشر کا جب ایسا وسیلہ ہو گیا

دین احمد کا دو عالم میں جو شہر ہو گیا

نور پاک مصطفیٰ کا جب کہ جلوہ ہو گیا

جسکے باعث اطہر و اشرف یہ کعبہ ہو گیا

جز رسول کبریا چہ کون ایسا ہو گیا

رایت دین محمد جبکہ برپا ہو گیا

مومنوں کا کیا کہوں اس سمت قبلہ ہو گیا

شافع روز جزا جسوقت اپنا ہو گیا

باعث رحمت یقین حضرت کا آنا ہو گیا

جب شفیع المذنبین دنیا میں پیدا ہو گیا

ور نہ بت ملا دوسری کا کون ہمت ہو گیا

دو جہان کا النضر اسباب سارا ہو گیا

جسکے قدموں سے مشرف عرش اعلیٰ ہو گیا

عشق احمد کا یہ میرے سر میں سودا ہو گیا

بتا دے جلد تر بارب مجھے روضا محمد کا

دو عالم میں ہوا جسوقت سے شہر احمد کا

مہ نور ہدایت دل پہ جب چمکا محمد کا

گنہگاروں کے چھوڑ دئے کوہ و وعدہ محمد کا

ہمارے سر پہ ہے اے مومنو سایہ محمد کا

کہ شمشیر شفاعت پر تو ہے قبضہ محمد کا

ہدایت حق نے دی ہو کہ یہ ہے صدقہ محمد کا

تجلی دین اعظم کی ہوتی مشرق سے متوجہ
ازل سے دل میرا شفتہ نور مجسم ہے
خیال زلف عنبر بوبے احمد سے کب جاو
خدا کا نور اقدس لاشریک و وحدہ برحق
خدا نے نور احمد کو کیا خلقت میں لاثانی
کسان ہم اور کسان یہ دین نزول حم حق کتب
چھوڑائی راہ بدہم سے عطا کی نعمت ایمان
ہیں سبچہ اہل ذرہ فضائل انات احمد سنی

جو نور حق سے کثرت میں ہوا جلوہ محمد کا
کہ خوش آتا ہے جنت سے جھے صحرا محمد کا
ہوا ہے روز اول سے مجھے سودا محمد کا
جمال ذات اظہر ہے تو ہے کیت محمد کا
منین تھا اور نہ ہو یگا کوئی ہمت محمد کا
یہ جانو موجب رحمت ہوا آنا محمد کا
بیان فضل احسان میں کروں کیا کیا محمد کا
یقین جانو کہ سب پر دست بالا محمد کا

اے مصدر رحمت خدائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وے منزل فضل کبریا فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
اے معدن فیض و السخائی وے مخزن جود و اعطائی
اے صاحب صادق الوفا فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بینی توئی حال مومنان را دانی توئی راز عاصیان را
اے واقف سر الحقائق ہر راز و نیاز بر تو زیبا
پوشیدہ نمائند بر تو ہر سر مستی توئی ذرہ ذرہ مخبر
اے باعث ارض و السماء فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشا دی بجا تو راز اعظم ہستی توئی سید دو عالم
اے سر و خیل انبیائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
دانستہ خبر حال است دادی تو امید از شفاعت
اے غافر ذنب و الخطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشا دی تو عقد ہائے دین را دادی تو صفائی مومنان را
اے گوہر تاج اصطفا فی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بنمودی تو راہ دین بگرہ کردی تو ز راہ دین آگاہ

اے ہادی صدق والصفائی ہر راز و نیا زبر تو زیبا
ہستی توئی مقتداے پاکان اسرار ازل بتوں میان
اے جو ہر کان جستبائی ہر راز و نیا زبر تو زیبا
ہر ذرہ راز حق تو دانی رخشان ز تو مہر آسمانی
اے صورت شمس والصفائی ہر راز و نیا زبر تو زیبا
کروسی چہ کمال ماعنائیت بخشیدی تو گنج راز و حدت
اے مالک جود والعطائی ہر راز و نیا زبر تو زیبا
ظاہر نشود سناوت تو عام ست سب کرامت تو
اے صاحب فیض والسنائی ہر راز و نیا زبر تو زیبا
و صفت چہ کند زبان سنی بہتی توئی راز دان سنی
اے احمد حسن الثنائی ہر راز و نیا زبر تو زیبا

عشق احمد کا ہے عجب چٹ کا
مار بھی کھا کے زلف کی لٹ کا
یار اپنا شفیع محشر ہے
پاس نفس و قدم سے رہ شاغل
و سوسہ ٹوال دے اگر خناس
راہ مولایں ہے وہی ہشیار
نام عقیقی ہے مسکن و آرام
سہ پہ لے لا آگہ کی گٹھری
کر کے اشبات ذکر الادب
نام احمد سے کھل گئے اسرار
دیر نور یقین جو باز ہوا
یابنی آپ کا یہ رتبہ ہے

دل کو سودا ہے زلف کی لٹ کا
پھر نہ چھوٹا وہ جا کے جو لٹکا
عاقبت کا کسان رہا کٹکا
اور جانب خیال مت بھٹکا
اوسکو لا حول کا لگا ٹٹکا
گر غفلت کو جو کہ ہے جھٹکا
ہے یہ دنیا مقام کھٹ کھٹ کا
جسکے ہمت کا باندھ کر پٹکا
قلب آشفٹہ پر اوسے پٹکا
اسٹھاپروہ احد کی چوکھٹ کا
نہ رہا پھر تو آسرا پٹ کا
عشش تکیہ بنا چھپر کھٹ کا

احد اب کرے لگون سر سب
میم احمد سے کھل گیا اسرار

جام کوثر سے کر اسے سیراب

تم ہو نور مایا رسول خدا
نور اطہر سے روشن ہوے دو جان
بحر عصیان سے تم پار کرو بجے
مجھ کو طاقت و قوت عطا کیجے
مجھ پہ اپنا کرم آپ رکھئے سدا
ایسی ہووے غنایات کچھ آپ کی
شکل اطہر مجھے کیوں بتاتے نہیں
رحم کر کہ یہ فذوی پہ بہر خدا
نقد بخشش سے مجھ کو کرو تم غنی
تم سے اسید بخشش کی رکھتا ہوں میں
رکھے دنیا و عقبی میں عزت میری
موت آوے تو باخیر و ایمان ہم
جیکہ اس سے بچوں یہ کرم کیجئے
مجھ کو امید آپ کے فضل سے ہے
حان کنڈن کی ستمی سے دیجئے بچا
اور تنگی سے قبر کی دیجئے رہا
جیکہ آسانی ہووے وہاں سے مجھے
اوسکو بھی کرو آسان بفرست خود
اب یہ عاجز و بکیں و ناچار کی
مجھ کو درخ سے آپ بچا دیجئے

سنکے آوازہ تیری آہٹ کا
راز ہے اور کچھ بہہ گھونگٹ کا

سنی عاشق پیچیر بن گھٹ کا

تم ہو تمس الضحیٰ یا رسول خدا
تم ہو قمر الضیاء یا رسول خدا
دوب جاؤ زمین نایا رسول خدا
ہو زمین بیدست و پایا رسول خدا
حال بد ہے میرا یا رسول خدا
میری رو ہو بلا یا رسول خدا
کیوں ہو مجھ سے خفایا رسول خدا
دیجئے صورت بتا یا رسول خدا
ہوں میں مثل گدا یا رسول خدا
دو نہ دل سے بھلا یا رسول خدا
اور کرو و بھلا یا رسول خدا
خاتمہ ہو میرا یا رسول خدا
یا نبی مصطفیٰ یا رسول خدا
بر لے آؤ ذرا یا رسول خدا
تم بطفت و عطایا رسول خدا
جب میں گھبر اؤنگا یا رسول خدا
اور ہے اک بلایا رسول خدا
یا امین خدا یا رسول خدا
ہے یہ تم سے دعا یا رسول خدا
از براے خدا یا رسول خدا

جبکہ دوزخ سے میں بچ رہوں یا کرم
 نال دیجیے اسکو بھی بہر خدا
 روز محشر میں زیر لودا دو جبکہ
 گرم خورشید ہوگا قیامت میں جب
 جبکہ محشر کی تنگی سے بچ جاؤنگا
 اوسکو بھی تم کرم سے دلانا مجھے
 جبکہ میزان میں تو لیکنے میری بدی
 میرے پلہ میں جب ہاتھ کھینچے
 جبکہ اس سے بھی بچ جاؤنگا میں ہم
 یہ بھی امید بر لاؤ میری بھلا
 پل کارستہ جو تلوار سے تیر ہے
 آپ ایسا گزار دیجے اس راہ سے
 جبکہ جنت میں جاؤ گے مت کیجیے
 میں گنہگار ہوں تم بفضل و کرم
 جب دینے میں ہوویگا تیرا گز
 وہ جو سنی ہے عاصی رضی گنہ

اور ہے اک دعا یا رسول خدا
 آپ خیر الورا یا رسول خدا
 ہے یہی التجا یا رسول خدا
 دیجیے دامن اوٹنا یا رسول خدا
 پھر یہ ہے دعا یا رسول خدا
 یا شفیع الورا یا رسول خدا
 کیجیے ایسی عطا یا رسول خدا
 تم باطفت علی یا رسول خدا
 اور ایک ہے رجا یا رسول خدا
 یا امام السدی یا رسول خدا
 جب وہاں جاؤنگا یا رسول خدا
 مجھکو مشل ہوا یا رسول خدا
 مجھکو یکدم جدا یا رسول خدا
 کیجیے عفو علی یا رسول خدا
 کہتا باد صبا یا رسول خدا
 اوسکو یہ کج شفا یا رسول خدا

در شان حضرت غوث الاعظم قدس سرہ الغریر

یا قرۃ عینی مرغوب رسول اللہ
 جو غوث مکرم پر دنیا میں خدا ہوگا
 جو غوث کا وصف ہے ستے میں وہ کیا ہوگا
 ہو کیوں نہ قدم اوسکا کا، ہے پوئلہون کے
 ایک روز کہا دل نے کیوں فکر کرے ہے تو

صلوۃ علیکم یا محبوب رسول اللہ
 وہ عرش کے سایہ میں محشر کو کھڑا ہوگا
 مقبول رسول اللہ مرغوب خدا ہوگا
 احمد کا قدم جسے کاندھے پہ لیا ہوگا
 کیا فکر میں کھل کھل کر کیوں مفت خدا ہوگا

اے سنی تو رکھ حاجت اوس نجات مقدس سے
 دنیا میں تو غوث ہوگا عقیقی میں یہ ہے رتبہ
 کر عرض مجھے لینا اس وقت کرامت سے
 پر وایہ ہمیں کب ہے وہ شاہ دو عالم ہے
 یا غوث دعا کیجیے حال تنگ میرا
 مردوں کو کیے زندہ بس تھے کرامت سے
 کب کار میرا ہونے کچھ دیر بھی لگتی ہے
 کر فضل و عنایت کچھ تا میری مدد ہووے
 یا غوث یہ سنی کا ہو دیگا دگر رتبہ

بے برگ اگر سے تو با برگ و نوا ہوگا
 اوس غوث معظم کے تو سخت لوا ہوگا
 جب غوث نشان تیرا محشر میں کھڑا ہوگا
 یا غوث تیرا سایہ سپر کہ پڑا ہوگا
 کیونکہ نہ فراغت ہو کر فضل ترا ہوگا
 دل مردہ میرا زندہ اب متے نہ کیا ہوگا
 جب قدر تیرے ہاتھوں اور حکم قضا ہوگا
 رتبہ میرا اے آفت کیونکہ نہ بڑا ہوگا
 جب ہاتھ ترا سر پر بفضل عطا ہوگا

کیا خوف محشر میں ہے کناہ کبیر کا
 بلبل میں تیرے گلشن مدح و ثنا کا ہون
 پوچھیں فرشتے قبر میں بندہ تو کس کا ہے
 ورنہ جواب بندہ حق امت سب
 پر وایہ جاہ و دولت دنیا ہے کب اوس
 بے داد کی نصیب ہے گز خاک کچھ ملے
 کیونکہ نہ ہو تجلی میرے دل کو مومندو
 محشر میں اوسکے نیچے خدایا بٹھا مجھے
 یا غوث ایسے وقت میں کچھ مرحمت کرو
 منظور تیرے در کی گدائی ہے مجھے
 کچھ فضل دیا ہو کہ ہو حاصل میری داد
 یا غوث مجھ کو اپنے غلاموں میں کر قبول
 اے سنی میرے حق میں جو جنت مجھے تیر

فدوی ہوں میں غلام ہوں میں و شکر کا
 صل غلی ہے نامہ میرے صغیر کا
 امت ہے کسکی نام ہے کیا تیرے کیا
 سب شبہ میں مرید ہوں پیران پیر کا
 ہووے گیا اگر کوئی پیران پیر کا
 پھر دل ہو میرا کایسے کو خواہان غیر کا
 مدح ہوں میں اوس شہر و شہنشاہ کا
 جسد م نشان کھڑا ہے غوث کبیر کا
 از میں شکستہ حال ہے اب اس فقیر کا
 خواہان نہیں ہوں دولت و جاہ کبیر کا
 امید وار بیٹھا ہوں فضل خطیب کا
 میں ہوں غلام تیرے غلام حقیر کا
 روضہ اگر میں دیکھ لوں غوث نیر کا
 ہاں اپنے حق کی کرشنا دنیا سمجھ جائے فنا

توصاف ترول کو بنا دنیا سمجھ جائے فنا

اسباب گر کچھ کوچ کا جانا ہے پھر سوئے تھا
 سونے سے کرتوبہ یہاں سونا ہے پھر تھکوا
 یشاق میں قالوا بلی اللہ سے تو نے کہا
 یاد خدا کر جان سے بچ پنچہ شیطان سے
 سن بات میری ایچوان یہ وقت بہر تھکوا
 جب موت تیری آویگی بیشک تجھے لیجاویگی
 اب قبر کی کچھ فکر کر اپنا بھلا چاہے اگر
 ہاں قبر کا یہ حال ہے عامل ہاں منہ لال
 بس قبر ہے اک اثر وہاں منہ کھول کر بیٹھا ہوا
 جب قبر میں تھکوا لجا داخل کرینگے اقربا
 تو گور میں جب جاویگا کہہ یہاں کچھ لیجاویگا
 بس قبر ہے تاریک تر ہوگا عذاب سجا ہے پر
 ہاں قبر تیرا خانہ ہے وہاں اپنا نام بیگانہ
 یہ مال اور رتبہ تیرا کب ساتھ تیرے آویگا
 دن حشر کا ہوگا عجائب میں فور قبر پر غصہ
 ڈالیں گی تھکوا نار میں رجب ویکا آزار میں
 پہنکر تو کدو دہر میں گر کر گنہ کے بحر میں
 کر دل سے تو یاد صدمت کر کسی سے ضد کد

حق کی عبادت سنیا ہو پر سعادت سنیا

غفلت سے کب تک سوویگا دنیا سمجھ جائے فنا
 سونے سے وہ سونا کمان دنیا سمجھ جائے فنا
 وہ قول اپنا لاسجا دنیا سمجھ جائے فنا
 کر زندگی ایمان سے دنیا سمجھ جائے فنا
 قائم ہنیں دور جہان دنیا سمجھ جائے فنا
 پھر تجھ سے کیا بن آویگی دنیا سمجھ جائے فنا
 قائم وہی ہے تیرا گھر دنیا سمجھ جائے فنا
 غافل کا ہوا مال ہے دنیا سمجھ جائے فنا
 کچھ وہ بیان کر کے گور کا دنیا سمجھ جائے فنا
 اسجاے کیسا ہوویگا دنیا سمجھ جائے فنا
 منہ حق کو کیا بتلاویگا دنیا سمجھ جائے فنا
 کر لے عبادت اسے پر دنیا سمجھ جائے فنا
 دنیا پہ کیوں یوانہ ہے دنیا سمجھ جائے فنا
 ہے آخرش سب کو فنا دنیا سمجھ جائے فنا
 دنیا نہ کام آویگی تب دنیا سمجھ جائے فنا
 مت پڑ جہان کے کار میں دنیا سمجھ جائے فنا
 مت پڑ خدا کے قہر میں دنیا سمجھ جائے فنا
 سب چھوڑے اعمال بد دنیا سمجھ جائے فنا

کر دل سے طاعت نیا دنیا سمجھ جائے فنا

رویت با سے موصد ۵

صدق میں ہو گیا دُر خوش آب درتہ آب
 بنی کا کرتے ہیں ذکر صواب درتہ آب

پڑسی بنی کے جو دندان کی تاج تہ آب
 فقط نہ خشکی پہل اہل آب درتہ آب

بنی کا فیض جو پہونچا شباب درتہ آب
 اثر کیا نہ وہ ماہی پہ آگ نے ہر گز
 کسی کو شک کہین معراج پر بنی کی ہوا
 بنی نہ دیتے اثر کردے موسیٰ کو
 تمہارا فیض جو ہوتا تو شاہ دانا یان
 عرق بنی کے جو اوصاف کا بحرین گر جا
 عرق میں ڈوبی نہ تھی آپ کی وہ زلف بیا
 غریق ہو کے محمدؐ کے آب رحمت میں
 نزول آپ کرامت بنی کا ہے کہ اٹھو
 یہ ذکر آتش و خاک و ہوا پہ کیا موقوف
 عرق میں غرق ہو گھلتا ہوں ہجر احمد سے
 جگر پہ ابلہ او سپر ہے موج آب سرشک
 سیاہی چشم کی ڈوبی ہے اشک میں سپر
 ہوں آب اشک میں ڈوبا بصر کو کیوں نہ فرق
 مدام باریش رحم غبی ہے است پر
 نہ مانگا پانی چلی جسکے سر پہ تیغ بنی
 انہی کا قہر تھا طوفان فوج اے سخی

و یکبار ہم رفعت دین سپر روز و شب
 نور احمد کی صفت میں کیا میں بالایش کر یں
 یا بنی کیا مرتبہ اعلیٰ کیا اللہ نے
 فکر و نیائے و غل میں کیسے کیا پھل پاؤ گے
 طاعت حق کیجیے تا عاقبت باخیر ہو
 یا اکرہ العالین مہر جناب مصطفیٰ

صدق بھی ہو گئی اہل نصاب درتہ آب
 سنا تھا وصف رسالت آب درتہ آب
 تو وہ یقین پہ ہوا فحشیا ب درتہ آب
 سفر کا کھلتا نہ فرعون پہ باب درتہ آب
 نہوتا تختہ یونان جناب درتہ آب
 گلاب آب ہو بوسے گلاب درتہ آب
 مگر معجزہ اک تھا سحاب درتہ آب
 کہو تو کرتے ہو کیوں آب آب درتہ آب
 کوئی بھی کرتا ہے اے لگو خوابتہ آب
 ہے بلکہ ذکر آن عالیجناب درتہ آب
 کلونہ کیوں نہ ہو کھل گھٹکے آب درتہ آب
 میان بحر الم ہے حباب درتہ آب
 حجب یہ مہینہ ہے کہ آیا سحاب درتہ آب
 نظر کو ہوتا ہے اکثر حجاب درتہ آب
 کہ رحم کوٹے ہے یہ بھیاب درتہ آب
 کہو تو کوئی بھی مانگے ہے آب درتہ آب

کہ جس سے اگنی و نیا شباب درتہ آب

سراٹھا کر کہتے ہیں اللہ اکبر روز و شب
 نور سے جسکے ہیں مہر و ماہ انور روز و شب
 تھا و کالات میں تمہاری فتح اکبر روز و شب
 و معجزہ احمد کا کہو ہے ذکر بہتر روز و شب
 یہہ دعا مانگو خدا سے سر جہ کا کہ روز و شب
 از رہ رحمت ہو رحمت بار ہمہ روز و شب

مومنو ہر دم تمہاری عاقبت کیو ہستے
گرمی غیر رشید محشر سے بچینگے کیون نہ ہم
فضل سے پہنچا خدا یا تاکہ ہم کہتے زمین
ایسی بھی قسمت ہماری ہے کہ جسکے زور سے
اپنی آنکھوں پر رکھو گنگا او سکے قدموں کو ہم
یا رسول اللہ جدائی میں تمہاری میں مدام

عزیز یہ کرتا ہے سنی یا رسول اللہ

زیب آراے مسجد و محراب
رہنمائے طریقہ اسلام
اعتضاد کردہ اہل یقین
وانفع فتنمائے دیو فرید
رونق شمع بزم دوعالم
خیر احمد خلیفہ دوم
یعنی حضرت عمر شہ سنی

آیا جب عدل پر عمر خطاب
سرور دین و رونق ایمان
رازوان حسد اے غزو جل
تربیت گم ہون کی کی دین سے
و دشمن ہنسنہ و فساد و کفر
توڑ ہی ڈالی طنالمون کی کمر
عدل و انصاف سے خلافت کی
خوف کیا محشر کا تجھے سنی

شاہ کونین ابن بوٹا لب

مصطفیٰ دل سے دعا کرتے تھے اکثر روز و شب
سایہ رحم نبی ہے اپنے سر پر روز و شب
روضہ اطہار کی دہلیز پر سر روز و شب
دیکھیں تا احمد کا ہم روئے منور روز و شب
رہ مدینے کی چلے کر میرا شتر روز و شب
ہو گیا لاغر نہایت آہ بہر بہر روز و شب

ہو زیارت آب کی مجھ کو میرے روز و شب

دشمن شرک و قاتل مراتب
جاوہ پیاے سوئے راہ صواب
حامی عاصیان بروز حساب
مقبول خاص درگاہ
مہر چرخ کمال و عالی جناب
کصاحب عدل و داد و زہد آب

حامی روز حشر بن خطاب

مارڈالایسر عمر خطاب
شاہ عالمی گھر عمر خطاب
سید باخبر عمر خطاب
شاہ فضل و بہر عمر خطاب
وانفع شرک و شتر عمر خطاب
عادل نیک تر عمر خطاب
سرور معتبر عمر خطاب

تجربہ ہے سایہ در عمر خطاب

شیر حق غالب علی غالب

رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ

واقف دین بدین حق رہنم
قوت روح و طاقت قالب
جھک کو حق ابن بو طالب
رونق افزائے شیر شاقب
عامل فرض و سنت و موجب

شاہ مردان بن ابوطالب

مقتدی مرتضیٰ مرتضیٰ علی غالب
سب پہ تھا مرتضیٰ علی غالب
ہو گیا مرتضیٰ علی غالب
تھا سدا مرتضیٰ علی غالب
تھا بڑا مرتضیٰ علی غالب
ہر جگہ مرتضیٰ علی غالب
بارہا مرتضیٰ علی غالب
کفر کا مرتضیٰ علی غالب
زیبا مرتضیٰ علی غالب
ہو رہا مرتضیٰ علی غالب

آج یا مرتضیٰ علی غالب

رازدانِ حسنہ اے غریب
ہمت افزائے ناتوان ضعیف
جھک جسنی زوٹھک زوٹھ
نور بخشائے شمع بزم ہدا
ذاکر حق خلیفہ چارم

بہر سنی وسیلہ کامل

جب ہوا مرتضیٰ علی غالب
تھے عرب میں ہزاروں زور آور
ہر جگہ کافروں کے زمرے پر
زندگی تک تمام عالم پر
دُشمن برادر کھاؤ کر پھینکا
ہو گیا مشرکین کے لشکر پر
اہل اسلام کے معاون تھے
تیغ اسلام سے اوڑیا سہ
جو تھے کعبے میں بت رکھ ڈالا
پہلو انوں پر سارے عالم کے

اپنے سنی کی کچھ مدد کیجے

رویت تائے فوقانی

احمد کی صفت حسین ہو کچھ ایسی سنابات
بیجا ہے محض کہنے نہ کچھ اس کے سنابات
دنیا کو بھگت ہوں کہ ہے دیر خرابات
احمد کی صفت کیجے کہ ہے کیسی بیجا بات

اے سنی یہ دنیا کی کہو تو نہ اٹھ بات
ذکر اور سنہ کو نین کا کیجے تو بیجا ہے
بندہ میں خدا کا ہوں محمد کا پرستار
اس عالم فانی کا فقط ذکر ہے بیجا

اے مومنو کیا کہتا ہوں چپ کان کو کھل کر
جس بات میں احمد کی صفت ہو تو وہ بات
اے مومنو یہ نفی نہی حاصل علی ہے
لازم ہے مسلمانوں کو ہر حال میں واللہ
باتیں تو ہزاروں ہیں مگر غور سے سنیں
جس جگہ پر موسیٰ کا گزر ہونے نہ پایا
سکرات کے عالم میں مجھے فضل سے یارب
اے رب میں تجھے سوئپ دینا ناطقہ اپنا
اے سنی تو نمازان ہو احمد کی صفت سے

اب مجھ کو کسی کی نہیں پرواے شفاعت
برائے خدا یا کہ میں اب تیرے نبی کی
پہر کوئی نعمت کی مرے دل کو ہو پروا
ہے اذن شفاعت کا کہو کسکو عزیز و
کچھ ایسا سبب ہو کہ مدینے میں پہنچ جاؤں
رحمت سے کرامت سے غلیات سے بکو
سائے میں گنگاروں کو لے لیو گیارہ
سے ذات محمد کی یقین کہت غریبان
ہو آشنا احمد کے دل و جان سے عزیز
اللہ نے اسے اذن شفاعت کا دیا ہے
قرآن سے ثابت ہے شفیع احمد مرسل
جلوے میں پھر اس امت احمد کے عزیز

اب غور سے سن لیجیے یہ میری ذرا بات
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات
چپ رہ کے سنو تم نہ کرو بہر حال بات
ہر چپ نہ نہیں کیجے جب زحمت و شتاب
جو بات محمد کی ہے کیسی ہے رسالت
اللہ سے احمد نے کی اس جگہ پر جابا
جس بات میں کچھ نفی نہی ہو وہ سکھات
جز حمد و ثنا نکلی نہ کچھ منہ سے بھلا بات

کچھ منہ بھی تجھے ہے کہ کبھی ملن نہ بات
رکھتا ہوں محمد کی تمنا سے شفاعت
ایک عمر سے رکھتا ہوں تمنا سے شفاعت
لجائے اگر نعمت عظمیٰ سے شفاعت
واللہ محمد ہی ہے آقا سے شفاعت
میں خوب سمجھتا ہوں وہ ہی جائے شفاعت
چڑھ او گیارہ حسن و تقاضا سے شفاعت
محشر میں شہ چتر مغل سے شفاعت
اللہ نے کیا ہے اسے ماوے شفاعت
پہر خوف نہیں پروا کے دریا سے شفاعت
کیا شبہ ہے امت کی جزو سے شفاعت
کافر ہے جو ہے منکر والا سے شفاعت
کھل جائیگا جب نور مجلا سے شفاعت

پہر چین ہے آرام ہے راحت جو فرغت
تقدیر سے سنی کی جو ہو جائے شفاعت

در شان شب معراج

واہ قسمت کہ ملی آج یہ رات اور راتین بھی بڑی ہیں لیکن کیسی حمت ہے کہ لیون آرام نور باطن سے لے ہر مہ سے خراج لیلۃ البدر اگر ہے روشن کیا سعادت کا ستارہ چمکا فضل خالق سے ہوا وسعتِ وا جاگتے آنکھوں کی شمعین کر کر ہو و افضل سے اللہ کے سب جلدِ تباب کرو تیر دعا فجہ بخشش کو لے شیخون کر کر آج تھا وصل حبیب و محبوب کی ہے امت کی شفاعت حق آج کے جاگے سے نل ہو روشن زبہ قیمت کہ اگر ہو سنی	مصطفیٰ کو ہوئی معراج یہ رات ساری راتوں کی ہے سراج یہ رات ایک جا جڑہ و دراج یہ رات نکلا ہر از گہو تو ہے واج یہ رات پر وہ سورات سے لے باج یہ رات نخس عالم کرے اخراج یہ رات مانگے حاجت کوئی محتاج یہ رات روز ملتی ہمیں اسے کج یہ رات چاہو حاجت جو ہو باحاج یہ رات اسے کما غارو ہے آماج یہ رات ملک عصیان کرے تاراج یہ رات کیا سعادت کی ہے تاج یہ رات مصطفیٰ نے بعد الحاج یہ رات کرے تارکی کو احساج یہ رات راہ حق میں تیرا ہے کنیہ رات
---	---

در شان شب برات

ادب سے جاگیو ایدل کہ ہے نجات کی رات تمام راتین تو غفلت میں کھوئیں صد فسوس خدا کی یاد میں تا صبح جاگ اسے ہر شمار جو شب کے جاگے سے نل ہووے روشنائی پذیر خدا کے فضل سے اس رات کی فضیلت سے خدا کی راہ میں دینا ہے کچھ فقیرون کو	تمام راتوں میں یہ رات ہے برات کی رات گزارو کہ خدا میں بھلایہ رات کی رات یقین سمجھ یہ ہے تسبیح او صلوات کی رات خدا نے اسکو بنائی ہے کیا نجات کی رات نجات نزع سے پاویں گے ہم نجات کی رات غرض یہ رات بھی ہے ہدیہ فز کوہ کی رات
--	--

حسرا کی یاد میں بیدار جو رہا شب
صفات اور بھی راتوں میں ہن ہزاروں ہی
فکات رحمت و انضال حق ہوں سا کہ کشو
جو راتیں خواب میں کھوئیں نہ آئیں گے
درود و ذکر و صلوة و تلاوت قرآن
ہوا سپہ بارش رحم خداے غفور جل
برات و رحم و سعادت ہو عطار ہے

تو اونے نعمت کو نین ساری بات کی رات
خدا کے رحم سے ایک یہ بھی ہے صفات کی رات
جو جاگتے ہیں سمجھتے ہیں یہ نکات کی رات
مگر یہ رات جو جاگو تو ہوگی سات کی رات
کرو یہ رات کہ ایمان کے ہے ثبات کی رات
کہ جس سعید کی ہو جاے یہ فمات کی رات
نہ سے تو ہاتھ سے لے سنی نجات کی رات

در شان لیلۃ القدر

رحم سے پُر ہے زمین اور فلک آج کی رات
اور راتیں بھی مرا تب میں اگر بہتر ہیں
لیلۃ القدر کہا حق نے یہ ازماہ ہزار
جس کو شمع تجلی خدا سے ہر بار
ہو گئی عالم ارواح سے آباد زمین
لیلۃ القدر کو سہ بار کیا یاد خدا
لیلۃ القدر کو کر لیوں جو سہ بار شمار
لیلۃ القدر کے ملنے کی نشانی ہے یہی
شغل تسبیح و صلوة اور سلام و قرآن
طاعت خالق اکبر میں رہو تم بیدار
اتنی راتیں تو فراموشی میں کہو نہیں فہوس
نیٹھتے اٹھتے اگر ہو دین کر کے ٹکرے

رحمت حق کے اترتے ہیں ملک آج کی رات
قدر کہتی ہے یہ کچھ اور الگ آج کی رات
کیونکہ آتے ہیں بیان وح و ملک آج کی رات
نور باران ہے فلک تا بہ سما آج کی رات
گر رکھو مومنو خوشیوں سے ملک آج کی رات
بیگمان قدر میں رکھتی نہیں شک آج کی رات
بیس پر ساتویں ہوتی ہے الگ آج کی رات
چشم سے جاے اگر اشک آج کی رات
رہے بیدار کرو صبح ملک آج کی رات
و کیوں لگ جاے پلک سے پلک آج کی رات
گر و غفلت کو تو دامن سے جھٹک آج کی رات
غیب کی لوٹ ہے طاعت نے تھک آج کی رات

لوٹ ہے رحمت اللہ کی بیداری میں
چشم سنی نہ کہیں جاے جبکہ آج کی رات

رویف شامی مثلثہ

نعت نبی سوائے ہے وصف اگر عبث
جز اس سفر کے مومنو دیگر سفر عبث
دنیا کا اے مجتہ ہے خوف و خطر عبث
کیون فکر مند ٹھہوں کپڑا کر مین سر عبث
گروہ نہیں تو آنکھوں میں بے ڈھ نظر عبث
چپ ہو رہے ہیں عمر کے ابن بستر عبث
پہر تار با جہان بین مین یک عمر بھر عبث
دنیا سے بیوفا کا ہے سب ال زعر عبث
پیا کیا جہان مین اگر گھر یہ گھر عبث
دیکر ہے نوکرا اسکے سوا سر عبث
اسکے سوا ہے مومنو کج گھر عبث
خالی جو تو نے چھوڑا کوئی دم مگر عبث
چپ کا ہو تو پتھر ہے کہ بدر عبث

دنیا سے دون کا ذکر نہ سنی تو کر عبث
بعد از طواف کعبہ مدینے کو جائے
خوف حد او خوف محمد ضرور ہے
بخشش تو میری سر سے محمد کے لگ چکی
روضہ نبی کا دیکھو تو ہے وہ نظر بجا
ہوتی نہیں ہے ہم سے اطاعت نبی کی کچھ
تیرے سوانہ پانی پنہ مین نے یا نبی
مجھ کو نبی کے درگی گدائی قبول ہے
کچھ کام ایسا کیجے کہ عقبے مین گھر لے
باندھا ہوں سر مین ذکر محمد سے زور شب
ہجر نبی مین اشک بہاؤ ہے دُر سے خوب
بے یا دوم نہ مار کہ حاصل اسی مین ہے
اسے سنی جا کے اب در محمد کپڑے بیٹھ

رویف حیم عمری

کیونکر خدا کی ہوشے نہ رحمت دل آج
ہوتی ہے لوم اور تمہاری حصول آج
خاکین ہو کے بیٹھ نہ تم دل ملول آج
صدقے سے مصطفیٰ کے ہوا یہ قبول آج
ہو دے ہمیں سعادت عقبی حصول آج
در گاہ مصطفیٰ پہ چڑھاؤ دینیں بھول آج
اپنے نبی کی یاد کو ایدل نہ بھول آج
شاید وہ وعدہ کل کا جو ہو تو وصول آج

کیسی نبی ہے محفل نعت رسول آج
احمد کو کرو سیدہ خدا سے دعا کرو
اے مومنو وسیلہ ہے اپنا شفیع حشر
سجد مین چل کے حق سے دعا یہ کرو دل
یار بفضل ذات محمد در واکہ
یار بنصیب مجھ کو کچھ ایسے نصیبوں
اس دم کا کیا بھروسہ ہو تکیہ کل یہ کہہ
کل کل تو اوسکی یاد مین ہرگز نہ کہو

دنیا میں کیا کیا کائنات کے ہم خاک و ہول آن
بیٹھا ہونین کپڑ کے مکان خمول آن
کیا نیکی تو نے لائی ہے اور بفضول آن
لایا ہوں اک قصیدہ لغت رسول آن
خوش ہوگی تجھے روح جانتے ل آن

ذکر نبی میں دولت عقبی کما وینگے
میرے سخن کو لطف سے شہرت ہو یا نبی
مشرعین مجھ کو پوچھ گیا حق اپنے رو بہ
وہ لگا جواب کہ نہ نہیں یہ تیری نذر کو
اچھنشی پڑھ تو آل محمد پر فاتحہ

رویت حامی حلی

ہاں برس گل ہی تھی ہوا کٹر غلے روح
فرما و جسم طے ہے کسی برائے روح
اے مومنو ہو جسم میں جیتا بقاء روح
پہچانا رب کو وہ جو ہوا آشنائے روح
جز یاد مصطفیٰ کے کہیں اوڑنہ جا روح
گر تو نے عمر میں نہیں کیا بقائے روح
ہاں جسم کے سوا نہیں ہوتی ہوا روح
دیکر خیال سے نہیں ہوتی صفا روح
جسم نہ ہوئے روح تو کیا ہو سولے روح
ذکر رسول جانو ہے رو بلائے روح
مشہور ہے کہ روح ہی ہو مبلائے روح
سے منتظر کہ امت احمد میں آئے روح
ورنہ کیسی وقت فنا ہوے ہائے روح
احمد کی روح جس سے کہ ہوا بتلائے روح
ہوا بتلائے روح وہی انتہائے روح

وہ گل نبی کی یاد ہے قوت برائے روح
ذکر رسول تن میں ہو میرے بجائے روح
جب تک ہے روح جسم میں ذکر نبی کر
ہے من عرفت سے دیکھ لو ہر انکشف
ہشیا را پسنی روح سے غافل نہ رہ کہو
مشرعین دیکھ صورت پاکیزہ نبی
ہے وہ جہاں جسم مگر روح ہے نبی
ذکر خدا و یاد رسول حق را بجز
اچھ ہے روح روح کی سب کچھ مہین بیان
تا زندگی نہ بھولو کسی وقت مومنو
روح الامین تھا عاشق روے محمدی
اچھ کی روح سے ہے مسیحا کو ہمدی
جب تک ہے روح کلمہ طیب کو پڑھام
روحین تو ہیں مگر ابو الارواح کو ن ہے
اچھنشی ہو بقا و فنا جز نبی کو لب

رویت حامی تجرہ

کیونکر نہ ڈھانکے مشر کے دن آفتاب رخ

بتلاوین ہلکو جب کہ رسالت تاب رخ

مشتاق دیکھنے کا ازل سے ہوں یا نبی
 رخ تو بہت جہان میں ہیں اک سے ایک خوب
 حسناں بیشمار سے ہو جاؤں بہرہ یاب
 رحمت خدا کی دیکھینگے پھر کیا حجاب ہے
 اگر فیض نور پاک محمدؐ نہ ہوا تو سے
 روئے نبی کو دیکھنے پھر کیا حجاب ہے
 ہو آشنا سے بحر فنا سے محمدؐ ہی
 امید متقل ہے شفاعت کی واسطے
 یا مصطفیٰؐ نبیؐ رخ دنیا سے باز ہوں
 نور نبیؐ کے فیض سے محشر میں مثل ماہ
 سوتا ہوں رات دن میں یہ امید سے مام
 رخ کرتو سنی سوئے محمدؐ کہ روزِ حشر

بہت ادا و اس غریب کو اپنا شتاب رخ
 لیکن نبیؐ کا سب میں ہے سب انتخاب رخ
 گردیکہ لونِ نبیؐ کا بروز حساب رخ
 اپنے نبیؐ کا دیکھینگے جب بے حجاب رخ
 روشن کرے نہ اپنا کہو ماہتاب رخ
 اک روز دیکھ لیوینگے ہم بے نقاب رخ
 یکدم ہے عمر جیسے دکھاوے حجاب رخ
 اپنی طرف کر گیا وہ عالی جناب رخ
 بہتر ہے مجھے پھرے یہ خانہ خراب رخ
 چمکیگا مومنوں کا بہ حسن شباب رخ
 اک دن تو دیکھ لوں گا نبیؐ کا بخواب رخ
 پیرین فرستے تجھے روئے خدا بخ

روایت ال مہملہ

بھیجئے ذات مصطفیٰؐ پر درود
 پاک نیت سے روز و شب پڑھیے
 بھیجئے مومنوں بہ حسن دل
 با وضو رکے بار بار پڑھو
 بھیجتا ہے خدا سے غزوِ جل
 قدسیان بھیجتے ہیں روز و شب
 کیون نہیں بھیجتے ہمیشہ تم
 بھیجتے ہیں امام جن و ملک
 بے عدد بے شمار پڑھ لیجے
 با طہارت سہ اپڑھائیے کبھی

اپنے سارا اہلبیاب پر درود
 احمد پاک مجتبیٰؐ پر درود
 سید خیل صفیاء پر درود
 مقبل درگاہِ حرا پر درود
 مجبوطی و مرجسا پر درود
 رونق بزم ازکیا پر درود
 سید مقبل حرا پر درود
 مقبل خاص کبریا پر درود
 خاص اللہ کے آشنا پر درود
 رونق دین شہ ہدایا پر درود

صدق دل سے مدام سخی

دینے سے تشریف لاؤ محمد
بہت دن جدا تھے اب آؤ محمد
جدائی سے دل کو ہوئی بیقاری
میں چھڑکاؤ آنسو کا کرتا ہوں مین
میں ستے کو ملکوں سے انجھاڑتا ہوں
جگر بچھاڑ کر فروش کرتا ہوں اپنا
بناتا ہوں غلیں چمڑے کی اپنے
اب آگے نہیں مجھ کو روئ کی تھمت
ذرا روئے خندان بنا کر کرم سے
جدائی نے غمگین بنایا تمہاری
بتنگ آگیا دل یہ دنیا سے میرا
رخ پاک تباہ کے روتوں کو اپنا
قیامت میں جنت دنیا میں حشر
قیامت میں جب گرم خورشید ہوگا
رہ چل ہے باریک تیغ دو دم سے
نشان حشر کو جب گھڑا ہو تمہارا
رہے نسل میری بہ علم و بزرگی
ہیں و اصف تمہارے یہ اہل جنت
بفضل و کرم اونکے و لمیں ہمیشہ
سبھی مومنوں کو بہ فضل و عنایت
جو صاحب کہ مولود پڑھو لے اوسکی
اوسے دو جہان میں رکھو غور و خوش

با اوب ہیج مصطفیٰ پرورد

جمال مبارک بتاؤ محمد
اب آؤ تو ہرگز نہ جاؤ محمد
ذرا تو ہمیں منہ دکھاؤ محمد
اگر آپ تشریف لاؤ محمد
کرم کر کے گر آپ آؤ محمد
تم آنے کا شوق نہ سناؤ محمد
قدم اسین رکھ کر اٹھاؤ محمد
رولائے بہت مت رولاؤ محمد
الم میرے دل سے بھلاؤ محمد
میں روتا ہوں مجھ کو مناؤ محمد
مجھے پاس اپنے بلاؤ محمد
غم و رنج دل سے اٹھاؤ محمد
یہ سب حاجتیں برے آؤ محمد
مجھے زیر دامن چپاؤ محمد
بہ آسانی اوس پر علاؤ محمد
مجھے اوسکے نیچے بٹھاؤ محمد
یہاں اور وہاں خوش دل بنناؤ محمد
اب ان سب کو کیدل بناؤ محمد
تم اپنی محبت بساؤ محمد
دو عالم میں خوش دل بناؤ محمد
مرا دین حشر اسے دلاؤ محمد
اور ایساں پہ حکم بناؤ محمد

سلائے نور محمد

یسنی کے دل سے کہنہ ڈکڑا دیا

رحم حق ہے شنائے محمد
کیا رتبہ یہ عزت ہے کیسی
مال دنیا کی خواہش اسے کب
صبح رحمت ہے عصیان کنی
جان سے ہوں تصدق پیشہ
جو رضا سے خدا سے جہان
سرمد آنکھوں کا کر لون الہی
ہمکو تہ تبرت ملائی دین کی
عین عینی سے کیجے نظر گر
لیلۃ القدر سے بھی ہے بڑکھ
ابتدا دو جہان کا یقین ہے
نور حق ہے وہ حق سے جدا
میری مشکل کو اسے رب اکبر
اوسکے نیچے بٹھا دشر کے دن

باغ و لکویہ سنی کے یارب

ہوا کرم یا محمد یا محمد
صعب پیشانیان میں تم ہونیک
کیا خالق نے تکو دو جہانین
تمہارے واسطے حق نے بنا
شفاعت اور رحمت ہر تہین کو
تمامی مرسلون میں تم بغرت
فرو ہوتا ہے یاد پاک سے بس

خدا کے لیے رت بہا محمد

نور دین ہے تقائے محمد
عرش اعظم ہے جائے محمد
بادشہ ہے گدائے محمد
نور رو سے صفائے محمد
دل سے ہونین فدائے محمد
بس وہی ہے رضائے محمد
گر ملے خاک پائے محمد
رحم امت ہے راسائے محمد
کچھ نہیں ہے سوائے محمد
کا کل مشکسائے محمد
کیا کہوں اہت راسائے محمد
لامکان ہے سراسائے محمد
کر دے آسان براسائے محمد
جب کھڑا ہو لو اسائے محمد

ہو ہمیشہ ہوا سائے محمد

معظم یا محمد یا محمد
معتدم یا محمد یا محمد
مکرم یا محمد یا محمد
دوعالم یا محمد یا محمد
مسلم یا محمد یا محمد
ہو اعظم یا محمد یا محمد
میراعظم یا محمد یا محمد

سلا علیکم

سلا علیکم

جدائی میں تمہاری چشم میری
 تم اپنی یاد میں کیسے مجھے اب
 تمہارے فضل کے خواہاں ہر کدم
 دل سنی محبت میں تمہاری

سے پُرغم یا محمد یا محمد
ہر اک دم یا محمد یا محمد
بہین سب ہم یا محمد یا محمد
ہو محمد کر یا محمد یا محمد

صدر الشرح عليه السلام

ملین عرش خدا محمد صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 شہ کرم نبی اعظم خطیب آدم امین عالم
 امام ہر دور محمد صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 ظہور قدرت شفیق امت نزول رحمت مقبول عزت
 حبیب جلّ و علا محمد صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 حبیب رحمان رسول سبحان قبول یزدان سخی دوران
 کریم و بحر عطا محمد صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 شہ علی جناب والا امیر بطحا ضیاء علی
 جناب روشن تھا محمد صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 شہ شفاعت مہ کراست بصد عنایت بدی ضلالت
 منوودہ راہ صف محمد صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 نبی اکبر رسول اطہر زجبلہ برتر بہ خلق اطہر
 جمیع حاجت روا محمد صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 شفیق و اشفق بزرگ الحق سخی مطلق کریم برحق
 امام مخدوم سخا محمد صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 ظہیر دوران خطیب ارمان کبیر انسان امیر طمان
 غفور ذنب و خط محمد صلوٰۃ وصلی علیہ وسلم
 شناسے امجد بہ خلق بیحد بومصن احد حصول مقصد

مجیب ہر ایک دعا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 لبث درجہ بلا مشتبہ و لیس گمرہ بدین چون مہ
 سراج بزم ہوا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 کریم امت حسیہ خلقت عیسٰی الفتن عظیم غطت
 بشیر و رحمہ خدا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
 خلیل سنی خلیل سنی خلیل سنی بنیل سنی
 و لیس سنی بجا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد

علاء اللہ علیہ وسلم

ہو ہادی تم مہتر یا محمد
 ہمیشہ روح الاکبر یا محمد
 مہتر اکلمہ پھر ہا محمد
 مدینے کوین آکر یا محمد
 دکھا دوروے اطہر یا محمد
 ہمارے تم ہو سہر یا محمد
 میرے دل کو منور یا محمد
 دو عالم کے ہو سہر یا محمد
 کچھ ایسے ہوں مقدر یا محمد
 یہی خواہش ہے اکثر یا محمد
 مطہر ہو مطہر یا محمد
 منطفہ ہو منطفہ یا محمد
 زیارت ہو میسر یا محمد

علاء اللہ علیہ وسلم

عالم کا پیشوا ہے صل علی محمد
 وہ نور حق سبحا ہے صل علی محمد
 وہ عارف خدا ہے صل علی محمد

دو عالم کے ہو رہبر یا محمد
 مہتری دل سے کرتا تھا وکالت
 نکل جاوے میری جان تن سبیک
 تمہارا آستان پلکوں سے جھاروں
 تمہارے دیکھنے کا دین ہون شقائق
 ہمیں کیا خوف ہے رنج و بلا سے
 خدا کے واسطے کر دیجئے اب
 مہین ہو باعث احباب و تلوین
 مہتراروے اطہر دیکھ لیوین
 مدینے میں میرا ہو جلے مذمن
 تمہارے جسم کا سایہ نہیں تھا
 تمہیں دی فتح حق نے کافروں پر
 ہمیشہ ہی یہ سنی کو تمہاری

امت کا رہنما ہے صل علی محمد
 وہ رونق نبوت وہ جلوہ رسالت
 وہ معدن شریعت وہ منبع طریقت

آؤم سے ہے مقدم عالم ہیں ہے کرم
ہے سید برایا ہے صاحب دریا
جو وقت وہ ہو رہی ہر ملکوں سے کیا
گو ہم گرے خطا میں دنیا کی ہر بلین
مقبول ہر دعا کا کینہ نہ رہو بھروسا
وہ شافی رمضان میں ہوں ایض عین
ہے سچ بس نہونکے عالم کے کام سار
عالم تمام لے لے کہتا ہے کام اوائے
وہ عاشق خدا ہے مقبول دوسرا

مخدوم دوسرا ہے صل علی محمد
محبوب کبریا ہے صل علی محمد
وہ دافع بلا ہے صل علی محمد
وہ غافر خطا ہے صل علی محمد
وہ سامع الہ عاب ہے صل علی محمد
وہ صاحب شفا ہے صل علی محمد
گر وہ نہ تو کیا ہے صل علی محمد
وہ شافع الہوا ہے صل علی محمد
او پیر جو مبتلا ہے صل علی محمد

صل علی محمد

رکھتا ہو عرض سخی کرتا ہو غرضی
مستبول دو جہان ہوا مصطفیٰ محمد
مشکل میں میں پڑا ہوں بیتیاب ہو رہا ہوں
اب حال میرا دیکھو میری کمک کو پہونچو

او پیر یہ جان فدا ہو صل علی محمد

تم باعث امان ہوا مصطفیٰ محمد
اس وقت تم کہاں ہوا مصطفیٰ محمد
رخصت نہ میری جان ہوا مصطفیٰ محمد

رویت ال معجبہ

نقش دل پر ہوں کیا نام نبی کا تعویذ
بہر دنیا نہ لکھو تم کوئی اولیٰ تعویذ
چارہین حمد ک محمد کے رباعی کر کر
میشم اول سے میسر ہو وقت محمود
حاکم برکت سے نبی مشرین حامی ہو گئے
میشم دوم سے محمد کی مدد ہو دیگی
گر دشمن لکھو اسکو تو ملین ہشت بہشت
مہکوا سب قیامت سے کہو ڈر ہے کیا

خوف کس بات کا ہے رکھتا ہوں یا تعویذ
نام احمد کا کر و نقش ہے سید حا تعویذ
لوح مرتد پہ میری تم ہی لکھتا تعویذ
خانہ دل میں بھر و تم ہمیشہ تعویذ
بلکہ ہر وقت حفاظت سے رکھنا تعویذ
دال سے دین ملے دیکھو ہے کیا تعویذ
صید عقبے کا ہو تسخیر یہ عاش تعویذ
ہو گیا نام نبی میرے گلے کا تعویذ

نقش بدوح کا ہے اسم معطش مین اثر
کیا عجب ہوئے اگر تو بلاے عصیان
آتش نقش کرے اسکو تو دوزخ سے بچے
گر ہوئی یہ لکھے صور کی دشت سے بچے
نقش آبی جو بھرے بگر گنہ سب بجائے
نقش خاک کی جو بھرے قبر کی تلخی سے بچے
نفس سے بغض محبت ہو خدا سے سنی

بست در بست لکھو تم یہ ہے ہمیشہ تعویذ
نام انجھ کا میرے دل پہ ہے کذا تعویذ
نار دوزخ کو مقرر کرے اطف تعویذ
اور ہوا دل کی مٹا دیگا ہے ایسا تعویذ
موج در موج یہ ہے فیض کا دریا تعویذ
دیکھو تاثیر مین رکھے ہے یہ کیا کیا تعویذ
نقش صبا مین محمد کا ہے کیا تعویذ

حالا

رویف راسی جملہ

صفت مین او سکی رہین نہ کیونکر زمین پہ آدم ملک فلک پر
کہ جسکے باعث ہوئے ہیں اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ملاؤ دلجا و بندہ پرور شفیق عالم برور محشر
ہیں او سکے خواہان فضل اکشر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہے اوس بنی کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہے اوسپہ نازل
فقط نہ جانو ہے دست بر سر زمین پہ آدم ملک فلک پر
نہیں کچھ افسان پہ فضل او سکا ہے جس سے اشرف ملائے علی
شرف سے او سکے ہوئے مفتخر زمین پہ آدم ملک فلک پر
خدا نے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمد کو اپنا ظہر
تو اس سے ظاہر ہوئے مقرر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہمارے آقا کی یہ فضیلت ہے جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر او سکا عالم مین کون ہمسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
جو کوئی ڈھونڈھے تمام ہستی ملائے اعلیٰ سے تابہستی
بہی کا ثانی نہ پائے دیگر زمین پہ آدم ملک فلک پر

نہ ہوتے تم یا رسول پیرا طور ہوتا نہ دو جہاں کا
 بہتین سے پیدا ہوئے سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
 لیکن بہتین سے مکان بہتین سے زمین بہتین سے زبان بہتین سے
 فقط بہتین کچھ ہوئے ہیں اظہر زمین پہ آدم ملک فلک
 سما سے نئے سماک حضرت ہے سب پہ کیا ان تہا رحمت
 فقط نہ پائے ہیں فیض اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
 و عا کچھ ایسی ہو چکے حضرت میں ہر دو عالم میں پاؤں نصرت
 مدد پہ میری رہن سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
 بتا دو صورت کو آگے یکدم تڑپ رہے ہیں بہر دو عالم
 تمہاری دوری میں ہو کے منظر زمین پہ آدم ملک فلک پر
 ہے سنی اپنا بنی وہ ایسا اظہر رت موجود جسکا
 مدام ہیں اوسکے شکر اندر زمین پہ آدم ملک فلک پر

کھایا ہے داغ ماہ مبین آسمان پر
 قائم ہے جسکا رایت دین آسمان پر
 تجھسا ہوا نہ ہوگا زمین آسمان پر
 ڈھونڈھا بہت پہ پایا نہیں آسمان پر
 تیرے قدم سے عرش برین آسمان پر
 ثابت ہے تیرا نقش لیکن آسمان پر
 رکھتی ہے مخروطان کی زمین آسمان پر
 کرتا ہے ناز و روح الامین آسمان پر
 ہے وہ نبی کا عکس جبین آسمان پر
 روشن ہے تیرا دین متین آسمان پر
 جب ہو گیا تو صدر نشین آسمان پر

شہرت گئی نبی کی کہیں آسمان پر
 ہم اوسکے کلہ گوی زمین پر فقط زمین
 تیرا اظہر باعث نکوین ہے یا نبی
 تیرا شرک یاہ نے مشرق سے تیرا غرب
 اشرف تھا گو کہ اور مشرف ہوا و جنبہ
 اہل زمین تابع فرمان کیوں نہ ہوں
 جسجاسے پر کہ روضہ پر نور ہے تیرا
 شرف لازمت سے تیری ہو کے فرائد
 خورشید وہ نہیں ہے جو بابائے چرخ پر
 ہو کیوں نہ تیرے دین کی سچلی زمین پر
 خد شکر ہو گئے سب تیرے عشیان پر

دیوان سنی

نعت کے تیرے فیض کے ہر دم سرفرا
اوسنی نوکریاں نئی جو کریں نام

بنائے دو عالم ہے محمدؐ کے نام پر
درو دو سلام ہووے نہ کیوں او نہ خلق کا
نبی کی بجزمت ہے سو تم اسے مومنو
سناوت محمدؐ کی ذرا تم نطفہ کرو
مہتم شفاعت سرکہو کس نبیؐ نے کی
بزرگی ملے ہلکو بہ محشر نبیؐ سے ہے
فقط زمین پر نہیں بزرگی رسولؐ کی
ازل سے پیسا ہو بیٹھا ہوں یا نبیؐ
شفاعت کا تو ہی ہاتھم ہے جبر کے دن
تمہارے غلاموں نے جلاے ہوئے ہو
خدا سے مقابل ہو کے باتیں تھے کین
درو دو تحیت حق نے بھیجا ہے مومنو
یہ سنی ہے فدوی آپکا رحمت کرو

ہے اسلئے مسیح کین آسمان پر

پاونیکے باغ خلد برین آسمان پر

تو ختم نبوت ہے وہ خیر الانام پر
کہ بھیجا سلام حق نے علیہ السلام پر
جو رحمت ہے نازل حق کی بیت الاحرام پر
کہ نقد شفاعت وقف ہے خاص عام پر
ہے موقوف اس حق کی مدار الہام پر
کہ تکیہ ہمارا ہے اوسی ذوالکرام پر
مکان اوس نبیؐ کا ہے لامکان کے بام پر
لگا کر قطرین تیرے رحمت کے جام پر
رکھے گا خدا بخشش کے تجھے اہتمام پر
مسیحا بھی عا خیر ہے یہ بھی اعطام پر
حق انازاں کلیم اللہ اپنے کلام پر
سوکس بزرگی سے وہ ذوالاحترام پر
تم اسے رحمت للعالمین اس علام پر

جناب غوث کی شان مین

آفتاب مشرق رحمت ہے روئے دستگیر
باغ جنت کی کہو پروا ہے ککو مومنو
ہے گل تازہ بہار رحمت حق روئے غوث
طابق ابرو کیوں نہ ہووے معتقد کی سجد گاہ
یہ تو ممکن ہی نہیں ہم تشنہ و بے فیض ہوں
ہے خطا گر مشک تارا و متن فوسے مثال

نور فضل حق نام ہے چشم سوئے دستگیر
جنت الفردوس سے جبرکہ ہے کوئے دستگیر
نگہت گلزار فضل حق ہے بوئے دستگیر
ظاہر اقبلہ نام ہے دل بوئے دستگیر
فیض بخشش کوثر و تسنیم جوئے دستگیر
رونائے سبل جنت ہے موئے دستگیر

مردہ گریہ جاسے زندہ کیا عجب تلقین سے
آبداری گہر کا تم نے جانا کچھ سبب
ہے توقع میری بخشش حق سو کر دینا کو تب
حکم حق سے اوسہ کر دیو بے گے ہر مغفرت
ہر کوئی اپنے وسیلے کی کر گیا جستجو

مائی بچی اعلیٰ گئی گنگوے دستگیر
یہ یقین ہے فیض سارا آبرو سے دستگیر
خشرین جب جاؤ گناہین رو برو سے دستگیر
نامہ جب میرا کھلیگا رو برو سے دستگیر
خشرین سخی کو ہوگی جستجو سے دستگیر

رویت زامی معجمہ

اگیا سب سے خدا کو اپنا پیغمبر عزیز
روح ہے سرور عالم عالم کم نین مین
کیا عجب ہو جو ابوالارواح امت پر شفیق
ہے مجرم دو عالم سرور پیغمبران
گو ہر دلیکے وحدت ہیں رسول پاک ذات
زلزلہ والا کی مہاک نے یک جہاں ہکا یا
جو ہر تیغ زبان ہے نعت احمد و پسند
سورہ و الشمس پڑھتا ہوں میں رنکی یادیں
تیغ آہن بسمل ابرو کو کب آوے پسند
کچھ نہیں بہتا ہے جز محبوب رب لایزال
عرش کو چاہ نہیں امت کی خاطر آپ نے
بہر امت آپ نے زیر زمین کی خواجگاہ
نفسی گئے مائے اسوسنی ہیں بقبول حق

آئی پیغمبر کو اپنی امت اتر عزیز
کو نسی شو ہے کہ ہوئے جان سے بڑ کر عزیز
ہر قدر اولاد ہووے باپ کو اکثر عزیز
جانے سب سہتی مین ہے سبے عزیز
آب سے اس جو ہر قابل کے ہے گو عزیز
ہے اسی باعث سے ہوئے مشک و عزیز
تینغز کو کیوں منہ دے تیغ کا جو ہر عزیز
رو برو آنکھوں کے ہے وہ چہرہ انور عزیز
دل ہے جس خنجر کا بسمل ہے وہی خنجر عزیز
دل رہا یہ ہے جس کا ہے وہی دلبر عزیز
آئی کیا حضرت کو دیکھو امت اتر عزیز
استراحت کے لیے آیا یہی بستر عزیز
لیکن اونے ہو خدا کو شافع مشر عزیز

رویت سین مہملہ

نقد یاد نبوی جز نہیں زمر میرے پاس
اور سر ہے نہ تصدق ہو در احمد پر
خانہ دل کی طرف کیوں نہیں آتے دوار

ہاں اگر ہے قویہ ہے گنج گہر میرے پاس
جیبہ سائی کے لیے ایک ہو میرے پاس
کیا بنی اصل علی کا نہیں گہر میرے پاس

اے بے ثبات و ٹھیکہ جاتی ہے شرب کی طوف
 پر یہ عرضی ہے میری تجھ سے خبردار صبا
 دل تو خدمت میں ہی حضرت کی پڑا رہتا ہے
 حشر کو نامہ اعمال رکھ گا ہر ایک
 فرض ہر اک کے لیے ہے سفر بیت اللہ
 زلف والیل کی سورت ہے تہا ہی حضرت
 سورہ شمس پنج پاک ہے والتور زرنج
 روز بازار جزا جنس عبادت ہے ہند
 نقد رحمت سے مگر آپ خرید و حضرت
 یابی لطف و غایات سے اس سنی کو

یا محمد نہیں ہے اور ہوس
 جسم پر آپ کے نہیں بیٹھی
 میں وہ سوداؤی ہوں کہ جنت سے
 میں وہ محل نشین کا ہوں مجنون
 یا رسول خدا سے عز و جل
 طائر جان آنہیں سکتا
 قید دنیا میں ہو گیا پابند
 دل کو اپنے میں نذر کرتا ہوں
 حشر میں ہر طرف کوڑھونڈھے گا
 پر میں اس شعر کو پڑھونگا وہاں
 یا حبیب اکہ منہ بید سے
 مجھ پر رحمت سے دیکھیے حضرت
 یا محمد دعا کرو ایسی

میں بھی اٹھاتا کروں کیا نہیں پر میرے پاس
 روز پہونچنا محنت کی خبر میرے پاس
 وہ بھی حاضر ہے جو صد پارہ جگر میرے پاس
 فرد نفعت شاہ علی ہو مگر میرے پاس
 فرض ہے سوئے نبی کا بھی سفر میکہ پاس
 لیلہ القدر کی کہتی ہے قدر میرے پاس
 ساعد سعادوت کی سحر میرے پاس
 ہے کمان بندگی فضل و ہنر میرے پاس
 جنس عصیان جو ہے پر نقص ضرر میرے پاس
 حکم فرماؤ کہ رہ آئندہ میرے پاس

ہے ہوس آپ ہی کی مجھ کو کس
 ہاتھ ملتی ہے اس سب سے کس
 تیرے صحرا کا خوش ہے خار خوش
 جسکی صل علی ہے بانگ جرس
 شوق دیدار دل کو ہے از بس
 جسم ہے اس کے حق میں کچھ نقص
 مجھ کو اس قید سے جو ابس بس
 یا محمد نہ کیجیے واپس
 اپنا اپنا وسیلہ ہر اک کس
 عاجزی سے تمہارے پیش و پس
 انت لی شافع البہی اقدس
 میں ہوں ناچار بیذا بیکس
 اہل اسلام کی ہو صف کو جس

الحمد لله رب العالمین

اپنے سائیس کو یہ کہہ رہا
 انا تہ حاضر ہے جان سنی کا

یا محمد اگر چہ ہوں بیکس
 مجھ کو بت لا دو صورت انور
 زحسم عصیان کو مرہم زنگا
 ناقہ اسوار حشر میں جب ہوں
 روز حشر میں یا شفیع ورا
 ایسا خر سنا ہو کہ سیر رہوں
 میں کیسا نہ ہو رہوں محکوم
 اب تو تشریف لائے آقا
 تم عرب میں رہے ہو صد سال
 آگے آرام بیان کرو حضرت
 یا محمد خدا سے دلوا دو
 ایک تو یہ کہ روز حشر میں
 دوسری یہ رہوں زمین محتاج
 آپ کا کلمہ شہادت ہو

زین تازی یہ تو نہ آج سے کس
 چشم محل ہے اور دل ہے برس

آپ سر پر ہوں میرے اتنا بس
 غیر اسکے نہیں ہے اور ہوں
 آپ کا ہے وہ سبزہ نورس
 ہو صلا سے گرم صلا سے برس
 مجھ کو نعمت دواک سے ایک سرس
 تم کہو لے تو میں کہوں بس بس
 اور مجھ پر چلے نہ زور عس
 ہم پے ظلم تلخ دنا کس
 اب عجم دیکھیے اکبر کو کس
 تلوے آنکھوں سے میں کرونگا
 دوہین حاجت میری نہ آہلہ نہ وس
 آپ ہی کے پھر وہین پیش و پس
 ہوں خوشی ساتھ زندگی کے برس
 اور دینی کوتاہی نفس

رویت شین مجسمہ

بسوز سوزان باشک ہین تر گے باب و گے باتش
 بنی کی ہجرت میں ہم ہین اکثر گے باب و گے باتش
 باب رحم نچی شناور کہہ تو آتش سے قہر کی ہسم
 مثال ماہی ہین دہر اندر گے باب و گے باتش
 کہہ تو عرق میں خوشی کے ترین کہہ تو آتش سے غم کی جلتے
 کہ جیسے زر کو کرے ہے زر گر گے باب و گے باتش

کہو تو ہو سرخ جل رہے ہیں کہو تو آنسو میں ڈوبتے ہیں
 نبی کی دوری میں ویدہ تر گئے باب و گئے باتش
 بنا دو صورت کو یا محمد جلے ہے ڈوبے ہے دل ہمارا
 نہ ڈالو اب اسکو رحم کر کر گئے باب و گئے باتش
 امید رحمت سے ہیں مغرق غضب کی سوزش سے سوختہ ہیں
 نبی کی خوف ورجا میں ہو کر گئے باب و گئے باتش
 اگر شفاعت سے ہم خنک ہیں مگر ہیں سوز گنہ سے جلتے
 اس طرح سے ہے دل مقرر گئے باب و گئے باتش
 بسوز فکر خطا سے ہر بار و آب رحم نبی سے ہر دم
 غریق و سوزان ہیں ہم سر سر گئے باب و گئے باتش
 ہے اشک جاری ہے آہ سوزان تمہاری فرقت میں یا محمد
 ہے بسکہ سنی بحال مضطر گئے باب و گئے باتش

روایت صا و جملہ

اے نبی ہے جس نبی پہ خدا کا سلام خاص
 جاری ہے جس نبی کا سدا فیض عام خاص
 مجھ کو بلا دو حشر میں کوثر کا جام خاص
 عرش برین کو جس نے کیا اپنا بام خاص
 واللہ ہے لامکان پہ جبکا مقام خاص
 جو ہے پیام حق کا وہی ہے پیام خاص
 امت کی مغفرت کے لیے اہتمام خاص
 آراستہ یہ دین ہے بانتظام خاص
 روز قیام تک ہے یہ دین کا قیام خاص
 حکم خدا کی طرح ہے تیرا کلام خاص

کیا ہوں اس نبی کا زبان پر میں نام خاص
 امید اور سکے رحم سے ہے رات دن بہین
 تشنہ گلو جب آؤں گکا اوس وقت یا نبی
 کیا مرتبہ بلند ہے کیا شان کیا ہے فخر
 اپنے نبی کے رتبے کو پہونچے ہے کوئی بھی
 سن لیجے گوش ہوش سے یہ بات مومنو
 اپنے نبی کا حشر میں ہو گا یقین ہے
 کس منہ سے میں سراؤں کہو تم کو یا نبی
 ہر گز نہیں زوال تیرے دین کو یا نبی
 کیونکر سند پڑیں نہ اعاویش یا نبی

خدمت سے بھول جانا نہ محشر میں یا نبیؐ ہے آپ کا ازل سے یہ سنی غلام خاص

رویت ضا و مجملہ

نہیں دیکھا کہ میں ہنسنے کو نہیں ساقیاں
کہو اب دولت دنیا سے دو کی کس کو ہے خوش
ازل سے آج تک طبری ہے ہر فیض اس شہ کا
کروڑوں دوزخی یکدم میں ہو وین اخل حنت
لیا نام مبارک اک فرشتے نے ہوا مقبول
کیا ہے نقد ایمان سے غنی خلقت کو تو شام
رہائی گنہگار ان کہ ہو ہوتی نہ لے سنی

رویت طامی مہملہ

ہو ار رسولؐ کے عارض پہ خوش جو پیدا خط
ادھر کو مہربوت او دھر کو خط کا ظہور
خدا رپاک پہ تھا آپ کے خط رحیم
خطوط دست مبارک سے یہ تصور تھا
یہ خوش نصیب کہ امت ہیں ہم محمدؐ کی
لکھا رسولؐ کی امت کو امت مرقوم
دو پارہ ہو گیا انگشت کے اشار سے
محقق ایسے شلاشہ پہ کہنچیا خط نسخ
پیام دعوت اسلام جس جگہ پہنچا
غبار بنگیا حیرت سے مذہب کفار
سیاہ کاری امت تراشی جاتی تھی
میرے رسولؐ کا روح القدس پہما نہ سان
جو قتل نامہ شبیر حق نے بہجوا یا

خدا نے بھیجا تھا امت کی مغفرت کا خط
خدا سے ختم رسالت کا مرحلہ تھا خط
خدا نے لکھا تھا یا زلفی یا شفیتہ خط
ہمارے جرم کی قینچی کا ہے نمونہ خط
رکھے ہے اپنی سعادت کا لوح سیا خط
قلم نے لوح زبرجد پہ جب کہ کہنچیا خط
جو کہنچیا ماہ پر حضرتؐ نے معجزے کا خط
شکستہ ہو گیا کیسا راونکے دین کا خط
بدل قبول کیا جس نے کھول دیکھا خط
جو دیکھا آئینہ حق نہا تھا را خط
نبیؐ کے چہرے کا دلاک جب بنا خط
کہ لاکے دیتا تھا ہر بار آشنا کا خط
برائے عاصیان کی تہر جب وہ دیکھا خط

صبا میں دیتا ہوں ہے کچھ نقد جانجھول
خطوط ناجی و ناری کے کہینچے حضرت نے
زیادہ حدادب عرض ہے یہی آقا

ذرا تو شروہ شیرب کا لا کے پہونچا خط
تہا ناجی فرقہ سنی وہ جو تہا پسلا خط
گنہ بخش سنی کے کہینچہ دنیا خط

رویت طامی عجیہ

میرے ایمان اور جانکا ازل سے ہے خدا حافظ
بڑی ہے آرزو مجھ کو کہ دیکھوں روضہ احمد
ڈرومت مومنو بہر گز مہرباں را روز محشر کو
بلا سے ہر دو عالم سے نہیں کچھ خوف ہے بلکہ
سہیں کسواسطے غمگین مدو ہے بلکہ دوطرفہ
قیامت ہوگی جب برپا تو اُس دم اپنی ہمت
کہ لوگو قبر میں اپنا یہ بولو کون ہووے گا
عنایت اپنے خالق کی ذرا دیکھو مسلمانو
خدا طاعت اپنی امت کی ہے کیا منظور احمد
بلا اور غم کے آتے ہی نبی کو یاد کرتے ہیں
نگہبانِ پل صراط اوپر ہمارا کون ہووے گا
نگہبان جیسا دنیا میں ہے عقبی میں بھی ہوگا
پڑھا کر فاسدہ ہر دم نہ کر کچھ خوف اسے سنی

نبی حافظ علی حافظ جناب فاطمہ حافظ
حفاظت سے مینے کو مجھے پہنچائے یا حافظ
معاون ہو کے ہو ویکا رسول کبریا حافظ
ازل سے میری جانکا ہے محمد مصطفیٰ حافظ
خدا حافظ تو ہے اپنا محمد ایک جدا حافظ
محمد مصطفیٰ ہو ویکا از روے عطا حافظ
جناب کبریا کے اور محمد کے سوا حافظ
چار آپ ہو حافظ نبی کو بھی کیس حافظ
کہ ہر سچ و مصیبت میں ہمارا ہو گیا حافظ
وہی ہے اپنا اے لوگو بہر سچ و بلا حافظ
مگر ایک احمد مرسل ہی او سجا ہو ویکا حافظ
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ یہ کیا پیدا ہو حافظ
کہ ہر حالت میں ہیں تیرے نبی صلی علیہ حافظ

رویت عین

ہم سے جدائی کر گئے تم و احمد الوداع
دیدے ہمارے تم ہوے ازنی کہ تم نہ غم ہوے
غم دل کے اندر بہر کچے جیتے ہی جی ہم مر چکے
کرتے ہیں ماتم بار بار پڑ کر بلا میں ہم سدا
پھر کر نہ آئے جو گئے تم جدائی ہو گئے

اک دانع دل پر دہر گئے تم و احمد الوداع
ہمے جدا جسد ہوے تم و احمد الوداع
جسد جدائی کر چلے تم و احمد الوداع
جسد ہوے ہمے جدا تم و احمد الوداع
کیون ہمے رخصت ہو گئے تم و احمد الوداع

ویدا رہی دیکھے نہیں آنکھوں سے ہم شیاہ دین
 روتے ہیں ہم ہر لکیم ہر روز و شب ہم چشم غم
 یک دروین شام و سحر اسجاے ہلکے چھوڑ کر
 تڑپے بے نل ہر روز و شب ہے اسے کیسا غم
 اسوقت تک رہنا تو تھا تا دیکھتے مٹنے آپکا
 غمگین کر کر خلق کو رخصت ہو ہو بیاں جو
 روتے ہیں کس لایم سے ہم نیچے پر کر بام سے
 اب ہلکوائے دہرین دلے ہو غم کے چرین
 دنیا میں بس بیچارگی دے ہلکواں آوارگی
 دنیا سے الفت توڑ کر سنی کو تنہا چھوڑ کر

ہم سے جدا تم ہو چلے ایامہ رمضان الوداع
 تشریف لائی تم نے جب تھا ہیبت حمت سحاب
 تھی کیا ہی برکت آپکی تھی ہیبت حمت آپکی
 صائم تھے سارے مومنین تھے خوش تمام علیین
 تم تھے توتی ایک و شنی سب لپٹے تھی شادی تھنی
 ہر ایک کا دم سر جو اس غم سے بس منہ زرو ہے
 کیسی بُرائی ہو گئی تم سے جب رانی ہو گئی
 جب تم تھے تھا ہر کرم کیسا تھا کچھ فیض اتم
 تہین مسجدین آراستہ ہر اک طرح پر آستہ
 کچھ بھی عبادت پر نظر نہ کی اک لمحہ بھر
 اب زندگی برباد ہے ہر دم تھار ہی پاؤ ہے
 ماتم سے دل پر بیشتر ہے سوختہ میرا جسکر
 ہم سے جدا فی کر چلے داغ جدا فی دہر چلے

اب جاپکے زیر زمین تم و امجد الوداع
 جا کر دئے یہ ہلکے غم تم و امجد الوداع
 باندھے ہو اپنا در گھر تم و امجد الوداع
 جسے ہوے ہو دور اب تم و امجد الوداع
 ہم آسے ٹھہرے ہی نہ اب تم و امجد الوداع
 تھی ایسی کیا جلدی کہو تم و امجد الوداع
 سوتے ہواک آبادم سے تم و امجد الوداع
 خیر اب ملو گے حشر میں تم و امجد الوداع
 رخصت ہوے کیسا رنگی تم و امجد الوداع
 رخصت ہو منہ موڑ کر تم و امجد الوداع

تم جدا فی ہو چلے اسے ماہ رمضان الوداع
 ہیبت اک ماتم ہے اب ایامہ رمضان الوداع
 ہے شاق رخصت آپکی ایامہ رمضان الوداع
 غمگین ہے اب عالمین ایامہ رمضان الوداع
 اب بکھوے سینہ زنی ایامہ رمضان الوداع
 رخصت کا سب کو درد ہے ایامہ رمضان الوداع
 غمگین حشر دانی ہو گئی ایامہ رمضان الوداع
 اب ہم پہ ہلکواں غم ایامہ رمضان الوداع
 اب تم ہوے برخاستہ ایامہ رمضان الوداع
 بس تم سے میں شرمندہ ترا ایامہ رمضان الوداع
 فریاد ہے فریاد ہے ایامہ رمضان الوداع
 ہے یہ جدائی کا ثمر ایامہ رمضان الوداع
 ہم غم کے مارے مر چلے ایامہ رمضان الوداع

اب تو چلے منہ موڑ کر ایسا رمضان الوداع
 افسوس سب ناچار ہیں ایسا رمضان الوداع
 ہم سب کو غم میں چھوڑ کر ایسا رمضان الوداع
 جاتے ہو پھر کیسے کرم ایسا رمضان الوداع
 اب ہم کہاں اور تم کہاں ایسا رمضان الوداع
 کب تک کریں غمخوارگی ایسا رمضان الوداع
 شفقت رکھو ہم پھر بلا ایسا رمضان الوداع
 جانا تمہارا ہو غضب ایسا رمضان الوداع

جیوینگے جب ہم سال بھر آؤ گے جب تم نہ نظر
 جانے کو تم تیار ہیں ہم چشم سے خوبا رہیں
 جاتے ہو تم منہ موڑ کر دنیا سے الفت توڑ کر
 اس غم سے بس کون سے ہیں ہم جتنے ہیں افسوس و مہم
 سہی آپسے ہر دم عیان یکے وقت سونے جہاں
 کیا ہم پہ بے لاجارگی کیسی ہوئی آوارگی
 بھج رہا بھج رہا بھج رہا بھج رہا بھج رہا
 افسوس تم جاتے ہو اب ہر غم سے غمی جان ب

روایت عین

کعبہ اللہ میں کیا لگا ہے چراغ
 حشر میں مجھ کو ہونے کی کا سداغ
 روسیہ کیوں نہ ہو وہ مثل کلاغ
 باغ فردوس میں ہے ہلکوا فراغ
 کیوں نہ ویرانے کا وہ ہو کو نراغ
 نفت احمد کے گل سے خوش ہے داغ
 تحفہ جسم مجھ کو ہوا بلاغ
 جیسا ویرانے میں پھر ہے ہلاغ
 شربت وصل فیجے بھر کے ایاغ
 مجھ کو بستی سے خوش ہے کوہ داغ
 دلین سنی کے لگ گیا ہواغ

علاقہ ہندوستان

بزم عالم میں نہیں ایسا چراغ
 ہے محمد و کیسے کیسا چراغ
 سہی اندھیری گہ نہ پہہ ہوتا چراغ

دل میں ہے عشق مصطفیٰ کا داغ
 ہر کوئی ڈھونڈھتا پھرے والی
 نور دین سے جو کوئی ہو محروم
 دنیا جنت ہے کافروں کے لیے
 باغ دین سے نہ ہو جسے رغبت
 کب تمنا ہے بوے جنت کی
 یا نبیؐ تھے ہے بڑی امید
 تیرا زندہ جو ہے پھرے ایسا
 تشنہ لب ہیں میں سوزا دل سے
 میں جنوں زد ہوں تیرے کا کل کا
 بسکہ بجز نبیؐ کے داغوں سے

ہے محمدؐ فائدہ دین کا چراغ
 بزم عالم میں ہے جسکی روشنی
 محفل عالم میں تم جسا نو یقین

ایسا روشن بھی کہیں دیکھا ہو کہ
 بزم عالم میں ہنووے گا کہو
 دو جہان جس سے منور مومنو
 تیرہ دل روشن ہو جس سے کہی
 شکر کو ہمراہ امت کے یقین
 سب چراغوں کو جس سے روشنی
 روشنی زیر زمین بھی اوسکی ہے
 سیکڑوں دل جس سے روشن ہو
 آخرش ہے سب چراغوں کو وال
 پر تو نور محمد ہے یقین
 دین و دنیا میں تجلی اوسکی ہے
 بان چراغ آتشیں مت جانے
 فیض سے اوس نور حق کے کیا کہوں
 سنی نور بنی کے فیض سے

اے خلک گو مہر ہے تیرا چراغ
 ہو گیا اپنا نئی جیسا چراغ
 تنے ایسا بھی کہیں دیکھا چراغ
 دیکھو یہ فیض کیا بخشا چراغ
 پل کے رستے میں ہی ہو گا چراغ
 جسکو قرآن میں خدا بولا چراغ
 قبر اندر کا ہی کو ہونا چراغ
 نور احمد کا دیا جلوہ چراغ
 یہ رہے جیسا کہ ہے ویسا چراغ
 جسم میں روشن ہے جو نہکا چراغ
 اس طرح کا پہرہ ہو پیدا چراغ
 ہے محمد نور خالق کا چراغ
 رفتہ رفتہ دل ہوا میرا چراغ
 کیون نہ روشن تر ہے تیرا چراغ

رویت فار

یا نبیؐ فرما کیچہ کار شریف
 یا نبیؐ اللہ توقع ہے ہمیں
 یا نبیؐ رحمت کر دے آپ کا
 اوسکو کہوں گا جسکو چیر کر
 اپنی پلکوں سے کروں گا گرد صاف
 اسے خدا اپنے نبی کا ایکسار
 ہوں جدائی میں نبی کی بے قرار
 جان صدیقؐ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

سنی ہے نعلین بردار شریف
 بخشوائے کو ہے اقرار شریف
 رحم سے معمور دبار شریف
 ہاتھ آجاوے جو آثار شریف
 دیکھوں گے قبر پر انوار شریف
 دیکھ لوں میں روئے انوار شریف
 اے صبا لاؤں تو اخبار شریف
 ہیں یہی احمدؓ کے عموں شریف

<p>ہین مقدس سارے نصرا شریف نیک تہی سب طرح واطوار شریف تہا ہنہاں سب اسمیں امر شریف کہل گئے جو وقت انوار شریف</p>	<p>ق کیا بزرگی انکی عزت کیا کہوں کیا کہوں میں یا محمد آپ کے سینہ پر نور گنج راز حق دو جہاں روشن ہوئے یکبارگی دو اس سنی کی دینا یا نبی</p>
<p>اویگا جسد مہر کار شریف</p>	

زولیف قاف

<p>یا نبی صل علی ہوں میں تہا را مشتاق از دل و جان بجاالت شدم آقا مشتاق دل میرا اور کیا کہیں عاشا مشتاق راہ پلکوں سے کروں صاف ہوں بیاشتاق آب دیدار دکھا دو کہ ہے دیدار مشتاق دل میرا آپ کا رہتا ہے ہمیشہ مشتاق عاصیان بیٹھے ہیں سب ہو کے سراشتاق عاشا اللہ نبی کا جو نہ ہو تا مشتاق بند و بند کھڑا ہے سہی بالاشتاق ہے گلستان میں نہایت ہی نفیشتاق خون بدل داغ جگر کہا کے ہے لا اشتاق جان بلب تڑپے ہے بولیل شیاشتاق جز محمد کے کیا کہیں اصلاشتاق</p>	<p>حاشا نہ نہیں دل ہے کسی کا مشتاق از رہ لطف و کریم روئے مبارک بنا اشتیاق اس دل مشتاق کو تیرا ہے مدام آپ کے آنے کی سن پاؤں خبر گرفت شوق دیدار نہایت ہے تہا را مجھ کو اپنی خدمت میں مجھے آپ بلانا حضرت آپ کے آنے کے لئے شافع و حاجی مرم ہر پیہر کہو ہوتا نہ خدا کا مقبول آپ کے قدم مبارک کا چمن میں یا شاہ عزیزین زلف محمد پہ تصدق ہونے صدقے ہو نیکو لب لعل و گل عارض پر آکے بتلا دو گل روئے مبارک کو شتاب دل سیرا دراز دل سے تو سمجھ لے سنی</p>
--	---

در شان حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

<p>دافع کفر و قتل زندیق شان ابو بکر خاص البتقدیق</p>	<p>بادی دین ہم صراط و ستیق ثانی دشمنان و اذہا فی العار</p>
--	--

افضل الخلق بعد پیغمبر	صادق الصدق والوفاء تحقیق
مولوے بحر صدق و عالی گہر	معدن حسن خلق و طفت خلایق
وارث الانبیاء عالی مقام	مقتداے جہان بہ نیک طریق
صاحب دین جلیفہ اول	گماہ بگاہ یار و غار و رشتیق
حامی سنی شافع محشر	خیر سالار انبیا صدیق
خیر احمد ابا بکر صدیق	ہے مجھ ابا بکر صدیق
صاحب زہد و صاحب تقوی	اپنا ارشد ابا بکر صدیق
حق نے تعریف کی ہے قرآن میں	شان امجد ابا بکر صدیق
غاریں ساتھ تھے محمد کے	یار ارشد ابا بکر صدیق
صادق و کامل و رشتیق نبی	صاف بے کد ابا بکر صدیق
مشرکوں کے تمام ملت کو	کرو یا رد ابا بکر صدیق
مقتدا ہے تمام عالم کا	اپنا سید ابا بکر صدیق
دل میں رکھتا تھا اپنے احمد سے	عشق بے حد ابا بکر صدیق
اکفر کا تھا مدام اے سنی	دشمن شد ابا بکر صدیق

روایت کا ف تازی

حکم رب سے پیدا ہو کر آب و آتش باد و خاک	ہیں نبی کے حکم اندر آب و آتش باد و خاک
ہیں مخالف ایک سے ایک پر عدل احمد سے	متفق ہیں جسم اندر آب و آتش باد و خاک
فیض احمد کا سبب ہے جسم میں ہیں متفق	ہیں مخالف دیکھو اظہار آب و آتش باد و خاک
نور احمد جان ہے جب تک ہو جان تابع ہیں	ورنہ باغی ہیں یہ اکثر آب و آتش باد و خاک
چار سرکش ایک جا ہیں فضل احمد کے سبب	کیا ملاوے کوئی دیگر آب و آتش باد و خاک
یہ سبب ہے فیض احمد کا خدا کے فضل سے	ہو گئے ہیں وقف ہم پر آب و آتش باد و خاک
ایک جا کر خدا نے جسم اندر کر دیا	تابع حکم پیغمبر آب و آتش باد و خاک
کیا عنایت ہے خدا کی ہم کو احمد کے سبب	ہو تے ہیں ہر جا میں سر آب و آتش باد و خاک

فیض احمد کا سب سے جسم میں ہیں ایک جا
کر ابھی سے یاد اٹھ کر کیا کرے اس وقت تو
ہیں میر فضل احمد سے ہیں یہ ہر چہا ر
انور احمد کو ابھی سے پہر کرے کیا سنیا
عشق احمد میں اگر ہوں مل قیاب کی خاک
طوطیا جان کے آنکھوں میں اس سے کہہ لیا
روضہ جنت فردوس کی ہے خاص غیر
قدسیان ملتے ہیں اس خاک پہ آداب سے
آبرو و مشرمن ہے کیوں نہ ملوں میں نہ پر
سر نہ ویدہ تجت ش ہے دینے کا غبار
معتقد ہوں کہ میرا دیدہ دل ہو روشن
سوزش غم سے ترے سخت جگر کو چھو کوں
مرضطرب ہوں کہ گردن خاک دینے میں مگر
آتش ہجر نے کیا پہونک دیا ہے مجھ کو
دور نہ دیکھا تیرا غفلت سے تو ہو گیا مال
خاک تشنہ پر بس میرے ذرا ابر کرم
اکفن سنی میں کہ دو ستون کچھ با سے خمیر

ور نہ ہوں کیجا سے کیونکر آج آتش باد و خاک
جب جدا ہو ویسے کیسے آج آتش باد و خاک
یہ ہر ایک لغت سے بہتر آج آتش باد و خاک
جبکہ ہو باد و رنگے آج آتش باد و خاک
مس عصیان کو ہو اسیس یہ سیاب کی خاک
مجھ کو مل جاتی جو تیرے دور اصحاب کی خاک
اسے شہ عالم کونین تیرے باب کی خاک
خاک تو ہے تیرے دور کی ہے آداب کی خاک
آب کی خاک دینے کی بڑی تاب کی خاک
جہوٹھ سمجھے تو پڑے ویدہ کذاب کی خاک
منہ میں پڑ جاے میرے گرتیرے مبتلا کی خاک
کام پہر آسے گی اس کو ہر نایاب کی خاک
ہے نہ اس خاک کے لائق تن قیاب کی خاک
جلگیا خانہ رستی ہو فی اسباب کی خاک
تیرے زواروں کی اس ویدہ پر خواب کی خاک
وہو پ کالی میں طلبگار رہے آج کی خاک
لا کے رکھ دیجیے اس ووضہ شاداب کی خاک

یا نبی مصطفیٰ سلام علیک
یا غیثم العطا سلام علیک
دور کر دل سے تو نے سب غم کو
تجھ سے امید ہے قوی ہم کو
وے کلید شفاعت عظمیٰ
رب نے تجھ کو شفیع کر کے کہا

سید الانبیا سلام علیک
الفصل علی سلام علیک
راہ سیدھی تباہی عالم کو
یا امام السدی سلام علیک
حق نے خازن کیا شفاعت کا
یا شفیع الوری سلام علیک

کیون نہ را حم رہے بہر دوسرا
 مجھ کو رحمت سے دور مت کرنا
 کیا رسائی تھی ذات والا میں
 کہتے تھے سب ملائے اعلیٰ میں
 ہر سخن میں میرے بلاغت دو
 تاکرون مدح میں فصاحت دو
 رتبہ اعلیٰ تیرا ہے با حرمت
 ہو بزرگی مجھے بعد رتبہ
 کر کے آسان میری مشکل کو
 اور کرنا صفا میرے دل کو
 بہر فضل ذات حق یا رسول
 مجھ کو دکھلا دو صورت مقبول
 شرم و غیرت سے میں ہوں اسجا
 فضل سے بخش دے مجھے رتبہ
 جان کنڈن کی جبکہ آوے بلا
 قبر کی بھی بلا سے دینا رہا
 نار و مزخ سے دیکھ نہ ہو ہلکو
 ہم غریب کو امن میں رکھو
 کیا شرافت تھی ذات اکرم میں
 مجھ کو بھی شرف ہو دو عالم میں
 دن شفاعت کے یا شفیع اہم
 بھڑتا ہوں ذات با وفا کا دم
 دن قیامت کے ہو خدا قاضی

رحمتہ العالمین رب نے کہا
 رحمت کبریا سلام علیک
 پہنچا جب قرب حق تعالیٰ میں
 ابلاغ ابلغ سلام علیک
 شعر میں میرے اب لطافت دو
 افصح الفصحا سلام علیک
 حق نے بخشی ہے کیسی کچھ عزت
 از کی الاز کیا سلام علیک
 مجھ کو پہنچا دے میری منزل کو
 اصغی الاصفیا سلام علیک
 مدعا میرے دل کا ہو حصول
 یا مجیب اللقا سلام علیک
 مرتے دم مجھ سے ہوا داکلمہ
 افضل الانبیاء سلام علیک
 دفع کر دے اوے بفضل عطا
 دفع ہر بلا سلام علیک
 آوے آفت تو دور جلد ہی ہو
 ما من الغر با سلام علیک
 جس سے ہے شرف عرش عظیم میں
 اشرف الشرفا سلام علیک
 ہلکو ہر گز نہ بھولنا اوس دم
 اے شہ با وفا سلام علیک
 تجھ کو نائب کرے بعد راضی

بخشودا میرے گنہ ماضی دن ضلالت کا ہو گیا ہے وطن گورنار یک تربہی ہو روشن	یا ایدین خدا سلام علیک روشنی بخشو اسکو جون درپن یا سراج الہدی سلام علیک
ہے یہی مدعا میرا سنی جا کے روضہ مین بولو گناہی	کر تیر کرے خدا سنی یا رسول خدا سلام علیک

ولہ

یا شفیع الورا السلام علیک السلام علیک السلام علیک اتقی الا تقیا السلام علیک السلام علیک السلام علیک یا رسول خدا السلام علیک السلام علیک السلام علیک صاحب منصبی السلام علیک السلام علیک السلام علیک شافع المذنبین السلام علیک السلام علیک السلام علیک باعث کائنات السلام علیک السلام علیک السلام علیک یا نبی مدوحی السلام علیک السلام علیک السلام علیک راحم مومنان السلام علیک السلام علیک السلام علیک حامی عاصیان السلام علیک	یا امام الہد علی السلام علیک یا نبی مصطفی السلام علیک رحمت کبریا السلام علیک افضل الانبیاء السلام علیک ازکی الازکیا السلام علیک اصفی الاصفیاء السلام علیک وسے مہ شیر فی السلام علیک یا حیات النبی السلام علیک احسن الحسنین السلام علیک رحمۃ العالمین السلام علیک صاحب موجودات السلام علیک شاہ والاصفات السلام علیک مقبل الصمدی السلام علیک اکرم الامجری السلام علیک دافع شرکان السلام علیک ہادی گمربان السلام علیک صاحب انفس جان السلام علیک
---	--

السلام علیک السلام علیک	السلام علیک السلام علیک
شاہ والا صفت اسلام علیک	شاہ فدی منزلت اسلام علیک
السلام علیک السلام علیک	صاحب المرتبت السلام علیک
اے شہر مسلمان اسلام علیک	اے نبی زمان اسلام علیک
السلام علیک السلام علیک	سنی گوید بجان السلام علیک
یا شیخ العور اسلام علیک	یا امام الہدی سلام علیک
رحمۃ العالمین شہری برحق	یا نبی امصطفیٰ سلام علیک
اشرف الشرف اسلام علیک	رحمت کبریٰ سلام علیک
از ہمہ انبیاء شہری فاضل	افضل الانبیاء سلام علیک
یا رسول حق اسلام علیک	از کی الازکیا سلام علیک
مدعاے من از حق را جلی	یا مجیب الدعاء سلام علیک
صاحب منصبی سلام علیک	وے مہ یشرفی سلام علیک
کشتہ عشق را کئے زندہ	یا حیات النبی سلام علیک
شافع المذنبین سلام علیک	احسن المحنین سلام علیک
رحم کن بر من غریب نگہ	رحمت العالمین سلام علیک
اے شہر ذوالکرم سلام علیک	شاہ فضل و نعم سلام علیک
این دل تیرہ تر شود روشن	نور ذات قدم سلام علیک
اکرم الامجدی سلام علیک	مقبل سہرمدی سلام علیک
از سر بر راز حق کئے آگاہ	یا نبی مرشدی سلام علیک
راحم مومنان سلام علیک	دافع کافران سلام علیک
راہ دین را یقین بنماید	باودی گمراہان سلام علیک
صاحب انس و جان سلام علیک	شاہ کون و مکان سلام علیک
از بر اے تو حلق عالم شہ	اے شہر دو جہان سلام علیک

اے کریم الصفت سلام علیک
رتبہ من رسان بان منزل
اے شہ مرسلان سلام علیک

سنی ہر باد و میس کوید

تھے جو اصحاب نبی عالمی ہم چارون ایک
یعنے بوکرہ و عشر حضرت عثمان غنی علیہ
شہرہ صدق و جیا عدل و شجاعت ہیں تھے
ساتھ حضرت کے وفاداری میں یوں تھے تھے
مذہب و ملت و دین و رد اسلام پر تھے
حالت پر وے فراتے تھے ہر شام و صبح
ظاہر و باطن و اعلانی و مخفی میں تھے
عزت و عظمت و حرمت میں بزرگی میں تھے
صبح کو شام کو ہر وقت ہر ایک حالت میں
خنجر و تیغ و تبر نیزہ اسلام سے تھے
بت شکن بت شکن و بت کش و ناصر بنم
سنی و حسرت و مسلم حنفی اب یا بنے
عدن میں خلد میں یا جنت و فردوس میں بان
فخر و جاہ و قدر و رتبے میں ہیں اسی سنی

شاہ فدی منزلت سلام علیک
صاحب المرتبت سلام علیک
وے نبی زمان سلام علیک

اے شہ انور جان سلام علیک

راہ اندین رکھتے تھے قدم چارون ایک
تھے یقین و اوقت اسرار قدم چارون ایک
عز و شرف و عرب و باعجم چارون ایک
راحت و محنت و بار بخش و غم چارون ایک
قائم و محکم و مضبوط و ہم چارون ایک
بخشش و فیض و تم فضل و کرم چارون ایک
خصلت و خوبے باخلاق و شیم چارون ایک
ہمسر و ہمد و ہم نفس و دم چارون ایک
و مبدم بھرتے تھے احمد ہی کا دم چارون ایک
ناصر و قاهر و فاتح و ناصر چارون ایک
تھے بقہر و غصب و خشم اتم چارون ایک
عرض کرتے ہیں یہ اللہ کی قسم چارون ایک
آپ کے سائے تلے ہو رہیں ہم چارون ایک
عرش و کرسی و مینہ و حرم چارون ایک

رویت لام

جمع عید مومنان ہے نور و مذاں رسول
مہر و رہ ہیں پر نور خضار تابان رسول
کس طرح صید شفاعت ہو نہ قربان رسول
بلکہ وہاں تغلیں چھوڑی دیکھیں شان رسول

شرق ماہ فضل ہے چاک گریبان رسول
نور کی صورت ہے تاب سلاک مذاں رسول
قوس ابر و جلہ منزل الذی سے گوشہ گیر
پر نہ مارے عقل گل جس جاشیمن کر لیا

مومنو کیا کم ہے تمکو فضل سے اللہ کے
ہیں صحابہ اور بھی باصدق و باعز و قوا
ہیں ابابکر و عمر عثمان و خیدر پاک ذات
و جہان اک جسم ہے اربع عناصر چار یہ
دین حق اک شایانہ چار ہم یہ چار ہیں
انے جو باغی ہوا ہے باغی باغ نے

خوش نہیں آتا ہو اسنی مجھے ظل ہا

مجھ کو آیا کہنا جب نام رسول
کلمہ و روزہ نماز و حج از کوۃ
جو مواتش نہ نبی کی یاد میں
کیا بزرگی کیسی عزت دیکھیے
تاج فرمان رہو جنت میں لو
حق نے عزت جسکی کی معراج میں
گوش دل سے مومنو سن لیجیے
کوشش دین اور دعا مرست لیے
ذات اقدس رحمۃ للعالمین
ہر دو عالم تاج فرمان ہوئے
امر و نہی حق کے تم تاج رہو
کیسا رتبہ کیسی عزت کیسی شان
رذرا دل سے ہوا شمی کا دل

سید ابراہیم ہوسل علی یار رسول
رونق اسلامیان حامی کل مثنویان
وعدہ بخشش کیا ہکو بھر و سا ہوا

ہے کشادہ سفرۃ نعمائے الوان رسول
خاص انہیں چار ہمیں یہ چار یاران رسول
او نہیں دو واما وہیں اور وہیں خسران رسول
روح اسکی پر تو انوار المعانی رسول
شمع اسکی ذات پاک نور افشان رسول
بلکہ ہے وہ قاتل اشجار بستان رسول

شاہی عالم ہو زیرِ ظل و امان رسول

ہو گئے سب فرض حکام رسول
مومنون کو ہے یہ انعام رسول
پیوے گا جنت میں ہ جام رسول
ہو گیا عرش حسد ابام رسول
نعمت انواع و اقسام رسول
کیا لکھوں اسرا زوا کرام رسول
حق کا ہے پیغام پیغام رسول
کام کیا تھا تھا یہی کام رسول
سب پر ہے بخشش عالم رسول
جب ہوا اکبر اعلام رسول
ہے یہی ایمان و اسلام رسول
سب کے ہیں مخدوم خدام رسول

بندہ ہے و ہم و دام رسول
سرور احرار ہوسل علی یار رسول
دین کے تختہ راس ہوسل علی یار رسول
صادق الاقرار ہوسل علی یار رسول

قبرین جب طبعاً و تکلیف سے گمراہ ہو گیا
ہو عین مریض گنہگار ہو شہ دوسرا
آپ ہو نور خدا لوثِ حدیث سے جدا
آپ سے اسلام ہو آپ سے ہی کام ہے
میں ہوں اسیر گناہ آشفاعتِ پنا
کیون نہ ہوشاہ کرم آپ شفیع الامر
خاتم کل انبیاء و امراء خدا
رفیقِ دین متین آپ شہنشاہِ دین
امتِ عاصی کے آپ قوتِ عنا
آپ ہوشہ دین کے سنی عکین کے

جنے کی روضہ اقدس کی زیارت حاصل
تنگدستی کے بہانے سے عبادتِ مت چھوڑ
رنج و آلام و مصیبت ہے نہ مانے میں مگر
کوئی بات سے ہم ہو دینِ سعادت پیرا
دنِ قیامت کے میسر ہو او سے عیشِ سرور
یہ فقط یا ورے قسمتِ مسعود ہوئی
مقتدا ہر دو جہان کا ہے رسولِ ابرار
آپ کے صدق پہ اے مجاہدِ صادق ہند
شرع پر آپ کی فرزندِ عشر نے مارا
زندگی میں رہا عثمان بن بعد شرمِ حیا
شیر سے شیر خدانے ہے لیا سلمان کو
شاہزادوں نے اطاعت میں جب کا کر سکر کو
الغرض واسطے آپ ہی کے ہر اک رتبہ تھا

تم ہی مددگار ہو صلّ علیہ یا رسول
شاہ فی باری ہو صلّ علیہ یا رسول
طاہر و اطہار ہو صلّ علیہ یا رسول
دین کے سردار ہو صلّ علیہ یا رسول
رحم گنہگار ہو صلّ علیہ یا رسول
ہمپہ کرم بار ہو صلّ علیہ یا رسول
واقفِ اسرار ہو صلّ علیہ یا رسول
قاتلِ کفار ہو صلّ علیہ یا رسول
آپ خبردار ہو صلّ علیہ یا رسول

صلّ علیہ

دافعِ اوبار ہو صلّ علیہ یا رسول
اوسکو بچھ کر کیون نہ ہو حضرت کی شفاعت حاصل
فضلِ احمد سے تجھے ہوگی فراغت حاصل
کارِ کچھہ ایسا بن آوے کہ ہو راحت حاصل
ساری حضرت کے قدم سے سعادت حاصل
جنے حضرت کا کیا جشنِ ولادت حاصل
ورنہ کس دے ہو اس میں کی اطاعت حاصل
انبیاء و ان کی ہوئی جسکو امامت حاصل
کی ہے صدیق نے با صدقِ صداقت حاصل
اوسنے کی کیسی خلافت میں عدالت حاصل
کی خلافت میں حمیت کی خلافت حاصل
کی ہے یہ آگے ولادت کی شجاعت حاصل
فضلِ اشد سے کیا تختِ شہادت حاصل
جو بتِ دیج ہر اک کو بسعادت حاصل

آپ کی نفی سے ہو جائے فصاحت حاصل
مرنے دم ہوئے اور یہ جہنم شہادت حاصل
پھر تو گلشن یہ خزان کے ہے حوالے بلبل
گل مقصود اسی سیرین پالے بلبل
گل معنی یہ گلستان سے اوٹھا لے بلبل
پھر تو جنت سے سچے کون کمالے بلبل
آشیان شاخ پہ طوبی کے بنالے بلبل
ورنہ پڑ جائینگے دل پر تیرے چھالے بلبل
کون سنتا ہے وہاں پھر ترے نالے بلبل
دل میں ہوا وس گل وحدت کی بسالے بلبل
پردہ غفلت کا ذرا دل سے اٹھالے بلبل
رنگ وس گل کا ہر اک رنگ میں پالے بلبل
دیدے گل کی ترقی تازگی پالے بلبل
نیک بختی اسی گلشن میں کمالے بلبل
اوڑ گئے ایسے بہت بولنے والے بلبل
بولی اپنی یہ گلستان میں نہ پالے بلبل
اگر کوئی پالے تو اس طور سے پالے بلبل

آرزو سنی کی ہے اب یہ توضیح افصحا
عرض ہوئی کی مقبول مقبول خدا
تازہ ہے ملک چمنستان کی ہوا لے بلبل
اس چمن کا چمن آرا ہے رسول ابرار
ہے صفت ذات کی اس گلشن کثرت سے
دوستی رکھ چمن آرا سے جہان کی دہن
سیر کر گلشن وحدت کے تصور میں یہاں
آتش گل سے یہاں کر گل آتش کا خیال
عشق میں گلشن عقیقی کے یہاں کر لے فغان
بسکہ پھولے نہ سائیکسی خوشی سے اسجا
عین عینی سے نظر کر کہ یہاں اور ہے سیر
سیر وحدت کی اسی گلشن کثرت میں ہے
خار کو دیکھ کے رہ یاو میں تو تیز زبان
ہو غر لحوان نبی صل علی ہر گل پر
بولیاں بول کچھ ایسی کہ خدا کو خوش آئیں
بولی اللہ سے وہاں فالو بلبل کی بولی
مخ خوانی میں دل سنی ہزارا ہے کہو

روایت میم

السلام اے رحم عالم اسلام	السلام اے ذات اکرم اسلام
السلام اے شرف دینی اسلام	السلام اے نور عینی اسلام
السلام اے عالمی رتبت اسلام	السلام اے نور عزت اسلام
السلام اے فخر بطحہ اسلام	السلام اے شاہ والا اسلام
السلام اے شمع عالم اسلام	السلام اے نور عظم اسلام

السلام اے عالمی گوہر السلام
 السلام اے نور و حدت السلام
 السلام اے نور ذات کبریا
 السلام اے شافع کل مذنبین
 السلام اے مصدر رحم خدا
 السلام اے احمد عالمی جناب
 السلام اے مخزن فخر و سخا
 السلام اے نور شمس کائنات
 السلام اے باعث ہر دو جہاں
 السلام اے مہبط روح الامین
 السلام اے جوہر کان یقین
 السلام اے صدر آراء جہاں
 السلام اے نور رب لایزال

السلام اے نور حق لا حد السلام

السلام اے ذات اطہر السلام
 السلام اے ماہ کثرت السلام
 السلام اے رونق ہر دوسرا
 السلام اے رحمۃ للعالمین
 السلام اے معدن علم و حیا
 السلام اے شافع رفر حساب
 السلام اے شافع رفر جزا
 السلام اے سید والا صفات
 السلام اے مقبل کون مہکان
 السلام اے نور رب العالمین
 السلام اے گوہر دریائے دین
 السلام اے افضل کون و مہکان
 السلام اے معدن فضل و کمال

السلام از سنی بر تو صد سلام

معدن فضل و کرم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 منبع فیض اتم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 اوسکا ہی ہے سب جلوہ کرم کیون نہ کہونین زبان سے ہر دم
 جلوہ نور و کرم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 کا ہیکہ و گیر و سیدہ لوگو بہر شفاعت بخشہ ہر کس
 بس ہے شفیع الامم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 نقد شفاعت ہے عام ہر دم پر مومنوا و سکوکہ ہر مقرر
 محض ذن فیض و نعم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 صاحب نصف نبیان عدل سے جسکے ستم گریزان

دافع ظلم و ستم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 وصف مقدس کروں میں کیا کیا تم نے بر صفت دین تین کا
 عرش پہ گاڑا علم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 کیا کہوں تیری شناسے والا ہو گیا اشرف عرش سے اعلیٰ
 پہونچا جو تیرا دم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 پائی ہے زینت تمام باہم ہو گئے آباد بکہ یکدم
 تم سے عرب اور عجم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 کعبہ میں جو بت تھے او کو و اللہ زور ربوت سے سب کو ناگاہ
 کر دیئے تم نے عدم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 لوٹ محدث سے بری ہے احمد بیٹھی نہ کبھی جسم امجد
 پاک ہے رب کی قسم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 یا محمد ہے دم کو فرحت نو کر محمد ہے دل کو راحت
 بولوں نہ کیوں دم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 راحم عالم شفیع امت باعث خلقت کریم خلقت
 حامی اور حمت شیم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم
 یا دینی ہے بجان سنی کیوں ہنوا صفت زبان سنی
 حشر کا دھو والا عنہم محمد صلی علیہ و آلہ و سلم

و لہ

یا رسول خدا شد از من و سوا سے منفرد ہستی کون و نشا
 مجھے یاد تہا رہی ہے صبح و مسابہ خدا کی قسم ہو خدا کی قسم
 ہوئی زندگی بار تہا رہے سوا ہے کسی بھی طرح سے نہ صبر ذرا
 کرو یا تو آتا ہوں سر سے چلا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
 اے شریف جہان معالیٰ نسب میں کینہ صفت ہوں گنہ گار سب

مجھے دیکھو نہ آپ بچشم غضب کہ ہو آپ رحیم یہ خلق پہ سب
بھلا کیا میں نہیں ہوں بخلقت رب کرو رحم جو مجھ پہ کیا عجب
مجھے آپ کی ذات کا ٹیکہ ہے اب ہے خدا کی قسم ہو خدا کی قسم
اے حمید محمد اے لاکھوں جلیل الصفات بذات محمد
ہو اتم سے ظہور صفات احد ہوئی آشنا خلق بذات محمد
ہوا مجھ پہ ہے غلبہ نفس ہشاد کرو ایسی مدد کہ وہ ہو رہے رو
ہے تمہاری تور و زازل سے مدد ہو خدا کی قسم ہو خدا کی قسم
اے کریم ملائک جن و بشر تری کس پہ نہیں ہے کرم کی نظر
ملے تیرے کرم سے فرشتے کو پر تیرا سب پہ کرم ہے شام و سحر
رہے بندہ نوازی و فضل سے گریہ غلام کمینہ کے دست مہر
تو کسی بھی طرح کا نہوٹے خطر ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ملا عشق کو پائون سے تیرے شرف تو ہو لولو جو تیر خدا کا صند
میرا تہہ کمینہ ہے کم زخارف ہونگا کرم ذرا میری طرف
بطیفیل شجاعت شاہ نجف میرا تیر و عسا جو لگے بہر
تو بجاؤنگا عالم بالا پہ و ف ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے مدرس علم معانی نق ہوے تم سے ہزاروں سہا کے ورق
شب روز ہو مجھ کو تمہارا سبق ہے تمہاری جدائی سے دل پر
کیا کز لاک غم نے کیلجے کو شوق میرے اشک بنے ہیں بیک شوق
لعل و مرجان سے سینہ کا پر ہے طبق ہو خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
گئے ایسے زمین سے فلک پہ الگ لگے جلد نہ ایسی پلک سے ملک
یہ رسائی تمہاری ہوئی بفلک و بان ہے فلک و بان ہے ملک
و بان نور تمہارا گیا جو چک بیان آگیا منہ پہ ہمارے نمک
یہ سبب کہ ہماری کی تم نے لک ہو خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم و دو عالم و نور قدس دم تہین حق نے بنایا شفیع احم
 نین خاص کسی پہ تمہارا کرم ہوا عام خدائی پر فیض اتم
 جیسے زندگی بچ ہے یاد بہم دم نزع میں ہو تو تمہارا ہودم
 کہ ہے بالاتمہارے کرم کا علم ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
 اے کریم و رحیم و شفیع جہاں ہمیں خلق خدا کے ہو رحم رسان
 کرو حق صفت تمہارا لیں کیسا بیان سپر مہنہ میں نہیں ہے کچھ ایسی زبان
 ہے رسائی تمہاری کہاں سے کہاں کہ نہ جاسکا روح قدس بھی ہاں
 ہے ہمارا تو پست یہ وہم و گمان ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
 تیرے تازی کا نعل ہلال مبین تیرے قصر کا زینہ ہے عشق تیرا
 وہ مکان علی کا ہوا تو ملکین نہ فلک ہے وہاں نہ وہاں ہے زمین
 تو سریر خدائی کا صدر نشین تیری گرد کو پہونچے نہ روح امین
 تیرا مرتبہ کوئی نبی کو نہیں ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
 ہوے تم ہی کد یور باغ زمیں ہوئی تم سے ہی ساری بہار چمن
 قدس روح سے ہے زینت سر و دامن رو سے جلوہ مہر سائے کہن
 لب لعل سے رونق لعل میں ہے شنائے مجلی سے آب دہن
 ہے صفات معلیٰ سے لطف سخن ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
 یہاں سنی تو خوب ادب سے سنبھل یہ ہے وصف محمد عالی محل
 شہ نیک خصال و فخر زسل ہوا جبکہ وہ پید اسعید ازل
 ہووے بچ نخوت مست متصل جو وہ نام زبان سے جائے نکل
 نور ہائی میں تیرے پڑے ناظر ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
 بھلا سنی تو کیوں ہے بحال تباہ تجھے فکر یہ کیسی ہے شام و چچا
 یہ سبب کہ ہیں تیرے زیادہ گناہ ہوا نامہ عمل کا تمام سیاہ
 تیرا شامل حال ہے فضل کہ ہیں رسول خدا تیرے پشت و پناہ

جو معاصی ہے او سپہ ہے او کی نگاہ ہو خدا کی قسم ہو خدا کی قسم

روایت نون

ذکر نعت شہ خوبان کو پھر اٹھا کروں
ایک ہی ایسا ہے تم سے مرادہ دل نہ لاکروں
چرخ ہنم کو تصور سے بزرگ پا کروں
صورت لاؤ میکہ عالم کو دم میں لا کروں
بول بالا اپنا اندر عالم بالا کروں
سورہ والشمس کی تفسیر کو دیکھا کروں
اے شہ خیل رسل میں وصف تیر کیا کروں
اشک چشم دل کو رشک لولو سے لا لاکروں
تیری ابرو دیکھ لوں گردیدہ دل اگر کروں
دیدہ دل تیری جانب اے شہ لطیف کروں
نور کا تیرے نظارہ اے شہ والا کروں
تیرے جلوے سے جلا کر دلوں سر نہ کروں

دل میں اپنے سیر سجان الہی ہر کروں

مگر چشم جہان کا تو تیا ہوں
مگر دامن سے حضرت کے لگا ہوں
خدا کے آشنا کا آشنا ہوں
شفیع شتر تھو جانتا ہوں
تھا ایک ہی دل وہ تھو دھوکا ہوں
عنیدوں پر ظفر میں چاہتا ہوں
رسول اللہ تھا رآ آشنا ہوں
بھلا فرا کو کیا متے جدا ہوں

کاتب تقدیر کا پہلے فلم سپا کروں
میں تصور دل میں گرا اپنے مسیحا کا کروں
گر خیال پاے بوس شاہ اوادنی کروں
اوسکے گر چاک گریبان کا میں اندیشہ کروں
حتی الامکان اوسکا گرو صف قدیر عنا کروں
سب خط و خال عارض کے تصور میں ام
بعد اپنے دی بزرگی تجھ کو ہی اللہ نے
صورت و انجم دندان کر تیرے آجائیں
کیا کروں میں رویت ماہ دو عید ایاہ دین
کعبۃ اللہ کی طرف رخ پشت سوے دو جہاں
گر زامن نور اللہ پڑھکے ہر شے دیکھ لوں
برق نور حق سے جلا کر طور سر نہ ہو گیا

دیکھ لوں اے سنی اگر نور خدا کی روشنی

اگر دین خاک راہ مصطفیٰ ہوں
اگر چہ میں غبار خاک پا ہوں
مجھے کچھ جانتے ہی ہو میں کیا ہوں
رسول اللہ گنہ میں مبتلا ہوں
کہاں ہے اور دل جو او چاہوں
مگر یا مصطفیٰ بیدست و پا ہوں
جباب موج دریا سے فنا ہوں
اگر دریا ہو تم میں ٹلبہ ہوں

لعل اللہ علیہ السلام

بہتین سے خاک ہو بین خاک کا ہون
 اگر مین ہو فایا باو فاہون
 خدا کے نور تم مین نور کس کا
 ہوئے تم شمع مین پروانہ کس کا
 ہوئے تم شمس مین ذرہ ہون کس کا
 ہوئے تم گل تو مین ہون نار حضرت
 گل گلزار وحدت آپ کی ذات
 خدا تو ذات ہے اسکی صفت آپ
 نہ ہوتے آپ تو مین بھی نہ ہوتا
 بہتین تو مجھ کو اس سہتی مین لائے
 مجھے گر لاکھ چھٹکوں گے محمد
 خدا کیا تھا خدا جانے محمد
 برے اعمال کو میرے نہ دیکھو
 یقین تم رحمت للعالمین ہو
 تمہارے عشق کے شعلے سے حضرت
 نگاہ فیض سے آپ ہی خریدو
 خدا جس جا ہے او سجا آپ بھی ہو
 تمہارا ہون مین سنی محمد

بہر صورت بہتین سے مین بنا ہون
 کچھ ہی سمجھو مین فدوی آپ کا ہون
 تمہارے نور سے پیدا ہوا ہون
 تمہاری ہی تجلی پر بسلا ہون
 تمہارے نور سے جلوہ نما ہون
 مگر مین خار کب گل سے جدا ہون
 اسی گلشن کا بلبل اے صبا ہون
 صفت سے آپ کی ظاہر ہوا ہون
 ہوئے جب آپ تو مین بھی ہوا ہون
 تنہا آگے مین کہاں اب کون جا ہون
 مین دامن آپ کا کب چھوڑتا ہون
 خدا کوستے مین چہاں تا ہون
 بُرا ہون یا بھلا ہون آپ کا ہون
 مین عالم مین نہیں کیا مصطفیٰ ہون
 جلا کر دل کو مین سرمہ کیا ہون
 مین اپنے دل کو حضرت بیچتا ہون
 دلیل او سیر مین کلمے کی رکھا ہون
 تمہارا ہو کے حاجت کس سے چاہ ہون

ستمع رحمت تو ہوا اور مین تیرا پروانہ ہون
 ایک جرمہ مے مجھے مین طالب پیمانہ ہون
 رحمت کچھ کیجیے بے آب ہون بے دانہ ہون
 آشنا تجھ سے ہوا اپنے سے مین بیگانہ ہون
 اے لیکن عرش مین آوارہ و بے خانہ ہون

یا نبی روز راز دل سے مین تیرا دیوانہ ہون
 میکدے سے رحم کے اے ساقی رحم خدا
 فیض کے چشمے سے اور خونِ کرم سے لہجی
 نفی اور اثبات مین یہ شے ہوئی مجھ کو حصول
 فضا علی کے تہ دیوار مجھ کو و جب کہ

اس خمارِ حُب و نیا سے مجھے اٹھکا رہے
محبوبیت پہتی سے بالکل ہو گئی اسے مومنو
گفتگو دنیا کی کرنی صرف باوانی ہے
سہم سے تیر شرہ کے کفر کا ٹکڑے جگر
در و عصبیان کو شفا ذکر شفیع المذنبین
نعمت ایمان و نقد دین سے ہونہیں ہر فرد
ہو نصیب آبادی شیرِ بطنیل مصطفیٰ

عشق دنیا سے بری ہوں پر نبی پر سنی
مصطفیٰ خاک سے دہلیز کے کیا کرتے ہیں
نظر فیض اتم جسمہ کیا کرتے ہیں
اہل اسلام یکساں فضل و عطا کرتے ہیں
اہل عصبیان کے لیے حق سے عطا کرتے ہیں
خاک کو مشک کرین سنگ کو لعل رخشان
قطرہ آب کو پیر آب بناوین موتی
آب موج تلامذہ سے کرین پابہ ساز
آب کو مار کرین ناز کو کر دین گلشن
شاہ درویش کو محتاج کو کرتے ہیں غنی
ہو جو مرد و وحید او کو بنا دین مقبول
زندہ سببان کو بیمار کو کرتے ہیں صحیح
ریح راحت سے بدل لبون خوشی سے غم کو
بیز باغون کو زبان اور زبان مین دین ذکر
آب پیاسوں کو عطائے کرین بہو کون کو
سنگ سے نخل کرین نخل سے خراب پیدا

مین شراب یاد احمد سے بہت متاثر ہوں
پر بفضل حق نبی کی یاد مین منہ زرا نہ ہوں
گر کروں ذکر محمدؐ تو نہایت دانا ہوں
تو س ابرو پر نیچی کی کیونکہ مین قربان ہوں
در و سر ہے ذکر دنیا حجب اسکو جانا ہوں
گر گدا ہوں مین محمدؐ کا مگر شہانہ ہوں
یا آلہ افعالین مین ساکن ویرانہ ہوں

جان سے دیدار ہوں پوانہ ہوں پوانہ ہوں
مس عصبیان دو عالم کو طلا کرتے ہیں
جس طرح چاہتے ہیں او کا ہلا کرتے ہیں
ڈھانک لیتے ہیں خطا وہ جو خطا کرتے ہیں
لائق ناز کی جنت مین جگا کرتے ہیں
زرہ خاک کو خورشید صبحی کرتے ہیں +
آب سے آب کو کیا آپ صفا کرتے ہیں
ڈوبنے والوں کو طوفان سے ہا کرتے ہیں
گلشن دین کو سرسبز کب کرتے ہیں
ہاتھ عاجز کا ترحم سے لیا کرتے ہیں
بال و پر بے پروا کو عطا کرتے ہیں
نا توانوں کو توانائی دیا کرتے ہیں
ہاتھ لوٹے کو عطا لنگ کو پا کرتے ہیں
ذکر سے آگ مین محفوظ رکھا کرتے ہیں
سیر مین سیر ہزاروں کو کیا کرتے ہیں
ریت کو طوہ پر لطف و مزا کرتے ہیں

تازہ ایمان کو پُرانے کو نیا کرتے ہیں	جان دین جسم کو اور جان کو نور ایمان
جبکہ دنیا میں یہ حاجات واکرتے ہیں	کیونکہ عجبی بین مددگار ہیں ماسخی
الکھ کی جب سلمان تفسیر دیکھتے ہیں	سب سے فزون نبی کی توقیر دیکھتے ہیں
جسین نبی کی ہر دم تصویر دیکھتے ہیں	دل مومنوں کا یار و آئینہ سے صفا ہو
اپنے کو ہم نہ ہرگز دلیکیر دیکھتے ہیں	کرتے ہیں ذکر احوال اس واسطے کہ ہو بھی
بخشش کی اپنی جسین تدبیر دیکھتے ہیں	کیونکہ نہ ذکر احوال کرتے رہیں ہمیشہ
اپنے شکستہ دل کی تعمیر دیکھتے ہیں	وصف نبی میں واللہ اسے مومنوں سدا ہم
شرکان مصطفیٰ کا جب تیر دیکھتے ہیں	ہوتے ہیں دل سے قربان ہم خواہیں نہایت
جو الفت نبی میں تاثیر دیکھتے ہیں	ہو دفع درد عصیان تاثیر ہے یہ کس میں
جنت کو سب سلمان جاگیر دیکھتے ہیں	صدقے سے اس نبی کے احمد اللہ اپنی
ابروے مصطفیٰ کو شمشیر دیکھتے ہیں	ہم قتل کفر کو اور دفع گنہ کی خاطر
ایمان کی نعمتوں کی توقیر دیکھتے ہیں	امت میں پیدا ہو کر ہم اس نبی کی سخی
یہ وہ بیان پاک ہے جسکا بیان نہیں	قابل نبی کے وصف کے تیر نبی بانی نہیں
وہ راز کو نہا ہے جو تیر عیاں نہیں	کس دل کے یا نبی کہو ہم راز و ان نہیں
یہ وہ چین ہے تازہ کہ جسکو حذران نہیں	نزدہت میں تیرے دین سا کوئی شان نہیں
تو مہربان نہیں تو حنا مہربان نہیں	گر مہربان یہ ذرہ پہ اسے عالی شان نہیں
تو ہے وہاں جہان کہ زمین مکان نہیں	جس جاے پر زمین نہیں آسمان نہیں
خالی ہمیشہ ہے وہ مکان تو جہان نہیں	تیرا ظہور کون و مکان میں کہاں نہیں
تیرا مکان وہاں ہے کہ جس جا مکان نہیں	اوسکا نشان تو ہے کہ جسکا نشان نہیں
مردہ وہ تن ہے صاف کہ جس تنہاں نہیں	ہے جسم و تن میں اسے ابوالارواح تو بھی
وہ کون ہے کہ جسے تو رحمت رسان نہیں	تیرا وجود آیت رحمت ہے یا نبی
میرے دہان زخم میں گویا زبان نہیں	مہم ہے تیرا رحم کردن شکر کیا ادا
دست کرم کو آپ کے کیا استخوان نہیں	کیسے جایوں فال سخی ہوا می شاہ دین

وزرے سے آفتاب تلک بہرہ یاب ہیں
کلمے کی آبیاری سے ایمان ہے تازہ تر
ارزان فروش جس شفاعت جو ہو نبی
ہو وہے نگاہ فیض تو پھر خون کیا ہے
نہ کرسی فلک کو کیا میری فکر ہے

اسے سنی اوس نبی کے جو پہنچے قہار

محمد کی جانب ہے راہ غریبان
کسیکا دو عالم میں ٹیکانہیں ہے
گدایان درگاہ کو خون کیا ہے
گدا سے شہنشاہ جن ملک تک
ترحم کی ہے جاے لے حم عالم
قیامت کو پوچھیکا حق جب بیلہ
نیکما غریبوں کا حامی تو حق نے
عنایت سے کر دیجیے مہر بخشش
ترحم سے دوڑینگے محشر میں حضرت
اٹھادینا پئے کو دست کرم سے
بے چاہ و فتن چاہ کنگان پہ فخر
کہان نور یوسف کہان نور احمد

کہلا نور احمد تو چھپکا سنی

بے فیض خاص آپ کا یہ آستان نہیں
پھر ایسا پر بہار کوئی بوستان نہیں
میزان پر اپنا پلہ عصیان گران نہیں
یہ دل ہمارا سے مہتابان کتان نہیں
لائق نبی کے قصر کے یہ زو بان نہیں

جبریل کی رسائی وہم و گمان نہیں

وہی آستان ہے پناہ غریبان
در خاص ہے تکیہ گاہ غریبان
محمد ہو سے بادشاہ غریبان
ہو اسب پہ احسان شاہ غریبان
ذرا دیکھو حال تباہ غریبان
مہین پر رہے گی نگاہ غریبان
کیا آپ کو نیک خواہ غریبان
گندہ سے ہے فرد سیاہ غریبان
سینگے جو پر درآہ غریبان
تینگے جو فرد گناہ غریبان
وہ تھی چاہ یوسف یہ چاہ غریبان
وہ تھا ماہ کنگان یہ ماہ غریبان

سعادت سے نور بگاہ غریبان

ذرا دیدہ دل سے تو کر لے نظری آنکھو نہیں کہہ کیا نظری نہیں
ہے نبی کی تجلی کا سب میں اثر بیان اور کسیکا اثر ہی نہیں
جو خودی میں ہماری ہے اہل صفا تو یہ ستر خدا نہیں اکو ملا
پہ پیر راز احد سے ہے اوسکو خبر جسے اپنے خودی کی خبر ہی نہیں

وہ رسول ہے منظر نور خدا وہ رسول ہے باعث ہر دوسرا
 وہ رسول کا دیکھو کہاں ہے گزرجہاں اور نبی کا گزرنے نہیں
 وہ نبی کا ہے ایسی جگہ پہ مکان اڑے ہوش ہر لوح ایسے جہاں
 وہاں صاحب پر نے جلا دیے پر میرے منع خرد کو تو پر ہی نہیں
 یا محمد عالمی نسب بخدا تیرے سر سے ہے ملک بقا کو بقا
 تیرا پانوں جو ہے وہ ہے دین کا سر سواتیرے تو دین کی سر ہی نہیں
 شب قدر یہ رات رسل ہے تیری یہاں عقل تو ہو گئی حیران میری
 ہووے ہر ایک شب کی اخیر سحر یہ وہ شب ہے کہ جسکو سحر ہی نہیں
 تیرے گال ہن گل تیرا رخ ہے سمن تیرے قد کو نہیں ہو وہ سینے فق
 سہی سر و جہان کو لگا ہے شکر کہیں سر کو ایسا شہر ہی نہیں
 کیے معجزے صد بابی نے مگر گئی مرنے جلائے میحانے پر
 تو نے جیسا کیا ہے شوق قمر ایسا عجب از شوق قمر ہی نہیں
 تو بشیر بشارت رحم خدا تو رحیم و کریم و شفیع و بجا
 تو بشر وہ بشر ہے کہ خبر بشر تیرا ثانی جہاں میں بشر ہی نہیں
 سچے حق نے کیا جو شفیع ام تو کسی بھی طرح سے نہیں ہمیں غم
 تیرے رحم نے ایسا کیا ہے خطر ہمیں روز خطر کا خطر ہی نہیں
 میں ہوں تیرا گدا اے شاہ جہان در شاہ ہونہ میرا گزرنہ ہی کہاں
 مجھے در ہے تو میں یک تیرا ہے در تیرے در کے سو مجھو در ہی نہیں
 میرا پشتیبان تو ہے نہ روز ازل مجھے فتح ہو کیوں نہ بکفر و عنسل
 میری پشت کی خاطر ہے تو ہی پر مجھے تیرے سوا ہے سہری
 یہ خطرے سنی تنگ ہوں بس ہے خدا سے سدا وہ سفر کی ہو
 ہو سفر تو دینے کا ہووے سفر بعد حج کے پھر ایسا سفر ہی نہیں

در مدح اصحاب کبار رضی اللہ عنہم جمعین

جو خلفائے حضرت پیغمبرین چاروں
ابابکر حضرت عثمان
سکانت قرابت رفاقت صحبت
صداقت عدالت حمیت شجاعت
طراوت کوئی رنگ بو کوئی نوبت
جہان جسم ہے روح او سکی محمد
ہیں ہم جسم و ہم روح ہمیں ہم مل
بنی تحت لولاک کے بادشہ ہیں
بنی شاہ دین شامیانہ مقرر
بنی مرو میدان دین یقین ہیں
ظفر کوئی نصرت کوئی فتح و نصرت
امامت تدریج کی ہے انھوں نے
کوئی دم کوئی آب و برش جلا
عطارد و قمر نہرہ و مشتری سے
ستارہ کوئی مہر و مہر کوئی
شریعت طریقت حقیقت تصوف
بکفر و بطالت بشرک و ضلالت
امامت خلافت ریاست نیابت
بحکم و بروح و حکم و بدل پس
اقدار منزل فضل مرتبہ میں سنی

جمع فضل جامع امتدآن
خاص و امداد احمد مختار

تمامی صحابہ میں ہستارین چاروں
علی شاہ مردان یک کبر ہیں چاروں
یہ چاروں صفت میں برابر ہیں چاروں
یہ چاروں کے وہند و سر میں چاروں
بے گل صفت یہ سر میں چاروں
غنا صریح اس خیم اندر ہیں چاروں
کمالات میں دیکھو ہمسری چاروں
یہ اوس تخت کے پائے انھیں چاروں
یہ کھم چار او سکے مقرر ہیں چاروں
تو یہ چار آئینہ انور ہیں چاروں
جلو میں نبی کے یہ کثر ہیں چاروں
برابر پس ان اکابر ہیں چاروں
یہ تیغ نبوت کے جوہر ہیں چاروں
سمائے سعادت کے تیر ہیں چاروں
حقیقت جو دیکھو منور ہیں چاروں
ہیں رہ چار راہ صفایہ ہیں چاروں
نبی کے حکما بہ ظفر ہیں چاروں
یہ چاروں کے جو چار ہر ہیں چاروں
بلاشبہ بیشک پلہر ہیں چاروں
کہ یہ ایک ہے ایک بڑھکر ہیں چاروں

صاحب ورع و ہفت الفرقان
زیب علم و حیا کے والا بیان

<p>مور در رحم و مصدر صلوة جانشین محمد عربی شاہ عالی خطاب ذی النورین رونق دین خلیفہ سیوم اشافعی سنی سرور کونین</p>	<p>منزل فضل انیر سبحان مقتداے جهان امام زمان معدن لطف و فضل والا حسن صاحب شرع صاحب عرفان ابن عفان حضرت عثمان</p>
<p>صاحب ورع باجیا عثمان رہنماے جماعت گمراہ گرہوں کو دکھائی راہ دین وصی و خلیفہ صادق زیب بخش توکل و تسلیم متاثر کفر حامی اسلام صاحب شرع و صاحب عرفان مصدر تحفہ صلوة و سلام شمس اوج ہدایت و اسلام</p>	<p>شارع شرع مصطفیٰ عثمان رونق بزم اہمیت عثمان ہادی دین شہر ہدایت عثمان نائب دوست حنفی عثمان مردم دیدہ رضا عثمان دافع فتنہ و بلا عثمان صاحب زہد و اتقا عثمان منزل رحمت حنفی عثمان شاہ کونین بنی عثمان</p>
<p>روایت اتہا یقین صدق سے استوخی ہوئی فریفتہ سر یا جب سولہ ناص سبحان کو بتائی نیک رہ جو تصور سے ذرا دیکھو حدانے اوس غبی کیواسطے پیدا کیا سب کچھ خدا نے ختم کر ڈالا بذات سید عالم ہماری کیا بڑی قسمت وسیلہ ہو گیا احمد وسیلہ میں ہے محشر میں ہمیں حامی محشر کا نہ دی رہ یا محمد اپنی امت میں کہہو تھے حدیثوں نے ہماری سب ٹھایا یا رسول اللہ</p>	<p>خاص محمد کا آشنا عثمان عبادت کو اطاعت کو صفائی دین کو ایمان کو غنائت کو کرم کو فضل کو حضرت کے احسان کو ملائک کو زمین کو آسمان کو جن کو انسان کو رسالت کو نبوت کو نزول وحی قرآن کو شفاعت کو جماعت کو کرم کو حفظ ایمان کو رفاقت کو حفاظت کو بینہ کو امن و امان کو بدی کو کذب کو بدعت کو شر کو کفر و بطلان کو خلافت کو لبطالت کو رہ عصیان کو طغیان کو</p>

مہارے نور نے روشن کیا اے نور ذات حق
 مہارے سرخی لب کی تجلی سے ہوئی رونق
 ہوئی تابندگی سلاک دُر پاکیزہ دندان سے
 طراوت ہو گئی ہے آپ کے رخسار رنگین سے
 نگاہ فیض سے حضرت نے کیسی پوش کی ہو
 شب فرقت میں کب تک ضبط کہوں یا رسول اللہ
 چپاؤں کیا میں تے اے طبیب درد ہاں
 جنون کے پنجہ وحشت نے کیسے جاگ کڑوا
 بیان سوز ہجران نے جلایا ہو یہ کس کس کو
 ابھی قربان ہوا اللہ اکبر دل اگر دیکھے
 نہ غالب کیجیے مجھ پر کبیرم یا رسول اللہ
 صفائی دیجیے اللہ طفیل آل پاک خود
 دعا کرتا ہے یہ سنی قبولو یا رسول حق

اگر م سے یا رسول اللہ اس سنی کو پہنچا دو

ذات نبی پہ نہیں صبح کو دو ب شام دو
 دونوں طرف تہے خوشنما کامل مشکفام دو
 یا شب قدر ایک تہی دوسری شب بات تہی
 قاتل کفر ایک ہے دافع شرک دومی
 زندگی پائے کیون نہ دین جنگی نظر سے تا ابد
 پہلی مہم مغفرت رتبہ عدن دوسری
 ایک رُوف نام ہے نام دگر حیم ہے
 پیدا نہوتے آپ گر پیدا نہوتے دو جہان
 باعث شفاعت ایک ہی دینی بام رحم ہے

ستاروں کو قمر کو شمع کو مہر درخشان کو
 شفق کو نعل کو یاقوت کو لالہ کو مرجان کو
 شریا کو دُر پر آب کو الماس رخشان کو
 چمن کو گل کو غنچون کو رخ فصل بہارن کو
 غریبون کو یتیم کو مساکینون کو مہمان کو
 زبان کو اشک کو حسرت کو دلکوا آہ سوزان کو
 تب وقت کو بیابانی کو اپنے داغ ہجران کو
 قبا کو استہین کو بزم کو دامن کو گریبان کو
 زبان کو استخوان کو جسم کو ہستی کے سلمان کو
 نگہ کو چشم کو ابرو کے خم کو تپ برزگان کو
 جوس کو مرگس کو مطلقان کو نفس پریشان کو
 بصارت کو جگر کو جسم کو اور قلب کو جان کو
 تم اب حسرت کو اور سلم کو اور حشری خداوان کو

مطالب کو مقاصد کو مراد جان حزان کو

کبر کے و ضنود و دوسر کو جیسا سلام دو
 بہر شکار دین تہے کہو لے نبی نے دام دو
 صبح دو عید گال دو اور صبح شام دو
 خنجر ابرو آپ کے کرتے ہیں دونوں کام دو
 آب حیات سے ہیں پُر چشم نبی کے جام دو
 فتح یہ کین ہیں یا نبی تم نے باہتمام دو
 نامون سے اپنے آپ کو بخشے خدا نے نام دو
 آپ کے یہ وجود سے پائے ہیں نظام دو
 بخشش عاصیان لیے تم نے چڑھے یہ بام دو

ایک مقام کعبہ ہے وہ بھی جیسے عرش ہو
عرض ہے میری آپ سے جبکہ پیش پایں لگا
دنیا و عاقبت میری ہو و سب کے بخیر یا نبی
سنی کی عرض ہو یہی انکار قبولیاست

اور اپرو آں ملکوں سے کجی اٹھا دو
محبت یہ دنیا کی دل سے بھلا دو
پیمبر کا گر سخن کوئی آوے
اگر ہو نہ یاد سنا بہ محبت
اگر گری معصیت دل کو ہو وے
مدینے کی جانب یہ وقت سنی
بفضل و کرامات نور حسد اتم
یہ آسیب دنیا سے تاج بہنیں
جب آئے میری موت یا مصطفیٰ
خدا کے لیے یا رسول خدا اتم
میں مشتاق و دیدار ہوں یا محمد
جب آؤ گا آوارہ ہو کر بچشہ
کر واد کو مقبول از بہر عزت
بعل و بزرگی رہیں وہ سلاست
جو ہوں آپ اسوار روز قیامت
ہے باگ گھوڑی کی کا ندھ ہے ایک کے
رہا ایک مین تو عنایت سے اپنی
مرا دل سنی تم سے چہی ہے

یا نبی صل علی سوسے غریبان و دیہو

جنکو خدا کے گھر کہیں آپ کے مین مقام دو
اسد انہ کو حشر مین اسے شہ ذوالکرام دو
دش مین نہ مین مین میری حاجتیں مین کام دو
سیرے دو نور چشم مین آپ کے مین غلام دو

بخور بنی دل کو روشن بنا دو
دل اپنا محمد سے لوگو لگا دو
او سے مومنو تم نہ ہرگز جگہ دو
تو اس دل کو تم بے نامل جلا دو
دو سے بلغ یاد آئے کی ہو او
یہ کہتے ہوئے ہاتھ اپنے اٹھا دو
میرے دل کو شہر روشن بنا دو
عجبے یا نبی اپنے دل سے دعا دو
بفضل خدا تم با بیان اٹھا دو
کر م کر کے دوزخ سے مجھ کو بچا دو
خدا کے لیے اپنی صوت و کہا دو
مجھے اپنے قدموں کے نزدیک جلا دو
میں رہتا ہوں فرزند یا مصطفیٰ دو
اور ایمان کی نعمت بفضل و عطا دو
وہ ہر اک کو اک ایک خدمت بنا دو
وہ دیگر کے کا ندھ ہے یہ تم غاشیہ دو
مجھے اپنی غلین پائے اعلیٰ دو
کر م کر کے تم یا رسول خدا دو

چشم رحمت سے ذرا روے غریبان کیہو

آپ کے ہجر میں ایک سوز جگر سے آقا
یا دین کا کل مشکین مبارک کے ہم
اپنی رحمت کی طرف دیکھیے اسے رحم خدا
گر می معصیت ایسی ہے جگر جلتا ہے
گو ہر اشک تصدق کے لیے گرتے ہیں
نہر اشک آنکھوں سے جاری ہے ہمیشہ حضرت
قصر اعلا کے تلے اپنے رحیم عالم
پشت خم ہو گئی روروند ملا صید وصال
بار عصیان سے گران ہونے نہ پائے لیے
زور بازو کو عطا ہو کہ مقابل ہے عنید
مرغزار قدس یاد چرندہ ہے دل
عرض اس سنی ناکام کی ہے یہ آقا

کہو تم بحین صلاہ صلوٰ علیہ وسلم
کیا عرش پر یہ کمال سے یہ کمال کس نصیب ہو
شب تار کفر کی رو ہوئی وہ نبی کا ایسا جمال تو
دیکھو عاصیوں کا شفیق ہو یہ ہے الکنوعے محمدی
وہ نبی پر حق کا درود ہو اور اسکی آل بزرگ پر
یہ بیٹی کا رتبہ کمال ہے گیا لامکانہ وجہ سے
وہ نبی یہاں بھی شفیق ہے تو شفیق مشرق بھی ہو
ذرا چشم غور سے دیکھیے وہ نبی کا رحم بھی ہے

یہ کہے ہو سنی زبان سنی اپنا حامی ہو شہرین
یا نبی رو سے سعادت رو سے تو
طاقت دین قوت بازو سے تو

آہ و فزاد سے پُر کوئے غریبان دیکھو
پیچ کھاتا ہے ہر اک موئے غریبان دیکھو
ہین گنہگار نہ یہہ خوئے غریبان دیکھو
دیکھو آفت رخ پُر خوئے غریبان دیکھو
چشم الطاف سے لولوئے غریبان دیکھو
آنکھ کھولو یہ ذرا جوئے غریبان دیکھو
خلد میں نزل و شکوئے غریبان دیکھو
رو برو آ کے یہ قابوئے غریبان دیکھو
روز محشر میں ترازوئے غریبان دیکھو
نا توان ہو گیا بازوئے غریبان دیکھو
کہیں بھٹکے نہ یہہا ہوئے غریبان دیکھو

نظر فیض کرو روئے غریبان دیکھو

بحبیب جل جلالہ صلوٰ علیہ وسلم
بلغ العلیٰ بجلالہ صلوٰ علیہ وسلم
کشف اللہ بجلالہ صلوٰ علیہ وسلم
حسنت جمیع خصالہ صلوٰ علیہ وسلم
صلو علیہ وآلہ صلوٰ علیہ وسلم
بکمال عبادہ و جلالہ صلوٰ علیہ وسلم
بثواب حال و آلہ صلوٰ علیہ وسلم
علیٰ کل عثم نوالہ صلوٰ علیہ وسلم

بکمال بفضل و نوالہ صلوٰ علیہ وسلم

رویت ماہ دو عید ابرو سے تو
کفر عاجز شد تہ زانو سے تو

چون نگر و مربع ہر خاص و عام
صورت رحمان انسان گفت حق
صورت رحمان توئی اسے نیک
سجدہ ملکوت آدم را شد
از گل و صفت توانا کی جان
فخر می جو سید بر خیل ملک
یا بختی صید شفاعت از ازل
نماشید بردارت اسرافیل شد

ہست سنی در دمنہ نصیت

یا بختی و الشمس شرح روے تو
چون منازم سجدہ طاعت
ویدہ مرآت کثرت بالیقین
چون دہم از قصر الایش نشان
فرق اندر سو چو صبح مغرت
بلبل گلزار تو شد جان ما
جسم تو روح مجسم آمدہ
اے کریم الخلق چون نوے کرم
من ہمدانم کہ این انسان چشم
اے بہشتی حوض کوثر از ازل

یا بختی معراج تو شد سوے حق

کہو اے مومنوا و من شخص کو محشر کا کیا نام ہو
مسیحا کا قایل ہے یہ کیسی ہے سچائی
سنی ایسا بھی دیکھا ہے کہین تہنہ مسلمانو

مہبط روح الالین مشکوے تو
دائم این شان رخ نیکوے تو
روے خلق از صورت و جوے تو
فی الحقیقت بود سجدہ سوے تو
شد غذاے روح عالم بوے تو
یا محمد ساکنان کوے تو
ہست اندر سجدہ قابوے تو
شد براق برق ویش یا بوے تو

کے شفا یا بد بجز داروے تو

سورہ واللیل شد کیوے تو
شد رواق کعبہ ام ابروے تو
شد خیال اندر نظر ربوے تو
لا مکان شد یا نبی مشکوے تو
لیلۃ القدرست درہر سوے تو
چون معطر شد دماغ از بوے تو
زان گس ہر چند نامد سوے تو
خوے نجاشندگی شد خوے تو
سایہ پاک تن نیکوے تو
آب می جوید ز آب جوے تو

آمدہ معراج سنی سوے تو

بنی جکا محمد اور مرشد غوث اعظم ہو
کہ جسکی ذات سے زندہ علی کا دین محکم ہو
کہ جس سے دزد کو اک بخت قطبیت مسلم ہو

قدم احمد کا جسے دوش پر اپنے اٹھایا ہے
خدا نے جس نبی کو باعث کائن کیا ہو وہ
خدا واحد محمد مرسلین دیکھو برحق ہے
کیسکو غوث کے قدموں کی گرچہ خاک ملجاوے
کہو وہ کیا کرے ظل جا کو لے کے لے لوگو
نوا سا ہے جی کا مالک لوح و قلم ہے وہ
قضا پلٹے قدر ٹھہرے جو وہ چاہے حکم حق
جناب غوث کا کوئی اگر مہان ہو جاوے
جو منکر ایسے مرشد کا ہو رہبر او سکاشیطان
جناب غوث کی ادنیٰ کراست کا جو منکر ہے
و عایہ و سبدم سنی کرے ہے یا محی الدین

قدم سپر او سکا دوش اولیا پر کیوں نہ قائم ہو
نوا سا اوس پیہر کا نہ کیوں سہ دار عالم ہو
محی الدین سانجھی پہر نہ ولیون مین معظم ہو
یقین جانو نجات اوس شخص کی سب مقصد ہو
اوسے شاہی ہے جسکے سر پہ ظل غوث عظم ہو
اگر وہ چاہے اسدم دفتر کو نین برہم ہو
یہ دنیا تازی ہو جاوے نئی خلقت اوسدم ہو
اوسے پھر لغت عقبی بہر صورت نہ کچھ کم ہو
بلا جاوے جہنم کو یقین شیطان سے باہم ہو
یقین ہے لے اسلا نو مقام او سکا خیم ہو
کہ جیتنک مہے مہین ہار اوم اکدم ہو

فیضانِ
کبریٰ

رویت ہادی ہوز

عیان پیشانی اقدس یہ ابرو سے رسول امیر
جناب حضرت آدم نے کہو لی انکہہ جب اپنی
ازل سے تا ابد حامی محشر اے مسلمانو
خدا کے بعد ایسا مرتبہ اعلیٰ ہو اکس کا
توئی اے رحمت آیات و نور خاص سبحانی
تعجب ہے مجھ اُمّی لقب تیرا ہوا کیونکر
مسکان لامکان تک تیری امت کی رسانی ہے
زمین سے لامکان تک تیری ہر حد لگ گئی احمد
شفاعت سے حایت سے فاقہ غایت سے
بنائی صورت مقصود عالم تیری صورت سے
محمد آپ کے کلمہ سے دو باتین ملین مجھ کو

سر لوح کلام اللہ پر ہے مدبسم اللہ
تو دیکھا اسم آنحضرت باسم اعظم اللہ
محمد ساندہا کوئی نہ ہو گا پھر کہو وہ اللہ
جو رتبہ آپ کا ہے یا رسول اللہ عند اللہ
سر تو انجو قرآن معظم دل چوبیت اللہ
ہے تو تو صاحب لوح و قلم وحی کلام اللہ
عظیم الشان تو ایسا بنزدیک تعالیٰ اللہ
احدین کو رتبہ مین صدر اکسم کا واللہ
مدد کی یا محمد اپنی امت کی جسد رک اللہ
یہ صورت نیک سے شاید ہی تھا مقصد اللہ
کیا ہوں لااکہ سے نفی اور ثابت بہ اللہ

کیا اللہ اکبر نے امام المسلمین تجھ کو
امام المسلمین اسجا فرستوئے کہ امام اسجا

عیندا شفی السلام کے حامل ہو ہیں اب

شاہون یکسون کے مہربان ہو یا رسول اللہ

نہین حاجت شاہین بالکھین کچھ حال لپا

ہمین ماویٰ ولبا ووسیلہ کاہیکو دیگر

نہ سمجھو دو مجھ کو اپنے اقدام معلیٰ سے

یہ قربت آپ کی پیغمبروں میں کس نے حاصل کی

میری طاقت ہو گیا مکان کہ دن کچھ صفحہ کا

شفاعت عاصیوں کی سو نہ ہی اللہ نے تم کو

نشانوں کن نشانی سے بتا دوں کس تپے تینے

بھیجی جسم پر کبھی نہ وقت پاک کا سایہ

اگرچہ عالم باطن میں تم ہم پر عیان ہی ہو

مہین سے زندگی اس عالم ہستی نے پائی ہو

میری حاجت خدا سے کہلے دلوا دو دعا تم

دعا ہو سنی ناکام کی ہر وقت ہر یکدم

اب فکر کاہیکو کروں سر کو لگا کے ہاتھ

فضل در شفاعت عظمیٰ کی اب کلید

خواہند گان نقد شفاعت کو حشر میں

بہر عطاے نقد شفاعت بروز حشر

تم آشناے بحر نشاے نبی رہو

کیونکر نہ ہوں حصول مراد میں میری تمام

دو رخ سے اک جہان کو نکالے گا وہ نبی

صلوۃ اللہ سلام اللہ علیک یا حبیب اللہ
ہوئے تم یا رسول اللہ صلوۃ اللہ وعلی اللہ

مدد اس مژہ شفی کی کر نامی سبیل اللہ

یہ میری بکسی میں تم کہاں ہو یا رسول اللہ

ہمارے راز کے تم راز دان ہو یا رسول اللہ

کہ تم تو خود پناہ بیکسان ہو یا رسول اللہ

وہاں موجود ہوں میں تم جہاں ہو یا رسول اللہ

خدا جس جاسے پر ہے آپ وہاں ہو یا رسول اللہ

صفت سے وصف میں تم لاسان ہو یا رسول اللہ

شفیع اللہ نہین تم بیگمان ہو یا رسول اللہ

خدا نے بے نشان کے تم نشان ہو یا رسول اللہ

کہو تو نور ہو تم یا کہ جان ہو یا رسول اللہ

بجلا ظاہر میں کیوں ہم سے نہاں ہو یا رسول اللہ

غرض تم جان جسم و جہاں ہو یا رسول اللہ

کہ تم تو والی کون و مکان ہو یا رسول اللہ

تمہارے وصف میں ناطق زبان ہو یا رسول اللہ

بخشش تو لگ چکی ہے میری مصطفیٰ کے ہاتھ

دی ہے خدا نے شافع روز جزا کے ہاتھ

ہو گئے میسر اوس شہ فیض و سخا کے ہاتھ

بے اتھوان رہ گئے شہ دوسرا کے ہاتھ

اے مومنو ہے کشتی دنیا فنا کے ہاتھ

سب کار میں نے سوئے رسول خدا کے ہاتھ

جس وقت ڈال دیو گیا فضل و عطا کے ہاتھ

حکم نبی پہ مومنو ثابت و تدم رہو
جنت میں جاتے وقت دو جان بے ہنگام
محشر میں نفسی نفسی کہیں گے نبی تمام
درگاہ حق میں عجز سے سر کو جھکا کے اب
یار ب تو اپنے فضل و کرامت سے لطف سے
سب کی نجات ہو ویگی اپنے رسول کے
سنی کی یہ دعا ہے قیامت میں یا نبی

فردوس پہ فاخر ہے بیابان مدینہ
درجے میں بڑی عرش سے ہے شانِ مدینہ
جنت سے بھی تازہ ہے گستانِ مدینہ
کوئین پہ فاخرہ منوکس طرح سے شرب
بے فضل و اقدس بیتین ہر دو جہان میں
ہر چند نہو دے گی او سے گور کی تنگی
ہر گلاشن ایمان کو تروتازگی او کے
اسب قیامت نہو گر قبر پر میری
ہے مرہم کا فور میرے زخم گنہ پر
صدقے سے محمد کے یہ کیا غیب کی جو لوٹ
ایمان بھی ہے جنت بھی ہے اور مغفرت خیر
جنت کی تمنا نہیں رکھتا ہوں میں ہر چند

کب مجھ سے بیانِ رتبہ شرب کا ہو سنی

یا ربی بہر شاہ مدینہ
دے یہ توفیق مجھ کو الہی
فضل سے ایک جرعمہ پلاوے

پاؤ گے ایسا مرتبہ کار سجا کے ہاتھ
اس سمت کو خدا کے ادھر مصطفیٰ کے ہاتھ
امت چھوڑانی ہوگی شاہِ انبیاء کے ہاتھ
یہ التجا میں کرتا ہوں اپنے اٹھا کے ہاتھ
محشر میں کرنا مجھ کو نبی مصطفیٰ کے ہاتھ
اٹھیں گے عاصیوں کے لیے جب عاصی کے ہاتھ
رکھ دیجے او کے سر پر تم اپنا بلا کے ہاتھ

طوبیٰ کے مقابل ہیں درختانِ مدینہ
رتبے میں فرشتہ ہے ہر انسانِ مدینہ
رضوان پہ کرے طعن ہے دربانِ مدینہ
سلطانِ دو عالم کا ہے سلطانِ مدینہ
سب جن و ملائک ہیں ثنا خوانِ مدینہ
کی جسے نظر و سعت میدانِ مدینہ
جس شخص نے دیکھے گل و ریاحینِ مدینہ
تعویذ بنے سنگِ بیابانِ مدینہ
وہ آنکھ درگاہِ پُر از شانِ مدینہ
پُر نفعت عقبیٰ سے ہے لوخوانِ مدینہ
لو جاکے یہ سب نفعت الوانِ مدینہ
بس ہے یہ مجھے روضہ سلطانِ مدینہ

خود خالق یزدان ہے قدر دانِ مدینہ

ہو میسر سپاہِ مدینہ
جھاڑوں پلکوں سے راہِ مدینہ
مجھ کو تو آبِ حیا مدینہ

لطف سے اپنے مجھ کو تباہ کرے
کیون نہ زائر کا ہو رتبہ اعلیٰ
باہر جنت نہیں چاہتا ہوں
مجھ کو کاہیکو ریحان جنت
کر عطا میرے آہوئے دل کو
میرے دل کو تجلی دے یارب
مال و دولت نہیں چاہتا ہوں
چاہتا ہوں یہی مجھ پر ہر دم
جانتا ہوں میں تحقیق یارب
یا رب بے باطن فیصل محمد
دل سے جاوے سیاہی گنہ گری
مشک بھروسے تو دل میں دیتا کر
دل میں ہے نور شوق محمد
شہر کے کے غیر از جہان میں
دے نچے اوکے سفر کی ہدایت
کیا تیرے سے صفت ہو سکتی

صالحہ

وہ رخ بادشاہ مدینہ
عرش پر ہے کلاہ مدینہ
دے بتا بارگاہ مدینہ
کر میسر گیا مدینہ
یا اگے تو گاہ مدینہ
بہر انوار ماہ مدینہ
دل سے ہوں فیض خواہ مدینہ
ہو کرم سے نگاہ مدینہ
راہ بخشش ہے راہ مدینہ
کر عطا خواجگاہ مدینہ
دیکھوں گرین پگاہ مدینہ
مجھ کو شام سیاہ مدینہ
دے تباہ جواہ گاہ مدینہ
ہے کہاں اشتباہ مدینہ
تا کروں سربراہ مدینہ
جانے اللہ ہی جاہ مدینہ

صالحہ

چراغ بزم ہدایت ہوئے رسول اللہ
امام سجد کثرت ہوئے رسول اللہ
خفی تھا پردہ وحدت میں نور کثرت کا
نہیں ہے حشر کا نعم بکواسے مسلمانو
یہ کیسا فضل حد اکا ہوا ہمارے لیے
تجلی آگے کہاں تھی یہ ہر دو عالم کی
ہوئی زمین سے فلک تک تجلی اسلام

ہمارے واسطے رحمت ہوئے رسول اللہ
خطیب خطبہ وحدت ہوئے رسول اللہ
ظہور جلوہ کثرت ہوئے رسول اللہ
شفیع روز قیامت ہوئے رسول اللہ
مدار فضل و عنایت ہوئے رسول اللہ
سواد ویدہ خلقت ہوئے رسول اللہ
ضیاء نور رسالت ہوئے رسول اللہ

تمام کج شفاعت ہے عام امت پر
یہ متدروغزت و حرمت یہ رتبہ عالی
کریم و شفیق و شفیع پھر بندہ نواز
کہاں تھا روضہ رضوان کا نام عالمین
حسد کی راہ بتائی تمام عالم کو
ہیں سنی رونق و زیب طریقت عرف

رکھے ہے مرتبہ ایسا رسول اللہ کا کلمہ
اگر یہ سارے نبیوں کے ہیں کلمے افضل بہتر
دستمان ملائک میں سکھائے حکم خالق کے
پڑھو گے اے مسلمانو اگر تم حسن نیت سے
غنائت ہو کرو خدا نے تحفہ ایک بھیجا
ملائک کہہ نہ پوچھینگے محدثین اے مسلمانو
نہ ضائع تم کرو اور کسی دم اے مسلمانو
جہان کے اور کلموں سے نہو گے کلمہ کبھی صل
ہزاروں ہی عبادت سے مسلمان کچھ نہیں پڑھتا
ذرا تم غور سے دیکھو نبی اسلام کی ہے یہ
بت دیجیہ خدا اور مصطفیٰ کے فضل کی کد
جو کوئی کور باطن ہے پڑھے سکے بحسن دل

بوقت مرگ یہ سنی نہ چاہے تجھے کچھ باریب

میں جسم نبی روح ہے میں طور وہ غسل
میں دُرمون نبی آب میں تیغ و جوہر
میں مس ہوں نبی زہر میں ہوں خاک و کسیر
میں گل ہوں نبی بوہن میں معدوم وہ ہین

کریم و شاہ سخاوت ہوئے رسول اللہ
امین درگہ عزت ہوئے رسول اللہ
شفیق و راحم امت ہوئے رسول اللہ
بہار روضہ جنت ہوئے رسول اللہ
بنائے قصر شریعت ہوئے رسول اللہ

رموز دان حقیقت ہوئے رسول اللہ

خدا نے عرش پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ
یہ سب کلموں سے ہے اعلیٰ رسول اللہ کا کلمہ
قلم نے لوح پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ
توفیق و معصیت دھوکا رسول اللہ کا کلمہ
بڑے الطاف سے وہ کیا رسول اللہ کا کلمہ
مگر جو چھینکے ہم کو آ رسول اللہ کا کلمہ
خدا کے گھر کا ہے تحفہ رسول اللہ کا کلمہ
پہ و یگانہ اور دنیا رسول اللہ کا کلمہ
مگر جب تک نہیں پڑتا رسول اللہ کا کلمہ
عزیزو ہے عجب نکتہ رسول اللہ کا کلمہ
عجب ہے نعمت غلطے رسول اللہ کا کلمہ
کر لکھا چشم دل میں رسول اللہ کا کلمہ
مگر ہو لقلقہ دل کا رسول اللہ کا کلمہ

میں چشم نبی نور ہے میں شمع وہ جلوہ
میں سپہ ہر ہر نیسان ہر ہر دریا میں میں قطرہ
میں سنگ ہر لعل وہ خورشید میں آذرہ
میں تشنہ وہ دریا میں میں سحیان وہ سحبا

میں چہرہ نبی حسن ہن میں شب ہن وہ ہن ماہ
میں لہ ہون نبی یاد ہے میں حل وہ قرآن
میں کس نبی سعد میں ہون صف وہ طاقت
میں عام نبی خاص میں اسفل ہون وہ فضل
میں درودہ شافی ہے میں نسخہ ہون وہ کبیر
میں رنج نبی رحم ہے میں درودہ رحمت
میں تن ہون نبی سر ہے وہ اعلیٰ ہی میں آکڑ
میں مہر نبی نقش ہے میں حرف وہ سنی
میں کون نبی کون ہن میں کیا ہون وہ ہن کیا

یا نبی تم شہ ابرار ہو سبحان اللہ
درد عصیان سے ہون جاہل مگر ذکر کیا سے
دین بڑھے کفر گھٹے کیون نہ محمد تم سے
گزشتہ سے ڈراوینگے ملائک جدم
یا رسول اللہ ہو اگر میں گنہگار تو کیا
شرق سے غرب تلک میں ہے تمہارا روشن
راز خالق سے ہمیں کیجیے واقف شد
کیون نہو گلشن ایمان کو نر بہت سے
کفر سے آپ نے ہم سب کو بچایا شاہ
نور ایمان سے طفیل آپ کے روشن ہر دل
وعدہ بخشش کا کیا ہلکو نہایت ہے یہ
برگزیدہ ہو دو عالم میں خدا کے مقبول
روشنی دین کی دل سنی کو بخشی تے

بخشش نبی کی عیم ہے سبحان تم نوالہ

میں گل ہون وہ ہر رنگ میں نبی شت وہ ربا
میں تحت ہون وہ فوق ہے میں پست وہ بالا
میں بد ہون وہ ہے نیک میں مردہ وہ مسحا
وہ شمع میں پروانہ وہ ہے شاہ میں بردا
میں زخم وہ مرہم ہے میں کابل وہ مداوا
میں دیدہ وہ البصار میں ہون کور وہ مینا
میں تحت وہ بالا ہے میں ادنیٰ ہون وہ اعلیٰ
میں تحت وہ ہے شاہ میں مذہب ہون وہ آقا
میں سنی نبی شرع میں سنی ہون وہ اہدا

دین کے دنیا کے سردار ہو سبحان اللہ
آپ تو شافی بیمار ہو سبحان اللہ
کیونکہ تم متاع کفایت ہو سبحان اللہ
قتل میں تم ہی مددگار ہو سبحان اللہ
تم شفاعت کے تو مختار ہو سبحان اللہ
دین و اسلام کے سالار ہو سبحان اللہ
کیونکہ تم وقت اسرار ہو سبحان اللہ
خلد کے رونق گلزار ہو سبحان اللہ
اپنی امت کے خبردار ہو سبحان اللہ
دین کے ماہ پرا نوار ہو سبحان اللہ
کیونکہ تم صادق الاقرار ہو سبحان اللہ
مصطفیٰ بیشک و مکرار ہو سبحان اللہ

نور خالق شہ ابرار ہو سبحان اللہ

اپنا رسول کریم ہے سبحان تم نوالہ

مختلی بہن ہم وہ کریم ہے عاصی بہن ہم وہ کریم
 احسان کسی کا کسی پہ مان رہتا نہیں بھراں
 کیا بولوں خوے محمدی ایسا شفیع نہو کہی
 سحر میں اوسکی ہی ہے ہوا تہی میں ہی وہ رہا
 فرست میں ہم بہن تو پاس ہے آفت میں ہم بہن پاس
 سب چوڑ ہم ہے عیش میں ہرگز نہ آیا و طیش میں
 تھا ایک فرشتہ پر جلا رحمت جو کی ہوے عطا
 ہوتے بہن ہم سے بہت گنتہ پسری ہی ہو بہن
 پڑم وہ دل نہو تم کہہ بولن جہان میں ہر ایک
 ڈرتے ہو کیوں کہو کہو منو ایس فضل یہ تم کہو
 ہر کو شفاعت و گران یار و وفا وہ کرے کہاں
 اس سخی تم کہو ہر خون کیا کہہ فضل حق نظر

بیار ہم وہ کریم ہے سبجان عثم نوال
 اوسکا کرم تو قوت دیم ہے سبجان عثم نوال
 امت پہ اپنی رحیم ہے سبجان عثم نوال
 بستان میں اوسکی ایسم ہے سبجان عثم نوال
 ہر حال میں وہ ندیم ہے سبجان عثم نوال
 کہا اوسکو طبع سلیم ہے سبجان عثم نوال
 احمص رکا رحم عظیم ہے سبجان عثم نوال
 عاصی بہن ہم وہ علیم ہے سبجان عثم نوال
 بہتی بنی کی تمکیم ہے سبجان عثم نوال
 رحمت بنی کی عیم ہے سبجان عثم نوال
 اپنا شفیع قدیم ہے سبجان عثم نوال
 سر پر رسول کریم ہے سبجان عثم نوال

افضال مصطفیٰ سے یا دافع البلاء
 تو کر کے فیض عظم اپنے کرم سے ہر دم
 ڈر کر وبا کے مارے کیا بہن بچا کر
 اب کر کے کچہ عنایت محفوظ کہہ بغزت
 کیسی بلا ہے نازل کہہ ہر بلا ہے اہل
 دل مومنوں کا خوش ہوا وے بلا تو کو
 دل مومنوں کا خوش ہو مومن کہہ تو کو
 عالم پر کر کے رحمت کر تو بھی حفاظت
 کیسی بلا ہے آئی دے اس سے تو زانی
 کچھ اس بلا میں ہر بارہ چلتا نہیں ہارا
 ہو اس بلا میں پڑنم کہتے بہن بسکہ ہر دم

محفوظ رکہہ وبائے یا دافع البلاء
 رکہہ امن میں بلا سے یا دافع البلاء
 رکہہ امن میں بلا سے یا دافع البلاء
 بیٹھے بہن ہم نہرا سے یا دافع البلاء
 رو کر دے تو عطا سے یا دافع البلاء
 کر دو تو عطا سے یا دافع البلاء
 ہر پنج ہر غنا سے یا دافع البلاء
 اس آفت وبائے یا دافع البلاء
 ہم سب کی اب دعا سے یا دافع البلاء
 عاجز ہیں دست و پا سے یا دافع البلاء
 ہم صدق سے مدفا سے یا دافع البلاء

<p>آئی بلا ہے ہم پر یکبارگی تو رو کر ہر وقت یہ جماعت ہووے بعد تحفہ کر فضل ایسا تو اب ہو دفع یہ بلا ان سارے ہادیوں کو اور سب جواب دہ سب ممنون کہ یہ سب سے مصطفیٰ کے</p>	<p>برکات خاطر سے یا دفع البلاء الطاف مٹھنی سے یا دفع البلاء حسین مجتبیٰ سے یا دفع البلاء مامون رکھہ بلا سے یا دفع البلاء محفوظ ہر بلا سے یا دفع البلاء</p>
<p>یہ دعا سخی رد کر بلا سے سخی</p>	<p>فضل شہر بلا سے یا دفع البلاء</p>
<p>یا نبی تیرے سراپا پہ کروں کیا صدقہ نیلی سمنگ گل رجم سے فلک بھر بھر کر تیرے سر پہ سے گہا برس یہ کو وارون گاہ مین زلف گرہ دار پہ سنبل وارون لیلۃ القدر بان کا کل مشکین وارون گاہ گیسو پہ سے موسیٰ کے عصا کو وارون لام گیسو پہ خیال خط زلفی وارون گاہ پیشانی پہ نور شیدائی کو وارون گاہ ابرو سے مقوس پہ کمان کو وارون گاہ ابرو پہ تیری حسن کی میزان وارون مہر مہ گالون پہ دولیون کی چھانکین کر گل عارض پہ گل سرخ جنان کو وارون چشم مشکین کو بان پنجہ مرگان وارون چشم بدو و تیری آنکھوں پہ نرگس وارون چشم عالم کی سفیدی و سیاہی وارون گاہ مہنی پہ سے انگشت شہادت وارون سبز خط پہ سے گلے خطر یکان وارون</p>	<p>اس سراپا پہ دو عالم کا سراپا صدقہ تیرے سر پہ سے اوتارے ہے ہمیشہ صدقہ فرق پر گاہ کروں برق مجلہ صدقہ گاہ آہوے ختن کا کروں نازہ صدقہ گاہ مین او سپہ کروں شلخ بنفشہ صدقہ اثر دہا گاہ کروں مار کے کا لہ صدقہ گاہ اسلام پہ ہو کفر کا سودا صدقہ گاہ مین او سپہ کروں صبح کا تارا صدقہ گاہ کروں مدد غیب کا گوشہ صدقہ گاہ گالون پہ کروں فور کا پایہ صدقہ شام کو ایک کروں ایک سحر کا صدقہ گاہ اس گل پہ کروں مین گل لالہ صدقہ گاہ مرگان پہ کروں او سپہ سے پنجہ صدقہ گاہ مین او سپہ کروں دیدہ شملہ صدقہ چشم پر گاہ کروں دیدہ بینا صدقہ گاہ چنے کا کروں او سپہ شگوفہ صدقہ گاہ او سپہ سے کروں خلد کا سبزہ صدقہ</p>

گاہ میں تیری محاسن پہ کرن کو وارون
 سنخ پہ گاہ ہے رخ نور شید منور وارون
 لعل لب پر سے کہی لعل بد نشان وارون
 گاہ دندان کی چک پر دریکتا وارون
 سیب جنت کا کہو سیب ذوق پر وارون
 چاہ حیوان کو کہو چاہ ذوق پر وارون
 گاہ قطرات عرق پر گل انجسم وارون
 تخم ریحان کو کہو نال پہ تیرے وارون
 گاہ امین کان پہ موتی کے صدف کو وارون
 گردن پاک پہ مین گاہ گلابی وارون
 موج غنغب پہ کہو آب مصفا وارون
 دست روشن پہ کہو نور کا ٹکڑا وارون
 کھنکھش پہ کہو جوئے کرامت وارون
 گل اوزنگ کہو فذوق خوش پر وارون
 گاہ ناخن پہ کہو عیب نیچی کو وارون
 گاہ انگشت منور پہ مسلم کو وارون
 سینہ صاف پہ مین لوح مصفا وارون
 شکم پاک و مصفا پہ سے ریشم وارون
 آپ کے دل پہ سے مین قبلہ کلیجہ وارون
 ناف پر سے مے اطہر کا مین ساغر وارون
 پشت اعلیٰ پہ کہو نور کا تختہ وارون
 مہر پہ تیرے کہو مہر سیماں وارون
 گاہ مین تار نطن ترانہ مہر پر وارون

گاہ او سپر سے کروں ماہ کا مالہ صدقہ
 گاہ او س نخ پہ کروں بدر طلا صدقہ
 گاہ او سپر سے کروں عدن کا غنچہ صدقہ
 گاہ مین او سپہ کروں عقد ثریا صدقہ
 گاہ حیوان کے کروں بحر کا قطرہ صدقہ
 گاہ کوثر کا کروں او سپہ سے چشمہ صدقہ
 گاہ مین اونپہ کروں لولوے لالہ صدقہ
 گاہ اس تل پہ کروں دل کا سویدا صدقہ
 گاہ او س کان پہ کان دریکتا صدقہ
 اس صراحی پہ کروں نور کا شیشا صدقہ
 گاہ مین او سپہ کروں نور کا ٹکڑا صدقہ
 گاہ او سپر سے کروں مین یدریضا صدقہ
 گاہ او س کھن پہ کروں فضل کا دریا صدقہ
 گاہ او سپر سے کروں غنچہ تازہ صدقہ
 او سپہ گردون کہو الماس کا پارہ صدقہ
 گاہ گردون شیخ مر جان طلا صدقہ
 گاہ مین او سپہ کروں نور مجلی صدقہ
 گاہ قائم کا کروں او سپہ سے تختہ صدقہ
 گاہ او س کلبہ پہ کونین کا کعبہ صدقہ
 گاہ او س ناف پہ سینم کا بھونزا صدقہ
 گاہ او سپر سے کروں مین دل شیدا صدقہ
 گاہ او س نقش پہ ہر نقش کا نقشہ صدقہ
 گاہ او س موہ کروں جان کا رشتہ صدقہ

گاہ عصمت پرے کونین کی عصمت وارون
نقرہ حنا م کبھو ساق صفا پر وارون
آئینہ آئینہ زانو پہ گاہ ہے وارون
ناخن پا پہ کبھی بدرجہ کو وارون
گاہ تمامت پر سے آشوب قیامت وارون
گاہ اعجاز پر اعجاز مسیحا وارون
تیرے جامے پہ کبھو صبح کا دامن وارون
پانہمی تیرے بھلا سر پہ سے کیا کیا وارون
حائل دین عنسیدان شفی ہوئے ہیں
ابتونا چارمی سے ناچار بہت ہوئی

گاہ اس پاکی پہ پاکی مہتر اصدقہ
گاہ کروں شغلہ کا فور مصفا صدقہ
گاہ اوپر سے کروں ماہ کا گرد اصدقہ
پنچہ پا پہ کروں مہر کا جلوہ صدقہ
گاہ اوپر سے کروں مین سہی بالا صدقہ
گاہ دم پر سے کروں مین دم عیسیٰ صدقہ
گاہ آنکھوں کا کروں او سپہ سفید اصدقہ
جو جو کونین مین ہے سب تیرے پاک اصدقہ
اپنی امت پر سے آقا او نہیں کرنا صدقہ
ہاتھ کا بانوں کا کچھہ سر کا دانا صدقہ

رویت یا سہ تختانی

دنیا مین آج آمد فضل بہار ہے
یہ وہ ہوا ہے چارون طرف بزمہ نثار ہے
کیا سر خوشی فرط تناسلے پار ہے
سیراب آب لولو سے تر سے فضل مین
باع جہان مین آتے ہیں محبوب گردگار
غنجوں نے چنگیوں کی مچائی ہے مہو مہار
صحن چمن پہ اس گل خوبی کی یاد مین
ہر روز روز عید ہے ہر شب شب برات
شبم حیق غنچہ مسراحی پیالہ گل
مخدوم دوجہان کے قدم شریف کو
پیشاوی ولادت شاہ امم ہوئی
مہمون ہو کے عشق مین احسان لک کے

ماہ ربیع ہے کہ فلک رحم بار ہے
رخسارہ زمین پہ خط غبار ہے
موجہ رخ شوق گل کو کسار ہے
ہر خوب رو کی گردن نازک مین ہار ہے
شکر قدم پاک سے دل کا مگار ہے
یتون مین تہنیت سے جلا بل کی ہار ہے
صلی علیہ سے نعمتہ بلبل ہزار ہے
فضل حنا یہ رتبہ لیل و نہار ہے
شاخین نہ جمو مین کیون کہ خوشی سے ہمار ہے
بادی خدا ہے سر سے روان جو یار ہے
جسکے سب سے چہرہ گل رنگدار ہے
سنبھل کا تار عجب تابدار ہے

چشم امید باز ہے زنگس کی چشم پر
کہتی ہے کہ لکھلا کے یہی عتدلیت جان
سوسن چین میں رکھتی ہے گویا زبان ہزار
غیب کے سے عرق یہ خدا ہر سبیل
اوس سرود کی فضل کی تعلیم کے لیے
اے نو بہار حسن تیرے اہتمام کو
خاشاک کی طرح سے وہ ہوا سچن سے دو
وہ نونہال باغ ریاست ہوتا زہ تر

گلشن میں دو جہان کے سر سبز ہودام

دل شاد ہے کس گل کی یہاں جلوہ گری
کس رخ میں بجلی یہ فدائی کی بھری ہے
کس قبہ کو نین کی ہے جلوہ فزائی
کس ساقی فیاض کا تھا ذکر ازل میں
وعدت کی حقیقت کا بیان رازا حد ہے
دل کھو گیا اوس مخبر صداوق کی خبر میں
کس رنگ سے کھل جائیے گل زور عفت
کچھ شوق سمانہ میں محبوب کا دل میں
تالون کو میرے اے سر سر دقہر خوبان
نقشے سے تیرے نام منور کے نقش
دنیا کی طرف پشت ہے اسلام طرف رو
یثرب میں اگر لاش ہو عریان تو کیا غم
نوباوہ اذکار محمد کا یہ ہے فضل
اے سنی ہے اسجائے اگر کشت امل خشک

اس عین حقیقت کا اوسے اظہار ہے
ہر برگ گل و غنچہ لبون پر نشا رہے
ہر اک زبان پر وصف محمد ہزار ہے
قطرون پہ مونتے کے تصدق بہار ہے
شمش و استادہ بیک پا طیار ہے
لے کر عصا کو سر و چین چویدار ہے
باغی ہمارے دین کا جونا بکار ہے
اے سنی جو کہ شاہ و کن ذوی وقار ہے

سنی تمہارا خاک رہ چار پار ہے

نازان لب و ادب نیم سحری ہے
خورشید کا منہ ہے کہ چراغ سحری ہے
پیشانی ملکوت جو سجدے میں دھری ہے
اب تک جو لبون پر لب کوثر کی تری ہے
اسرار نہان کہلتی ہے جو پردہ دری ہے
کچھ بھی تو خبر ہے کہ ہمیں بے خبری ہے
بخشش کی دعا سے لب خندان میں تری ہے
اس خم میں مے مسرت دیدار میری ہے
تھوڑا ہی اثر ہے کہ فقط بے اثری ہے
یہ دل ہے میرا کہ عقیق شجری ہے
مرگب کے لیے میرے یہ پاکہ وہ سری ہے
وہ چاندنی پڑتے ہی کفن لبنازی ہے
جنت میں چٹیری تیری میوے بھری ہے
جنت میں خیابان بخدا اپنی ہری ہے

بہ فضل خدا کشور شاہِ دکن آباد
 تیغِ عشقِ احمدی سے چاکِ سینہ چاہیے
 برقِ نورِ حق کو جاےِ خوشِ قرینہ چاہیے
 نامِ گرِ کندہ کمر و مینِ خاتمہ قدرت کہاں
 دل میرا ہے مسکنِ محبوبِ ربِ العالمین
 یا نبیِ دینِ ہمِ طوفانِ آتش سے بچیں
 دلِ عجبِ گنجینہ اسرارِ وحدت ہو گیا
 شوقِ مکر و مین جو کلامِ غوکا میں کھینچوں گلاب
 صورتِ دلبر کا ہے آئینہ دلِ بینِ خیال
 کلامِ شکرِ گان سے اگر کھینچوں میں نقشِ رمویا
 محوِ حسنِ صورتِ روشن رہنِ مارِ روضِ ب
 جانبِ شرب رہوں گرجا وہ پیاسے طلب
 چترِ رحمتِ سر پہ او غفلت کا تکیہ تخت پر
 فردِ نفستِ شاہِ خوبان کیسے کس صندوقِ مین
 واسے حسرتِ سالِ مین آتا ہے اکا بہ بیع
 تختِ اسکندریہ لے سخی سے شاہِ دکن

میرے خورشید کے ٹالجاے قمرِ منہ پر سے
 بازِ حکمرِ بیٹھے ہیں سرِ ہم درِ پیغمبر سے
 بال سے جھارین جو خاشاکِ تہا سے در سے
 یہی سودا ہے سرِ مجنونِ مین ہرِ میل و نہا
 بے قرارِی مجھے ایسی ہے تیری فرقتِ مین
 گرمیِ عشقِ نبی سے جو ٹرپ جاتا ہوں
 لب و دندانِ محمد کی صفت لکھنے کو

اے سخی ہی اپنی دعا سے سخی ہے
 تارِ جانِ عالم بالا سے سینہ چاہیے
 طورِ موسیٰ جلگیا ہے طورِ سینہ چاہیے
 ویدہِ یعقوب کا اوس کو نیکینہ چاہیے
 سینہِ مشتاقِ مین ہی تو مدینہ چاہیے
 نوح کے مانند بھی ہم کو سفینہ چاہیے
 مایہِ رحمت کو رحمت کا حشرِ نینہ چاہیے
 واسطے اوسکے دلِ بیل کا مینا چاہیے
 نقشِ ہوا یا تو ایسا آگینہ چاہیے
 ویدہِ روحِ القدس کا آگینہ چاہیے
 مہرِ وہ کو نورِ پشتِ آگینہ چاہیے
 راہ کی گرمی سے چہرے پر سپینہ چاہیے
 شاہ کے واسطے کو شاہِ ہون کا قرینہ چاہیے
 اس جبرک کو تو تابوتِ سکینہ چاہیے
 سخی بیل کے ہر مہ وہ مہینہ چاہیے
 ہاتھ مین مہرِ سلیمان کا نیکینہ چاہیے

آئینہ دعویٰ کرے توڑیے منہ نہ پتھر سے
 کیون نہ پھر سر پہ کٹھا باندھ کے رحمتِ بر سے
 زلف سے شکِ گرے خاکِ پیرِ سر سے
 سر کو ٹکراے تیرے ناقد کی ہر ٹھوکر سے
 آہ بھی کانپتے نکلے ہے دلِ مضطر سے
 پنکھا کر جائے تہن آ آ کے ملائک پر سے
 محل سے چاہیے داوات و قلم گوہر سے

وصفت جس زلف معنیہ کا کیا کرتے ہیں
صدق اسلام کی دعوت کا ہوا جب شہرہ
جب عمر آیا عدالت پہ ہو طلم عدم
جامع مصحف حق کامل ایمان و سیا
صاحب فتح و ظفر دفع کفر و بطلان
و دشمن اذکا جو ہوا ہے وہ خدا کا دشمن
فتح مندی شاہ اسلام کو ہو جائے نصیب

اپنے سنی پہ کرم کیجئے یا شاہ امیر
آج کچھ دل میں خیال من روئے یار ہے
اے نیم روضہ شاداب جانان مر جا
رحمۃ للعالمین آئے تو رحمت ساتھ لے
کچھ نہیں آئینہ دل میں خیال غیریت
وہ مریض عشق ہے میں ہی مریض عشق ہوں
رشتہ شیرازہ مجموعہ نفی نبی
فضل حق شامل ہے آقا ہمارا حشر میں
آسمان عاجز ہوئے سر حقیقت سے تمام
تھے فرشتوں میں مسائل چار حل ہوئے نہ تھے
ہر دو عالم کی شفاعت کا ہوا جب اختیار
ہم اگر منصور ہوں اعدائے دین پر شبہ کیا
اے کماندار کمان قاب تو سین موئی
وائر عالم ہوا جب جد دل عالم محیط
ہو رمیدہ صاف تر شیران دین پاک سے
ہو جوان عمر و جوان بخت و جوان دولت ہم

مارے خوشنوی کے بھرتا ہے دہن عجب
پہلے تصدیق ہے صدیق شاہ اکبر سے
عدل کو زیب ہے اوس عادل نیک اختر
نور اسلام ہے عثمان شاہ انور سے
قوت اسلام کو ہے زور علی حیدر سے
دوستی فرض ہوئی بختن اطہر سے
بچکے جائے نہ کوئی دشمن دین خنجر سے

جائے کس در پہ یہ فرماؤ تمہارے در پہ
ایسی خوش صورت کو ایسا آئینہ درکار ہے
تیرے ہاتھوں بخت عالم اندون بیدار ہے
رحمت حق ابر رحمت ہم یہ رحمت بابر ہے
اس جگہ ذات و مصفت کا اور کچھ امر ہے
کیا دوا میری کرے عیسیٰ کہ خود بیمار ہے
تا رجب ان عالم بالا بھی نامہوار ہے
ہو ویرگا رحمت سے آگے پھر تو طیر اپار ہے
اے امین راز پہنان تو امانت دار ہے
عقدہ لاصل کو حل کرنا تمہارا کار ہے
جس زوکل کا احمد بخت رتو مختار ہے
زمرہ اسلام کا حق کہ تو سردار ہے
ہے شفاعت تیر پر رحم خدا سوار ہے
نکتہ باریک تر تو تیرے سر پر کار ہے
گلہ بڑی طسح جو زمرہ کھنار ہے
جو شہنشاہ دکن باغ و خوش اطوار ہے

چار یار میں کامیرے پسینی خدیو کا رہے	اس قدر کرنا شفاعت یا نبی اللہ سے
<p>اے زمین سے تا فلک شور مبارکباد ہے یہ وہ شادی ہے کہ جس شادی سے ہزل ٹکاؤ جسکو تاج سرور ہی اللہ سے امداد ہے امت مرحوم کا شادی سے گھر آباد ہے عالم بالا سے رتبہ خاک کا ایذا دہے خانہ عجب دلائل کا اس نور سے آباد ہے کفر و ایمان ہو گیا گھروں کا آباد ہے یا محمد تیرے کلمہ کا یہی ارشاد ہے جانتا ہے وہ جسے مرشد سے کچھ ارشاد ہے یا محمد در راہ عقبی کا یہی پسنداد ہے تو شریف الانبیاء اشرف الاعداد ہے تیرے باعث رتبہ پیغمبری ایجاد ہے جسکے باعث سے سیادت کی ہوئی بنیاد ہے آل کی یہ شان ہے اور رتبہ اولاد ہے اور عثمان و علیؓ ہر ایک اک و امداد ہے امتی کا لفظ ہر اک وقت تکوید ہے حیدر آباد و کن فرخندہ بنیاد ہے</p>	<p>آج شاہ انبیا کی شادی میلاد ہے جن مانسان و ملائک میں ہے جشن خسروی تخت لولاک و لیا پر جلوہ گر ہے شاہ دین ہے خوشی کی سر فرازی تہنیت سے جلوہ گر اب زمین کو دعویٰ گردون پہنای ہو گیا وہ جہان روشن ہوے نور خدا کے نور سے کعبۂ اللہ میں نشان احمدی قائم ہوا لا الہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے تیری صورت میں معافی ہے احد کی احدا نقش دل صورت تیری ہے شاہدانی کیون نہ ہو ہر پیغمبر کو ملا رتبہ خدا سے اور کچھ تو وہ پیغمبر کہ فخر زمرہ پیغمبران آل اور اولاد تیری اشرف خلق خدا بضعتہ منی سے ثابت آید تطہیر ہے آپ کے ہیں خسر صدیق و عمرؓ عالی اہم کا ہنس کو بھولو گے اے آقا ہمیں و جزا یا ربی صدقہ شہ کو نین کا آباد رکھ</p>
چار یار ان نبی کا سنی خانہ زاد ہے	یا اکبری بخشہ سے اس کے گنہ سب خستین
<p>بو آئی ہمیشہ اپنے رسول پاک کو نمود اس واسطے بوائے لوگوں خدا سے روح ہے اکثر پھولوں کی پڑھتا ہوں درودا و سوقت نبی پر سر کو جب کا از رو سے ادب آتی ہے مجھے جو وقت ہم بویاغ کے اندر پھولوں کی</p>	

ہم ذکر نبی سے خالی نہیں اسے مومنو ہے کیا فضل خدا ع
 پڑھتے ہیں درود ہم جبکہ یہاں آتی ہے میسر پہو لون کی
 مرغوب تھی روح پاک نبی کو مومنو ہر یک شام و سحر
 مرغوب ہمیں بھی اسلئے ہے یہ بوئے معطر پہو لون کی
 فرمایا نبی نے پڑھئے درود اسوقت ادب سے سر کو جھکا
 اسے مومنو تلو باغ جہان سے آئے مہک گر پہو لون کی
 بو پہو لون کی جب آتی ہے ہوتی ہے بڑی ایک دل پر خوشی
 ہوتے تھے نہایت صل علی خوشی سے پیسہ پہو لون کی
 وہ گل ہے محمد صل علی بے گلشن کثرت جس کے سبب
 اوس تازہ گل وحدت کے سبب نزہت ہے برابر پہو لون کی
 جب پہول مجھے آتے ہیں نظریا و آتا ہے مجھ کو میرا بی
 اسواسطے ہے نزدیک فضیلت میرے مقرر پہو لون کی
 بیل ہے میرا دل باغ نبی کا پختن او سکے پہول ہیں سب
 بہاؤ ہی نہیں اسواسطے بو کچھ اور مجھے پر پہو لون کی
 گل روئے محمد صل علی کا وصف تو کر اسے بیل دل
 ساڈھیر رہے دنیا میں تیرا اک حسد من بنکر پہو لون کی
 گلچین تو بنکر گلشن دین سے یا دنی کے پہول تو چن
 جب تجھ کو چنگ گیری جنت میں ہو دیکھی عطا بہر پہو لون کی
 اس باغ جہان میں دامن بہر لے ذکر نبی کے پہو لون سے
 احمد کی لکاک سے جنت میں تا ہو دے ہم سر پہو لون کی
 یارب تو بتا درگاہ نبی تا فاطمہ پڑست شام و سحر
 خرمن میں لگا کر بیٹھ رہوں دلہیز کے اوپر پہو لون کی
 تو رشتہ دم میں وصف نبی کے پہول پر ذکر اسے سنی

جنت میں چلا جاگہوڑا اوڑا تا بانڈہ کے پاکر پہولون کی
 کر فضل و کرم سے اپنے عطا سنی کو حنا یا ایسے نصیب
 درگاہ نبی پرل کے چہڑا وے گوند کے چادر پہولون کی

ولہ

درگاہ رسول اللہ تک ہوتی ہے رسائی پہولون کی
 اسے مومنو حق نے دیکھی کیسی قدر بڑا لی پہولون کی
 بوذات محمد صل علیہ کو جبکہ خوش آئی پہولون کی
 ہر شلح چمن میں پہول کے بس پہولون نہ سمائی پہولون کی
 یہ تارے بجا نو مومنو انکو چرخ نے بس آب و بہار
 درگاہ رسول حق کے لئے چادر ہے گندہ لی پہولون کی
 ہے بندگی احمد کا سبب حسن و جلوس و جلوہ گرمی
 جو بلبلو نگو زیبا ہے گلشن میں حنائی پہولون کی
 ہوتی تھی نہایت صل علیہ خوش روح ہمیں پہولون سے
 اس واسطے ہے اسے لوگوں کو ہر ایک کو بہائی پہولون کی
 ہے آرزو و سیر روح نبی گلشن میں کبھی تو ہو وے گی
 رکھتی ہے صبا ہر وقت محمد ایک سچ بچھائی پہولون کی
 صلوٰۃ بروح نبی امم پڑھتے ہیں ہزاروں بلبل آء
 دیکھی کہ بہار ایک دہوم سے جب گلشن میں آئی پہولون کی
 کیا پہول چہڑے باتون سے نبی کی گلشن دین نے پائی بہار
 وہ پہول ہیں ایسے پہول جنہوں نے قدر گھٹائی پہولون کی
 یان ذکر نبی کے پہول تو چین سو وے گا تو ایسا جنت میں
 نیچے تو نہالی پہولون کی اوپر سے رضائی پہولون کی
 صلوٰۃ درود و صل علیہ احمد پر ہمیشہ کیون نہ کہوں

آنکھوں میں کہی ہے میری بہم ایک جسدہ نائی پہو لون کی
 رخسار بنی گل روے بنی گل چشم بنی گل گوش سنبے م
 ان گل کے برابر میں نے کہی کہہ قدر نہ پائی پہو لون کی
 تو دل کے خیابان میں تو لگالے گلبن پاک یا دینے
 تامل رہے دنیا میں تیری ایک قبر پہ چسائی پہو لون کی
 پہوئے نہ سائیگا تو خوشی سے گوند کے چادر اسے سستی
 درگاہ رسول اللہ پہ کہو تو نے جو چڑھائی پہو لون کی

ولہ

بنی کے دندان لعل لب میں ہیں ایسے عالی مقام تارے
 شفق میں جسطح عقد پروین کے ہوں درختان تمام تارے
 خدانے تم کو مہ سپہر کرم بنا یا ہے یا محمد
 ہمارے آل و صحابہ جتنے ہیں سب کے سب ذوالکرام تارے
 عرق کے قطرات زلف شہزاد سے ہمارے ہیں یوں نمایان
 باوج چرخ برین ہوں جطرح سے درختان بشام تارے
 امام ملکوت کے بنایا جو حق نے تلو فلک کے اوپر
 ادب سے پہنچانے جب لگے تپہ سب صلوٰۃ و سلام تارے
 کوئی ہے نشی کوئی سپاہی کوئی ہے طبخ کوئی دہقان
 ہمارا سرکار کے ہمیشہ ہی کر رہے ہیں یہ کام تارے
 ہمارا طالع جو لوز حق سے چمک پڑا اسے سعید دوران
 بدل گئے تب سے شخص امت کے باسعادت تمام تارے
 اگرچہ ظاہر میں دیکھنے کو چشم انسان لبند تر ہیں
 مگر حقیقت جو دیکھو انکو ہمارے ہیں زبیر بام تارے
 تمہیں ہوا نوار حق کے منظر تمہیں سے عالم نے لی تجلی

صلی اللہ علیہ وسلم

تمہارے خرمین کے خوش چین بین جہان میں ہے جبکہ نام تارے
 تمہارے تازی نے ماری ٹھوکر تو چیخ کہا کہا کے کاسہ سر
 وہ ضرب کاری سے ٹوٹتے تھے کچشم کفنا رخام تارے
 تارے آہون کے میرے سنی بین حجب احمد میں ایسے روشن
 جنہیں سمجھتے ہیں چیخ پر شب کو سب کے سب خاص و عام تارے
 تار و سنی کو روے پر نوز اپنا اسے ماہ چرخ رحمت
 تمہارے فرقت میں گن رہا ہے ہر ایک شب یہ غلام تارے

ولہ

بنی کی رحمت کا ہے یہ شہرہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 ملام ہوتا ہے ذکر جس کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 او دھر لایک او دھر کو اہل قبور ہر وقت چاہتے ہیں غوغا
 تمہارے فضل و کرم کا سایہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 فقط نہ دیکھنا یہ فیض تیرا ہے بلکہ بے جان نے نوز پایا
 او دھر کو ہیرا او دھر ستارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 اگرچہ شمس و قمر نے ڈھونڈا گھے یہ بالا گھے یہ لپٹی
 یہ تیرا ثانی کہیں نہ پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 او دھر فلک پر ہے شمس چمکا او دھر کو معدن میں مسلسل چمکا
 دیا جو نور بنی نے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 او دھر فلک پر شفق ہے چلی ہوا ہے یا قوت اسطرف کو
 بنی کے لب کا جو عکس چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 قمر وہاں دو ہوا یہاں تخم سوختہ سے درخت پیدا
 یہ بجز ہے میرے بنی کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 طیور رحمت میں کے حشرات ذکر احمد سے تر زبان ہیں

ہر ایک جا ہے بنی کا چہر چا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 تھا را افضال ایک مدت سے چاہتے ہیں رسول اعظم
 اوہر کو آدم اوہر کو عیسیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 زمین میں ہر جگہ ہے حفاظت سے اور فلک پر ہے ابر رحمت
 ہے آپ ہی کا یہ فیض سارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 زمین کی ماہی سطح مدام فلک کی ماہی سطح مدام
 میرے بنی کا ہے حکم اعلیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 فلک چہ پہنچا تو نور بخشا گیا زمین میں تو دے تجھ بنی
 وگرنہ رہتا سدا اندھیرا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 ہوا مشرف اوہر کو عرش اور اوہر کو تحت الثری مشرف
 جو پہنچا شاہ قدم تھا را فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 سک سے لے تا ساک ہر شے میں نور تیرا ہی ہے نمایان
 کرے ہے ہر سمت تو ہی جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
 ازل سے لے تا بہ روز محشر بنی کا ثانی کہیں بھی سنی
 نہیں ہوا اور کہو نہ ہو گا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

احد نے یہ وحدت کا برقع لیا ہے
 نہیں ہے خداک خدا سے جدا ہے
 صفت ذات حق کی ہے پہلو کیا ہے
 بقا ذات جتیک صفت کو بقا ہے
 تو احمد کی صورت نے ظاہر ہوا ہے
 خبر نہی نہ ہوئی کہ اللہ کیسا ہے
 محمد سے اللہ ہم نے کہا ہے
 محمد کا ہی اسم اس جا لکھا ہے

محمد کو اسے سنی سمجھا کہ کیا ہے
 محمد کو بلون میں کیونکر خدا ہے
 اگر پوچھو کیا ذات ہے مصطفیٰ کی
 صفت ذات سے کب لگ ہو عزیز و
 احد نے جو وحدت میں آرام پایا
 محمد نہ ہوتا خدا کون گستاخ
 محمد سے پہنچا ناہم نے خدا کو
 خدا کا ہوا نام محمد یہ جس جا

محمد کو بلون میں

گواہی میں دیتا ہوں کھنے کی اسپر
اگر چہ گناہان بن میرے بہت سے
خدا سے بمعراج است کی خاطر
اگر چہ گنہگار ہوں میں تو کیا غم
ہے اسطرح سنی ہمارا پیسہ

خدا تو خدا ہے خدا ہے خدا ہے
محمدؐ کا دیکھو یہ کیسا مرتب ہے
یہ است کو حق نے شرف کیا دیا ہے
کرین شکر کیا ہم کہ است بن اسکی
ایکے سرے یہ است چہرست
محمدؐ کا ثانی قیامت کے دن تک
گناہان میرے کیوں نہ پال ہو دین
ہین بیمار ہم مصیبت کے ازل سے
قیامت کو وہ بادشاہی کرے گا
مس مصیبت میرے کیونکر نہ زر ہو
اے جو وحدت میں آیا تو اوس سے
ترقی جو ہے دین کو یا محمدؐ

یہ سنی کو ہے دمدم دم تمہارا
محمدؐ کو دیکھو تو حیرت کی جا ہے
قیامت کا اندیشہ اب مجھ کو کیا ہے
خدا ہے احد اور وحدت محمدؐ
محمدؐ نہ ہوتا تو کچھ ہی نہ ہوتا
یہ دیوان عالم کا مطلع وہی ہے

ہے اللہ جہان وان محمدؐ کی جا ہے
پر رحمت محمدؐ کی بے انتہا ہے
محمدؐ نے بخشش کا وعدہ کیا ہے
محمدؐ بنی تو شیخ الورا ہے
کہ ختم رسل سیدالانیا ہے

محمدؐ بنی کب خدا سے جدا ہے
قدم جسکا غش خدا پر گیا ہے
کہ رشک او سکا پیغمبرؐ نکلیا ہے
خدا نے حبیب اپنا جسکو کیا ہے
خدا سے جسے تلج رحمت عطا ہے
نہ ہو گناہ ہے اب نہ آگے بڑھا ہے
میری مغفرت اسکی غلین پا ہے
بنی کی شفاعت ہماری دوا ہے
بنی کے درخاں کا جو گدہا ہے
شفاعت محمدؐ کی اک کمیہا ہے
تو وحدانیت کا یہ عالم بنا ہے
نقدق یہ سب آئیں ذات کا ہے

تہلدا ہی دم دمدم بہر رہا ہے
خدا تو نہیں کب خدا سے جدا ہے
میری مغفرت کے لئے مصطفیٰ ہے
یہ وحدانیت کی وہی ابتدا ہے
محمدؐ کے ہونے سے سب کچھ ہے
وہی اس قصیدہ کا بہر غامتہ ہے

<p>خدا ذات اوسکی صفت ہے محمدؐ نہ گہرا وہ ہے قبر و شن محمدؐ مجھے طور کی سیر ہر دم ہے ولین مجھے کیوں نہ بخشش کا ہو دیر ہر دس جو ہے بیگناہ اوسکو کیا اسے محمدؐ کرامت کے لائق گنہگار ہی ہیں وہ جنت میں جاویگا سب سے پہلے جو تم رکھو غفلتیں حسنی کے سر پر</p>	<p>عزیز و صفت ذات سے کب جدا ہے نبیؐ سا چراغ اس مین مین لگا ہے نبیؐ شعلہ مین طور سینہ میں را ہے خدا ہے کریم اور نبیؐ مصطفیٰ ہے شفاعت گنہگار ہی پر بجا ہے جو معصوم ہے وہ تو پاک و صفا ہے بصدق و صفا جسے کلمہ پڑھا ہے بجا ہے بجا ہے بجا ہے بجا ہے</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم</p>
<p>والضحیٰ ہے نور صبح روے رخشان نبیؐ سبزہ فردوس ریش مشک افشان نبیؐ بوئے جوئے فضل آئی ہو گیا دل سے بہم اے مسلمانو یہ دعوت سے کرو شکر خدا جس نے آگشت شہادت راست کی سوئے سول جو مریض درد عصیان ہو تو یہ نسخہ کرے لے طباشیر عبادت حسن نیت سے بہم لیوے یا قوت درود اور کچھ گل سرخ صلوات ہر گھڑی ہر لحظہ استعمال میں اپنے کھے کر کے پرہیز گنہ غم دین کا کہا یا کرے نقد ایمان ہے اگر جس شفاعت کر خرب بیل دل کو ہے صلی اللہ علیہ کی صغیر</p>	<p>سورہ واللیل ہے زلف پریشان نبیؐ چشمہ حیوان ہے چاہ رخندان نبیؐ روح الاقدس ٹیل شلخ گلستان نبیؐ نعمت افضال حق سے پر ہے لونوان نبیؐ پائی او نے لذت پاک نمک دان نبیؐ صحت کلی ملے لود و دست جان نبیؐ کچھہ نبشائے صفات عزت و شان نبیؐ اور عتاب تحیت ہے یہ دیرسان نبیؐ جب شفاعت سے ٹیگی جائے آمان نبیؐ درد عصیان دفع ہو بافضل و احسان نبیؐ ہے کہلی بازار دین مین دیکھ دوکان نبیؐ ہوں گل لغت مقدس پر غزل کھوان نبیؐ</p>	<p>ہے جگر اک لالہ زار داغ ہجران نبیؐ</p>
<p>سیر حبت خوش نہیں آتی ہے اے سنی مجھے آنکھوں سے اپنی پردہ غفلت اوٹھائے جس ولین یا د حق ہنوا اوسکو جلائے</p>	<p>ہر شے مین نور پاک محمدؐ کو پائے پہرا و سکانام اپنی زبان پر نلائے</p>	

بعد از طواف کعبہ کسی جہانجسائے
جو دل کہ سوز عشق نبی سے جلا رہے
یا در سول میں دم عیسیٰ کا ہے اثر
کیسا وسیلہ اپنا محمد ہے مومنو
نعرش نہوگی کمر سے شیطان کے چہو
حب جہان کے کار سے اکبار ٹوٹ کر
حامی ہے اپنا روز قیامت میں مصطفیٰ
حامی ہوا شفیق ہوا محسبان ہوا
یا مصطفیٰ طفیل صبیحہ و آلہ
دنیا میں میری عزت و حرمت سے زیست ہو
ہوں تشنہ ازل کا میں یا مصطفیٰ بفضل
ہیں مغفرت کی میں رکھتا ہوں یا نبی
جتنگ کہ میری نسل ہو دنیا میں یا نبی
علم و بزرگی دولت و راحت جسے تاک
اور جو کہ صاحبان جماعت ہیں یا نبی
دنیا میں ان کو راحت و فرحت نصیب ہو
یا مصطفیٰ نبی یہ جماعت ہے آپ کی
اے سنی یہ ضرور ہے ہماو جسے تاک

جب نور محمد کی صفائی نظر آئی
وہ کار طلب تم نے کیا حق سے محمد
پہر کون سے مرسل کہوئی ایسی رسائی
سب عمر ہی دم تیرا تھا است کی فائین
ہے صدر بق آل تہا رسائی محمد

ہاں جسائے نور و صفہ احمد یہ جائے
لازم ہے او سکوا آنکھوں کا سر مہنائے
اس مردہ دل کو ذکر نبی سے جلائے
پہر اسکو چہو دل کہو کس سے لگا ہے
گر راہ مصطفیٰ میں قدم کو جسائے
لازم ہے اپنے دل کو نبی سے لگا ہے
محشر کے دن کا مومنو کچھ غم نکھائے
ایسا وسیلہ چہو طر کے کسکو لہرائے
جو جو کہ حاجتیں ہیں میری برے آئے
عقبیٰ میں حسد کو مجھے ہمہ لجا ہے
جنت میں مجھ کو ساعت کوثر پلائے
ہرگز نہ اس حقیر کو دل سے بہلائے
یہ نعمتیں بفضل خدا سب دلائے
دنیا سے وقت مرگ بہ ایمان اٹھائے
تا زندگی تمام کو اک دل بنا ہے
محشر میں زیر سایہ دامن بٹھائے
محشر میں مہربانی سے اسکو بلائے
جز یاد مصطفیٰ نہ زبان کو ہلائے

کیا عرض کروں صاف خدائی نظر آئی
جس کا میں است کی بہلائی نظر آئی
جو حق کے تاک تیری رسائی نظر آئی
ہر امر میں بس تیری وفائی نظر آئی
سکرات سے گو ہلو جدائی نظر آئی

کیا دین کی شہرت ہے تیری ایٹھ والا
عزت ہے مراتب ہے بزرگی ہے کہ بہتر
اوس ہی سے کیا تو نے ہمیں منع محمدؐ
دیکھی کسی الفت میں نہ دوزخ سے رہائی
گمراہوں کو دمی تو نے ہدایت یہ محمدؐ
اگر سے تھی گو آہ یہ بھگوان نبی نے
سنی نہ دوا در دکن کی کہیں دیکھی

رحم حق جس صاحب اقبال کا اقبال ہوئے
رب خریدے کیون نہ بلکہ حشر کے بازار میں
جب بخار آلودہ ہو بہر شفاعت رونے قفس
ہر یہ کیا لیا جانیں مسم نذر رسول اللہ اب
دشمن دین حایل اسلام بین یا مصطفیٰ
گو کہ صد ہا دین نبی لیکن قیامت میں کوئی
ہم گنہگاروں کو اے آقاے عالم شہرین
چھوٹے منہ سے ہے بڑی بات یہ گستاخی معان
سلسلہ پہنچا ہے قربت کا تہاری احب گہ
آپ کی لب کی صفت میں لات زن ہو جائے کوئی

کیون نہ اسی سنی قیامت میں ہوتا بان نغم رحم
یا نبی صل علیٰ رسولیٰ ایان مددے
بر من خستہ جگر از رہ الطاف نگر
اے شہ عزو کرم شافع و حامی ام
عامی رو جب زنا غافل عصیان و خطا
غرق دریا ئے گنہ گشتم و ہم بخت سیہ

ہر ملک میں تیری ہی دو ہائی نظر آئی
شاہی سے مجھے تیری گدائی نظر آئی
جس فعل میں ہم سب کی برائی نظر آئی
پرا لفت احمد دین رہائی نظر آئی
ہر رہ میں تیری راہ نسا ئی نظر آئی
جب پہنچی فلک پر تو ہوئی نظر آئی

پر ذکر محمد دین دوائی نظر آئی
اوس کے پاسے فتنہ محشر کیون پامال ہوئے
ہو فروشنده نئی روح الایں دلال ہوئے
پونچھنے کو گرد و صبح مغفرت و مال ہوئے
تحفہ صلوات اللہ سے جسے رسال ہوئے
ہو مدد ایسی کہ بیخ کفر استیصال ہوئے
رحمت عالم نہ ہر گز آپ کے تمثال ہوئے
جز تہارے کون پہر پرستہ حوال ہوئے
آپ کی غلیبن پا حضرت ہماری کہاں ہوئے
روح گرامے وہاں پر بستہ غلام ہوئے
ہو طیانچہ غیب سے ایسا ابھی منہ لال ہوئے

سایہ افکن ہمچہ جب شاہ ہمایون فال ہوئے
مدد می خند بیدی رحم غریبان مددے
وزرہ ام بے قد رانی ہر درخشان مددے
مور و چپارہ منم و اسے سلیمان مددے
مصدر رحم حنا باعث آمان مددے
آدم حال اتہ را جسم عصیان مددے

<p>تشنہ و سوختہ ام مردہ عشق تو شدم اسے بہر تو حق نوزندائے مطلق معدن و کہن نامان منبع فیض و حسان سن گنگا رازل ہمدین دینائے فعل ظلمت معصیت کر دسیدائے دلم موجب خلق خدا صاحب لولاک لما شرن آراے جہان تہی بنجیب دوران سنی این عرض کند وقت پناہم چوسد</p>	<p>از رہ لطف و کرم چشمہ حیوان دے دل سید ام تعلق جلوہ سبحان دے راحم عالمیان رحمت یزدان دے چون زبا تم بلسل مخزن حسان دے در شب تا ستم اسے متہ تابان دے شافع روز جزا صاحب دوران دے امی شریف و جہان شرف لاکھان دے بہر فضال صمد مثل یزدان دے</p>
<p>اورنگ و جہان کا وہ شاہ مسندی ہے آوم سے لے کے عیسیٰ تک جو ہوے بین مرل امی لقب ہے او سکا ظاہرین اسے عزیز و ہے پیشوائے خوبان لیکر یہاں سے وائتاک نوز خدا سے نوز سلطان خوبرویان آنکھیں تول کی کہو لو کہلتی ہے پھر حقیقت نوز مجسم ایسا یہ ہے مبداء اسرار منفرت کے ارشاد کا مسلم پیرو ہو اوسی کے ہے پیر ایسا کامل احمدین اور احدین حدیم کار ہایک</p>	<p>مرل تام جب کہتے ہیں سید می ہے اس منہی کے آگے ہر ایک بستہ می ہے باطن میں نکتہ دان اسرار برہمی ہے اس مقتدی کا والد ہر ایک مقتدی ہے اسرار و جہان سب نوز محمد می ہے ہر سر اخفایں اسرار احمد می ہے اکرم ہے امجد می ہے کیا محمد می ہے زیبا و اوسی ہے شہ کو اورنگ ارشد می ہے ارشاد و اسکا بیشک ارشاد شری ہے دیکھو یہاں سے دہاتک سرحد بجم می ہے</p>
<p>اس یک پنہ کو سنی جب غور سے نظر کر جہان یا محمد مکان آپ کا ہے فرشتوں کے جلتے ہیں چربس جگہ پر وہ خوان کرست کے تم میزبان ہو لایک ہوا خواہ دولت سراہین</p>	<p>سبھا تو فاش ست یہاں یہ جای بخردی ہے وہ مرحوم حق آستان آپ کا ہے قدم یا محمد وہاں آپ کا ہے خیل خدا میہماں آپ کا ہے کہ جنت سرا بوستان آپ کا ہے</p>

خدا نے وہ شاہی دمی تم کو محمدؐ
 زبور اور توریت انجیل و فرقان
 مکان آپ کا قصر جنت سے بہتر
 بلند می نہ کیوں دین کو ہو تمہارے
 صفت اپنی کس سے تحریر ہو سکے
 نہ یک پر نہ دو پر نہ دس پر نہ سو پر
 وہ محل نشین ناقہ دین کے ہو تم
 بمصر ارج کی کیسی کبھی مہمائی
 زمانہ ہوا ایسا پھر کس نبی کا
 جہان جسم ہے اوسین جان یا محمدؐ
 فصاحت عطا کیجئے یا محمدؐ

سیماں جو ہے پاسان آپ کا ہے
 فضیلت سے سین بیان آپ کا ہے
 جو رضوان ہے وہ باغبان آپ کا ہے
 کہ عرش خدا پر نشان آپ کا ہے
 کہ صف خلا لا بیان آپ کا ہے
 خدائی پر سب اتنان آپ کا ہے
 کہ صالح بنی ساریاں آپ کا ہے
 خدا ذات سے میراں آپ کا ہے
 جو رحمت سے یہ پر زمان آپ کا ہے
 منزہ یہ تن بے گمان آپ کا ہے
 یہ سنی سدا صح خوان آپ کا ہے

دروازن عربی است

عزیز و دو عالم سے مقدم محمدؐ ہے
 نہ ہوتا اگر احمدؐ نہ ہونی خلائق سب
 بزرگی خدا نے دی یہ کیسی او سے بولو
 کرم نبیؐ ہیں اور بھی پر نہیں ایسا
 ہمیں دو مدد ہے نہیں خوف محشر کا
 گناہان بہت میرے ہیں لیکن مجھے کیا ڈر
 ہمارے دین کو ضرر کچھ نہیں اے اہل دین
 شفاعت خدا نے دی تھیکو نہیں یارو
 اگر ہے جراحت معصیت کا ہمیں ڈر
 ازل سے قیامت تک فنا ہو دیگی لہر کی
 محمدؐ خدا کا نور آدم سے محمدؐ ہے

تمامی رسولوں میں مکرم محمدؐ ہے
 یہ دیکھو سردار دوعالم محمدؐ ہے
 تمامی رسولوں میں معظم محمدؐ ہے
 وہ ساری جماعت میں جو اعظم محمدؐ ہے
 نگہبان خدا ہے ایک دویم محمدؐ ہے
 کہ میرا غافل کل جسدا یم محمدؐ ہے
 مقرر ستون دین محکم محمدؐ ہے
 سدا یر شفاعت سلم محمدؐ ہے
 ہیں بے خوف اس خاطر کہ مر محمدؐ ہے
 خدا کا کرم دیکھو کہ تاسیم محمدؐ ہے
 حقیقت ظہور ذات آدم محمدؐ ہے

عیان ہے تمام اسکو جو ہے راز پنہانی	کہ ہر سر پنہانی سے محرم محمد ہے
دم نزع سنی کو توقع نہایت ہے	باسانی نکلے دم کہ ہدم محمد ہے
صفت احمد کی جب میں نے رقم کی	زبان شوق ہو گئی میرے قلم کی
میں کیا عزت کہوں شاہ اسم کی	کہ عزت جس سے ہے بیت محرم کی
لے مشرق سے ہے مغرب تک تجلی	اسی مہر عرب ماہ عجم کی ط
دو عالم ہو گئے یک بار روشن	تجلی نور احمد کی جو جس کی ہو
زمین سے تا فلک جلوہ ہے کسا	یہ ب رونق ہے اوس ماہ کمر کی
بہمن جنت سے خوش ہے کوئے احمد	کسے خواہش ہے اب باغ ارم کی
کیسی کب مدد جسم چاہتے ہیں	حمایت ہے ہمیں شاہ اسم کی
سبب دین کی ترقی کا نہ پوچھو	ہے برکت سب محمد کے قدم کی
ہیں عالی جاہ ہم دین نبی سے	نہیں خواہش ہیں جاہ و چشم کی
یہ عالی حکم ہے دیکھو بنے کا	اطاعت میں فلک نے پشت خم کی
شفیع المذنبین احمد ہوئے جب	ہمیں دشت ہمیں محشر کی غم کی
غنیست ہے رہیں یاد نبی میں	ہمیں ملے کرنی پہرہ ہے عدم کی
کسی کی طاقت و ہمت سے کیا ہو	ہے ہمت ہم کو اوس عالی احمد کی
ڈر دست قبر روشن ہے محبوب	تجلی ہے اوسی نور دم کی
ہر اک دم دم محمد کا ہرے ہے	ترقی ہے ہی سنی کے دم کی
شنا کی جسے حضرت مصطفیٰ کی	تو اوس پر کیوں ہو حیرت خدا کی
غائر شکر کو میں نے ادا کی	تو بعد از میں نے دلفت مصطفیٰ کی
ہمارا مقتدی ہے وہ عزیز و	کہ جسکی مرسلون نے اقتدار کی
میں اوکا مع خوان ہوں اعوجہو	جسے شاہی ہے خیل انبیاء کی
رہو تم تالچ حکم محسنہ	اطاعت فرض ہے خیر الورا کی
رہو خواص بحسب رتبت احمد	ہے دنیا مومنو کشتی فنا کی

کی جسے رورہ توزیت و انجیل
گیا دنیا سے جو یا دینی مین
خمار حب احمد مین موجب
محمد ابتدا سے دو جہان ہے
محمد بادشاہ تخت لولاک
میسرک ہے شہنشاہ کو محمد
ہونی سنی کو حاصل ترزبانی

مجھے خواہش ہے کب کسک شنائی
وضو سے جسے لغت مصطفیٰ کی
زبان کو فیض اور شہت سخن کو
تیرے سائین شاہی ہے محمد
نہ ڈوبے وہ کسی بحر گنہ مین
کی جسے لغت والا نے محمد
وسیلہ کر کے مین نے مصطفیٰ کو
الہی آب رحمت سے نبی کے
طیفیل مصطفیٰ یا رب عزت
کرم سے اپنے رد کر اس بلا کو
الہی دور کر دے اس ہوا کو
میرے دل کو ہمیشہ رکھ تو معمور
ہے سنی مع خوان تیرے نبی کا

محمد کی گرا شنائی نہ ہوتی
محمد کی پہلے دو ہائی نہ ہوتی
زمین پر جو لوز محمد نہ ہوتا

سلی اللہ علیہ وسلم

رہو تم رہ پیہ ایسے رہنما کی
خدا نے اوسکی اپنے پاس جا کی
اوسے حق نے مئی رحمت عطا کی
خدا نے اوس سے عالم کی بنا کی
اوس سے ہے بنا راض اوسما کی
بزرگی ہے جو کہ تیرے گدا کی

سلی اللہ علیہ وسلم

صفت کرنی ہے مجھ کو مصطفیٰ کی
تو حق نے اوسکو کی امت عطا کی
صفائی دل کو اور بیسان کو پاک
کسے خواہش ہے ابل ہما کی
ہے کشتی پار تیرے آشنا کی
خدا کے عرش پر جا اپنی جا کی
بحسن دل خدا سے یہ عالم کی
بجھا دے یہ جو گرمی ہے دبا کی
ہو ہم سے دور سختی ہر بلا کی
تو برکت سے جناب فاطمہ کی
مدد سے چار یار با صفا کی
محبت سے نبی صل علی کی
قبول اوسکو جو ادنے التجا کی

تو دوزخ سے جا نور ہائی نہ ہوتی
تو جانو یہ ساری خدا لی نہ ہوتی
کسی کی یہاں جہہ سالی نہ ہوتی

تو نہ کہے مین ہوتے محمدؐ
مناون اگر تم نہ ہوتے محمدؐ
تجلی دو عالم کی ہوتی نہ ہرگز
بنی دوسرے پیشوا لی نہ کرتے
نہ ہوتا اگر ابتداء سے محمدؐ
شفا بخش امراض احمد نہ ہوتا
محمدؐ کا عکس پڑتا نہ ہرگز
جو عیسیٰ کو فیض محمدؐ نہ ہوتا
محمدؐ کا نفت تجلی نہ ہوتا
محمدؐ جو شکل مین عانی نہ ہوتے
پہنچتی نہ گر خاک پاسے محمدؐ
ضلالت سے ہم راہ دین پر نہ تھے

خدا کی قسم کیا ہی بہتر یہ سنی

یا رسول اللہ حمایت کیجئے
تم شیخ المذنبین ہو یا بنی
جو بین معصوم ازل وہ پاک مین
یہ دعا فضل و کرم سے یا بنی
جز تمہارے کون ہے میرے رفیق
نور بخشش سے منور دل میرا
گمراہان دین کو تم یا رسول
آپ تو ہو رحمت اللعالمین
افضل سے چشم دل سنی کو آپ

اے شہ کو نین کرم کیجئے

تو اس طرف قبلہ نہائی نہ ہوتی
دو عالم کی حاجت والی نہ ہوتی
تمہاری جو رونق فزائی نہ ہوتی
محمدؐ کی گر پیشوا لی نہ ہوتی
تو کو نین کی اہستائی نہ ہوتی
تو ہر درد کی پھس دوائی نہ ہوتی
مہ و مہر مین روشنائی نہ ہوتی
تو اوسکی خاک پر رسانی نہ ہوتی
تو ہر جاے خور کی گدائی نہ ہوتی
کسی کی بھی شکلا شائی نہ ہوتی
تو آئینہ کو یہ صفائی نہ ہوتی
اگر آپ کی رہنمائی نہ ہوتی

جو ہم سے بنی کی جدائی نہ ہوتی

ہم غریبوں پر عنایت کیجئے
ہم معاصی ہین شفاعت کیجئے
مستحق ہین ہم کرامت کیجئے
آپ مقرون اجابت کیجئے
رد و مشر مین رفاقت کیجئے
آپ اے شمع سفارت کیجئے
جادوہ حق کی ہدایت کیجئے
عاصیوں پرست ملاست کیجئے
بخشش کحل بصارت کیجئے

عاصیوں پر فیض اتم کیجئے

محمدؐ

خوب عربین رہے آرام سے
ظلم غلاموں پہ ہے اب بیشتر
حاسد بے دین نے اوٹھایا سر
فتنہ و آشوب بپ ہو گیا
درپئے دین ہو گئے بن ٹھدین
اسے دم آدم یہ کہیں مہملین
جنگا ہے آشوب جسم وجود
رو بفساد اہل فساد ہو گئے
رو بشارت بن غرض اہل شر
چار دن صحابو کو لے ہمراہ جلد
مزدہ ایدل کہ بیان ذکر نبی ہے
آدم سرور کونین سے مشب
شرف آدم و سردار عزیزان
خاندان کا شرف اور عالی مناب
نرم زمیں تیرنی دماہ نبی شہم ہے
زلف والا کو کہوں مشک خط سے
امی ایسا کہ ہوا نسخہ دینہا
وقت سکرانہ خوشک زبانی
خاندان کا شرف ہر ایک پیہر
سخن سنی میں ہے وصف محمدؐ

اے مومنو ہمارا نبیؐ وہ چراغ ہے
پرواہنہیں ہے گلشن فردوس کی مجھے
تخلیف تو اوٹھالے جہان میں براے دین

اب تو ذرا رخ لعجم کیجئے
مستقل بیج ستم کیجئے
دین کا استاد علم کیجئے
دیر ہے کیا تیغ علم کیجئے
مثل قلم انکوفت علم کیجئے
زیر دم تیغ دو دم کیجئے
جسم کیتن صاف عدم کیجئے
مفسد دن کو زیر قدم کیجئے
جلد شرار کا کم کیجئے
اب مدد سنی بحسم کیجئے

شب میلاد رسولؐ عربی ہے
مصدر رحمت حق بو لہجی ہے
یہ نبی وہ ہے سر جملہ نبی ہے
مدنی ہاشمی و مطہری ہے
کی واطبی کیا خوش لہجی ہے
صاف تانا نفس بے دبی ہے
فیض ہر طبع زکی اوغبی ہے
لغت والا سے ہمتانہ لبی ہے
اشرف المخلوق تو والا ضبی ہے
اسلئے شہرت شیرین طہی ہے

صالحیہ

سیمائے مہ چہ جکی غلامی کا داغ ہے
یاد نبیؐ کے پھولوں سے دل میرا باغ ہے
صدقے سے مصطفیٰ کے پتے پہ فراغ ہے

عارف کا دل ہوسست کہ یہ آنکھیں آپ کی
عقبی کا بارہ چھوڑ کے اپنے پہ رات دن
ہرگز نہیں تلاش رز و سیم کی مجھے
میراث فیض ایسا ہے دنیا کا کیا ہے غم

اسے سنی کہیے طلب نہیں عطا کرو گلاب کی

کیا پید احمد کو خدا کی شان کے صدقے
عمل پرست سے چہرہ دایا ہے رستہ دین کا بتلایا
بیان کس سے ہونی تیری شان کیا تو نے بلبل صان
نبرد می حکو قرآن سے بچا یاد ام شیطان سے
رکھا خوش ہلکو دوران میں مٹالا ہلکو طوفان میں
خدا کا حکم قرآن ہے تیرا ہی حکم باشان ہے
تیرے لب لعل خشان ہیں تو عارض مہر تابان ہیں
بچا یا از رہ بطلان دکھا یا حبادۂ ایمان
تیری رحمت کا دتر خوان ہے پر از نعمت ایمان
تیری اولاد و نشان ہے گویا شاک گلستان ہے
کہوں کیا ایشہ و نشان بدل ہوتے ہیں ہر اک آن
ابو کریم عثمان علی بنحو ہیں شہ مردان
سدا سنی کو خدا دان رکھ جہانین اسکو فرحان

یا نبی کیسی عنایت آپ کی
متنقی تکیہ عبادت پر کرین
کون کس کا ہے رفیق و آشنا
چھوڑ گمراہی کو آسے لہ پر
موجب حکم الہی یا رسول

ہر اک شراب نور خدا کا ایاغ ہے
دنیا کا بار اوٹھایا ہے جو وہ الاغ ہے
ویدار مصطفیٰ کا مگر اب سلاغ ہے
دلو خدا بشارت سے ہی انفر اغ ہے

فکر نبی سے میرا معطر دماغ ہے

عنایت کے کرم کے فضل کے حسا کے صدقے
طریق نیک پر لایا نبی کی جان کے صدقے
کشاہد دین کا میدان تیرے میدان کے صدقے
کیا خوش ظل و امان سے تیرے و امان کھدقے
لیا تو ہلکو آمان میں تیرے آمان کے صدقے
یہ فرمان کیسا فرمان ہے تیرے فرمان کے صدقے
درا یا بندگان ہیں تیرے دندان کے صدقے
یہی ہے دین کا سامان تیرے سامان کے صدقے
کشاہد فضل کا ہے خوان تیرے خوان کے صدقے
لگنے تری بستان ہے تیرے بستان کے صدقے
ہمیشہ حو اور غلمان تیرے ایوان کے صدقے
تو سنی اونپہ ہو قربان اور ادنی شان کے صدقے
مکاہ فضل و حسان کہہ تیرے حسا کے صدقے

عام ہے ہمپر شفاعت آپ کی
چاہتے ہیں ہم حمایت آپ کی
چاہتے ہیں ہم رفاقت آپ کی
جب ہوئی ہلکو ہدایت آپ کی
فرض ہے سب پر اطاعت آپ کی

سنی کو خدا دان رکھ جہانین اسکو فرحان

<p>تینخ ایمان سے گریزان کفر ہے نقد ایمان و شفاعت عام ہے کیون نہ ہو تم پیشواے دو جہان آپ کے قدموں سے شرف عرش ہے راحم امت کریم خاص و عام رحم ہے اے رحمتہ اللعالمین حشر میں او سکی شفاعت کیجے فضل کچھ ایسا ہو سنی کو نصیب</p>	<p>یا نبی ہے یہ شجاعت آپ کی کیا رقم ہو دے سخاوت آپ کی مسلون میں ہے امارت آپ کی کیا شرافت کیا شرافت آپ کی کیون نہ ہو ہم پر کرامت آپ کی آل ہے جب تک سلامت آپ کی یا نبی یہ ہے جماعت آپ کی یا رسول اللہ زیارت آپ کی</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم</p>
<p>یا محمد مصطفیٰ ہے یہ جماعت آپ کی واسطے اللہ کے آپ اسکو دیجئے اتفاق ہو کر مایسا کہ اس میں تانہ پڑ جاو عفو و مدح خوانی او سکی ہو جاو قبول غلام اسکے ولیمین روز و شب نور ہدایت ہو لہم دولت دینا و دین اسکو عطا فرمائے دو جہان میں آپ کا رتبہ عالی کیجئے واسطے اللہ کے ہو یا رسول اللہ قبول یا نبی یا مصطفیٰ اسکا خدا کے واسطے کیا یہاں کیا حشر میں اسی واضح رنج و بلا فکر صلوات و نجات سے رہے یہ تر زبان ارطقیں آل و اصحاب کرم یا نبی یا محمد مصطفیٰ ایسا کرم فرمائے فضل کچھ ایسا ہو سپر یا محمد مصطفیٰ حسن ہو پڑہنے میں او راوا میں کچھ رو ہو</p>	<p>یا رسول کبریا ہے یہ جماعت آپ کی یا نبی خیر الورا ہے یہ جماعت آپ کی حامی روز جزا ہے یہ جماعت آپ کی اے امام الانبیاء ہے یہ جماعت آپ کی اے مہاجر ہدایت ہے یہ جماعت آپ کی اے درکان عطا ہے یہ جماعت آپ کی ایشیہ ہر دوسرا ہے یہ جماعت آپ کی اسکی ہر ایک التجا ہے یہ جماعت آپ کی برے آؤ مدعا ہے یہ جماعت آپ کی دفع ہو اسکی بلا ہے یہ جماعت آپ کی یا نبی صل علی ہے یہ جماعت آپ کی ہو قبول اسکی دعا ہے یہ جماعت آپ کی او سکی بر آوے رہا ہے یہ جماعت آپ کی او سکی حاجت ہو روا ہے یہ جماعت آپ کی تا کہ اسکی ہو ثنا ہے یہ جماعت آپ کی</p>	<p>-</p>

اپنی الفت دل میں اسکے تا ابر قائم رکھو

عرض یہ کرتا ہے سنی یا محمد مصطفیٰ

ہمیشہ اسے مسلمانوں کو دہم ذکر رحمانی
قضا جب تیرے آوگی تجھے بیشک لیجا دیگی
چہ پاوے ہر طرح تو گر گناہان رات دن کر کر
غینمت عمر کو سمجھو نہیں معلوم ہر کیسا ہو
عبادت کبریا کی یارو نہ کام آوے کیل آئندہ
سکندر ہے نہ دارا ہے فقط انکا پکارا ہے
اگر انسانیت یا ہو ذرا نیکی سے مست گزرو
خدا نے دی ہے گردولت ہے تجھ کو ہر طرح جنت
زکوٰۃ مال دے اللہ بجالا حج بیت اللہ
نہ کچھ نیکی کماوے گا جب اندر قبر حلاوے گا
غزوہ سی ہے تیرے سرین کو رہے فکر کیوں کہ زمین
غنا نہ بچکا نہ کو قضا مست کر کسی دم تو وہ
تو اسی سنی ہو واجب سے گناہوں میں بے توبہ ہے
آہی اعطی نے کل یوم وایم ابدا
گناہوں سے بچا مجھ کو بغیر توجلا مجھ کو
مجھے توفیق دے یارب گناہان عفو کر کر سب
بچالے ہرزہ گوئی سے مجھے رکھ آبروئی سے
میرے انجالیق سبحان دعا میری یہ ہے سر آن
سوال گو آسان ہو مجھے خوش رکھ تو محشر کو
گدز جب پل پہ ہو میرا ہوا کی طرح توبہ نہ پیا
کرے ہے یہ دعا سنی نبی پر ہوندا سنی

یا حبیب کبریا ہے یہ جماعت آپ کی

ہو معاف اسکی خطا ہے یہ جماعت آپ کی

بقا ہے ذات اوس رب کی سوا اسکے ہو بھلائی
نہ کچھ تجھے بن آوگی اگر ہے تجھ کو سلطانی
خدا کے روبرو اظہر میں تیرے فضل نہیں بانی
جو نیکی ہے ابھی کہ لو نہیں تو ہے بے پشانی
ریا کاری سے مست پیہر وہ تیسح سلیمان
فقط نام آٹھ شکارا ہے کہاں ہے ملک خالقانی
عبادت رات دن کر لو یہی ہے شرط انسان
تو عزادوں کو بالافت کہلا کچھ کر کے جہانی
دیا کر فی سبیل اللہ تو کر کے ہر یہ قربانی
عذاب سخت پاوے گا ہے آخر سخت حیرانی
تجھے پھر روز محشر میں نہایت ہے پریشانی
کیا کر جب تجھ کو دین یہ ہے راہ سلطانی
دعا یہ مانگ لے رب سے سجدہ رکھے پیشانی
بفضل و لطفہ ہذا دلیل خیر ہیا
ہدایت پر تو لا مجھ کو کرایان کی نگہبانی
چوڑا دے حرص دنیا اب نہو خطرات لسانی
کروں تا کی کوئی سے محمد کی شناخوانی
بوقت مرگ میری جان نکجاوے آسانی
جگہ میری نہ دوزخ ہو بحق شاہ جیلانی
عطا کر جنت الماوی دے رتبہ مجاوشانی

یہ دنیا میں سدا سنی رہے بالطف بانی

در شان جناب غوث رض

<p>کس تلج تمامی اولیا ہے محی الدین نوز مصطفیٰ ہے محی الدین امام اولیا ہے تویہ ہی اولیوں کا پیشوا ہے مقرر نور چشم مرتضیٰ ہے گل باغ جناب فاطمہ ہے محی الدین اپنا مقتدا ہے یقیناً رونق ہر دوسرا ہے ضیائے دیدہ خیر الودا ہے جناب غوث سے بدل لگا ہے محی الدین پر جو مبتلا ہے زبان ہے میری اور اسکی ثابہ میری یا غوث تم سے چہا ہے یہی مقصد ہی مطلب میرا ہے نہایت مال میرا بہ ہوا ہے تم اب بر لا وجو میری جا ہے ہر اکدم دم تہارا بہر رہا ہے</p>	<p>جناب غوث کا کیا مرتبہ ہے محمد مصطفیٰ نوز خدا ہے محمد گراما م انبیا ہے محمد پیشوا ہے مسنون کا جگر پیو نہ شتر راحت جان بہارِ روضہ شبیر برحق کرین کیونکر نہ اسکی اقتدا ہم درنا یاب دریا سے سیادت بصارت بخش چشم ہر دو عالم گنی دنیا کی غلامی دل کشیر حقیقت میں وہ عاشق ہے بنی کا نہ ہو لون ذکر غوث پاک دل سے کرو مقبول از بہر حسد اتم کرو دخل غلامی میں مجھے تم خبر لینا میری یا غوث اسدم طفیل مصطفیٰ یا غوث اعظم تہارا دم مسمیٰ کو ہے دم</p>
--	--

شعری

<p>تو ہاقت نے اسوقت ہی یہ نرا تولد ہوا آج حق کا خلیس تولد ہوا شاہ ذوالا حترام تولد ہوا شاہ دنیا و دین</p>	<p>تولد ہوے جب نبی مصطفیٰ مبارک تجھے ہووے جو جبریل مبارک تہین اسے ملائک تمام مبارک تجھے ہووے عرش بین</p>
--	---

<p>مبارک تہین ہو دے لوح و قلم مبارک تہین اے بین آسمان مبارک تجھے ہو دے آفتاب مبارک تجھے ہو دے لائیں مبارک تجھے ہو دے سن انورین مبارک تہین ہو دے پیغمبران مبارک تہین ہو دے ائمہ عین مبارک ہو کما کہ اب کیا ہے ہم تو لہ ہوے جب بنی سعد نیت تو لہ ہوے جب شہ انبیا تو لہ ہوے شاہ لولاک جب تو لہ ہوے جب شہ کائنات تو لہ ہوے جب کہ حضرت نبی تو لہ ہوے جب شہ النرجان تو لہ ہوے حمت العالمین تو لہ ہوے جب امام رسل تو لہ ہوے بنیما جب رسول</p>	<p>تو لہ ہوا فاضل خوش رستم تو لہ ہوا مالک دو جہان تو لہ ہوا شاہ روشن قباب تو لہ ہوا آج روشن حسین تو لہ ہوا تجھے پیسا لار دین تو لہ ہوا خاتم مرسلان تو لہ ہوا دافع مشرکین تو لہ ہوا الو شفیع الامم نخواست جہان سے گئی ایت تو اسلام کو زیب تازہ ہوا تو خوش ہو گئے اہل افلاک سب تو اوس دم ہوئی زینت موجودات تو فرمایا یا اُمتی اُمتی تو اوس وقت است فریابی ان ہوئی تبت لی کل یومین پڑا قصہ کسریٰ مین اُس غل تو عالم نے کی نیک بخشی حصول</p>
رباعیات	
<p>حق و باطل نہ سمجھ حق کے سوا کہتے ہیں یہ اگر حق ہے تو انصاف سے کہہ اے سنی</p>	<p>مشرکین چوڑ کے حق بت کو خدا کہتے ہیں ہے جو معبود حقیقی اوسے کیا کہتے ہیں</p>
<p>جسم جب حضرت آدم کا بنا کہتے ہیں کیا سبب ایسی بزرگی کا ہوا اے سنی</p>	<p>او کو ملکوت نے سب سجدہ کیا کہتے ہیں او غنیمت تہا نور بنی مجملوہ نہ کہتے ہیں</p>

ولہ	یہ لہو ریش آدم سے ہوا کہتے ہیں سید خیل رسل ہیں جو محمد سنی
ولہ	مومنین سید کونین کو کیا کہتے ہیں نام جب آتا ہے حضرت کا تو سب اسی سنی
ولہ	اوس شہنشاہ کا ہم کلمہ پڑھا کرتے ہیں شوق دیدار میں جو گرتے ہیں شکستہ سنی
ولہ	نقش نگین مہر سلیمان رسول ہیں کونین جسکو کہتے ہیں امی سنی جسم و جان
ولہ	کیا وصف کر سکیں گے عنایان مصطفیٰ اے سنی اس مقام پہ کہہ دے تو صاف ثنا
ولہ	اس باغ و دلمین اپنے اطاعت کی بو نہیں سنی کو اپنی شکل دکھا دیجے یا رسول
ولہ	مجموعہ جبرائے دو عالم ہیں محمد حق ذات صفت اسکی ہیں یہ بول تو سنی
ولہ	نظارہ میں جو دیکھو نبی آدم ہیں محمد
ولہ	اس سبب ابو الانسان بنا کہتے ہیں منظر حقیقت او سے کیا کہتے ہیں
ولہ	منظر سیر اتم نور خدا کہتے ہیں بادب سحر کو جہاں صلی کہتے ہیں
ولہ	اس و جن تابلاک جسکی ثنا کرتے ہیں دانہ پانی یہی کہا چکے جیا کرتے ہیں
ولہ	تقوید حفظ کامل ایمان رسول ہیں اس جسم و جہا نہیں جو ہیں جان رسول ہیں
ولہ	ہے کونسی ثنا جو ہوشایان مصطفیٰ بعد از خدا جو پوچھو تو ہے شان مصطفیٰ
ولہ	دیدہ ہے پشت پایہ کہ کچھ نیک خونہیں کیا مونہ دکھائے آپکو کچھ او کو نہیں
ولہ	سرد فتر کونین مصمم ہیں محمد حق تک چند اذات سے محکم ہیں محمد
ولہ	حق پوچھو تو آدم سے مقدم ہیں محمد

جس دم سے کہ آدم ہوئے وہ دم ہیں محمدؐ

آدم سے ہی روحین ہوئیں اظہار یہ سنی

مرُج درشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہے شیفیع روز جزا وہی کمال فضل نوالہ
یہ کمال کیسا کمال ہے بلخ العلی بکمالہ

پڑ ہو مصطفیٰ پہ درود تم بحجیم صدق مقالہ
چڑ ہاہام عرش وجود سے برضائے جل جلالہ

وہ شیفیع روز قیام ہے ہین بابا دی سے ہی کام ہے
کہاں تار عصیان کا نام ہے کشت الدجی بکمالہ

وہ نبی کو میر اسلام ہے جو پیر دن کا امام ہے
وہ جناب ماہ تمام ہے مہ چرخ جیکا غلام ہے

کیا ہکو رامز سرمدی وہ نبی محمدؐ ارشدی
یہ ہے ایک خضلت احمدی حنت جمیع خصالہ

کہوں کیا میں لطف محمدؐی بکمال انش وجزدی
وہ جناب اکر می امجدی گئی جسے خلق کی سبب ہی

بنی اپنا ایسا ہے کہ ہر بھی مرسلو نین ہے معتبر
کہ ہے آل ادسکی بزرگتر صلوا علیہ و آلہ

وزر آیشم غور سے کہ نظر ہین روز حشر کا کیا خطر
پڑ ہو تم درود ہر ایک سحر وہ نبی کی آل خطیر پر

وہ غفور ذنب و خطا ہوا وہ شیفیع وراہ نما ہوا
جو ہوا سو اس سے بجا ہوا کمال جاہ جلالہ

وہ نبی کے ہونیسے کیا ہوا یہ طور ارض و سما ہوا
یہ نبی کا رتبہ علی ہوا کہ مکیں عرش حنہ ہوا

کسی بات کا نہین ہکو ڈر نبی اپنا ایسا ہی پشت پر
تہ ہے لطف احمدی خاص پر علی کل عم نوالہ

ہین مکر شیطان سے کیا ضرر کہ نبی ہما ہوا ہر
ہے نجات سبکی او یکے سر وہ نبی کی سارونہ ہوا نظر

دو بی عمر ہے شہ ولا در عثمان سیومی باجیا
کئی بار گھر کو لٹا دیا مع کل سال منالہ

اولین خلیفہ مصطفیٰ ابو بکر صدق با وفا
ہے چہار می علی مرتضیٰ وہ سخی کریم رہ خدا

بند

وہ بنی کی کرشنا سنیا وہ ہی حامی ہے تیل سنیا
گو بنی نہیں خدا سنیا ہے خدا سے کب جدا سنیا

مربع

اس شمع کا ہے وردیں میری زبا پر قائم
المصطفیٰ والمرقۃ وانباءہا والفاطمہ

بہتر ہی ہے دہم وردا سکا میں ہر دم کرو
المصطفیٰ والمرقۃ وانباءہا والفاطمہ

لازم ہوا اے مونسو ذکر انکا مجھ کو دہم
المصطفیٰ والمرقۃ وانباءہا والفاطمہ

جاوے بلا انکے سبب پڑتے رہو ہر صبح و شام
المصطفیٰ والمرقۃ وانباءہا والفاطمہ

باعث ہی ہے دہم پڑتا ہوں میں ہر روز و شب
المصطفیٰ والمرقۃ وانباءہا والفاطمہ

میں پاک نیت سے بل یہ پڑ رہا ہوں بار بار
المصطفیٰ والمرقۃ وانباءہا والفاطمہ

از بہر دفع این بلا میخوانم از دل بایستین
المصطفیٰ والمرقۃ وانباءہا والفاطمہ

پڑتا ہوں ہر اک روز و شب اس بیت کو میں یا آلہ
المصطفیٰ والمرقۃ وانباءہا والفاطمہ

جاوے بلا انکے سبب کہتا ہوں میں یارب سدا
المصطفیٰ والمرقۃ وانباءہا والفاطمہ

کیسی بزرگی انکی ہے پڑتے رہو ہے حزن جان

وہ بنی کی کرشنا سنیا وہ ہی حامی ہے تیل سنیا
گو بنی نہیں خدا سنیا ہے خدا سے کب جدا سنیا

ہیں پانچ میرے واسطے رد بلا کو دایم
لی خستہ اطفی بہاخر الوبا الحاطمہ

یہ نچین کے نام ہیں انکی فضیلت کیا لکھوں
لی خستہ اطفی بہاخر الوبا الحاطمہ

طوبی کے ہر اک برگ پر انکی فضیلت ہے رقم
لی خستہ اطفی بہاخر الوبا الحاطمہ

اے مونسو میں کیا لکھوں اسما ہیں یہ عالی مقام
لی خستہ اطفی بہاخر الوبا الحاطمہ

جن سے شفاعت ہوو گی اولسے یہ جائے کیا عجب
لی خستہ اطفی بہاخر الوبا الحاطمہ

یا رب طیفل نچین ہو دور یہ درد و یا
لی خستہ اطفی بہاخر الوبا الحاطمہ

گرمی و بکی دور کر عالم سے رب العالمین
لی خستہ اطفی بہاخر الوبا الحاطمہ

یہ پانچ تیرے خاص ہیں انکے سبب دے تو پناہ
لی خستہ اطفی بہاخر الوبا الحاطمہ

یہ چار اہل بیت ہیں خیم محمد مصطفیٰ
لی خستہ اطفی بہاخر الوبا الحاطمہ

ان نچین کے فضل سے جاوے بلائے ناگہان

لی خدمتہ الطفی بہا طلوبہ الحاطلہ	المصطفیٰ والمترفضیؐ وانبیاءہا والفاطمیہؑ	
جاوے و بانگے سب کہتا ہوں میں رب کی قسم	اسے سنی تو پڑھتا ہی رہ صبح و ساہرا کیدم	
تمام	لی خدمتہ الطفی بہا طلوبہ الحاطلہ	المصطفیٰ والمترفضیؐ وانبیاءہا والفاطمیہؑ شد
بسم اللہ الرحمن الرحیم		

معجزہ آنحضرت و احوال شہرندان حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ہست سر لوح کلام عظیم + ہے وہ خداوند جہان بے نیاز زندہ کرے مردہ حجب ان کو او سکی میں قدرت کا کر دن کیا بیان بچ و مصیبت میں وہی یار ہے ساری خدائی کا وہ موجود ہے حمد وہ خالق کی کروں کیا بیان حمد خداوند دو عالم کے بعد حمد خدا لغت رسول کریم نفت محمد کی کروں جب رقم ہے وہ نبی سرور کل انبیاء جسکے سبب ہے قلم کا وجود	بسم اللہ الرحمن الرحیم + اپنے ہے بند و کاوی کار ساز رحم ہے لایق اوی رحمان کو کن کے اشارے ہوئے زوہان بند وں کا سب اپنے مددگار ہے دیکھئے ہر رنگ میں موجود ہے ستہ میں نہیں میرے کچھ ایسی زبان لغت نبی سید عالم ہے سعد ہست کلید دریاغ انجم شلاخ قلم سبز بنے یک دستم ہے وہ نبی باعث ہر وسرا لغت ہلکے او سکی پہلا کیا وجود	
قصیدہ		
چون ز عدم شاہ امم آمدہ سید کو نین امم رسل کرد سر کعبہ چو بر پا علم علت غائی دو عالم از دست آمدہ	آمدہ بفضل و کرم آمدہ کعبہ دین لوز قدم آمدہ جمع رسل زیر علم آمدہ منظر اسرار اتم آمدہ	

باعث آن حامی روز جزا

سنی ادنی کہ بدر گاہ او

دہو کے زبان اپنی بے طوطا

کیونکہ یہ لغت شہر ابرار ہے

جنے کئی معجزے بتلا دئے

مین بادب ہاتھ مین لے کر قلم

سننے ذرا معجزہ خوش بیان

ایک صحابی سے روایت ہے یہ

گوشت ادب رکھنے کے ذرا دھوکو

در دو مصیبت کی روایت ہے یہ

ایک صحابی تھے نبی کے عزیز

جابر فرزندہ سیراف کا نام

بی بی سے یہ کہنے لگے ایک روز

چاہتا ہوں میں کہ ضیافت کروں

بی بی نے فرمایا کہ اسے نیکذات

سننے ہی یہ جابر علی مقام

فضل و عنایات سے تم یا رسول

خانہ عاجز یہ قدم لائیے

آپ نے فرمایا ضرور آئیے

ہو گئی دعوت جو اجابت قرین

ہو کے دل و جان سے خورسند تر

بی بی سے کہنے لگے ہو ہو کاشاد

بی بی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہو

بخشش ہر سنی بہسم آمدہ

بندہ بنے دام و درم آمدہ

کیا مین کروں وصف سالتما اب

کب یہ زبان او کے نرا وار ہے

کافرون کو صاف مسلمان کئے

معجزہ کرتا ہوں نبی کا رستم

لکھتا ہے یوں لوم شیرین زبان

صابر و شاکر کی حکایت ہے یہ

مجھے یہ پردہ حکایت سنو

نہنے سے بچو نکلے حکایت ہے یہ

صابر و شاکر سجدا بہتیر

عالی نسب صاحب عالی مقام

بات میری سنتی ہوائے نفوز

یعنی رسول اللہ کی دعوت کروں

اس سے پہلا کوئی بہتیر بات

جا کے کہائیشیں رسول کرام

کیجئے عاصی کی صیافت قبول

چند صحابی کو بھی لے آئیے

کہا نا صیافت کا تیری کہا شینگے

دلین بہت شاد ہو سنجہ دین

گھر کو گئے جابر فرستہ سیر

خوب بر آئی میرے ٹکلی مراد

جسکے سبب ایسے جو خورسند ہو

بولے کہ کہتا ہوں سن امی نیکذات
کی ہے نبی نے میری دعوت قبول
بنی بی بھی یہ شکے ہوئی شادمان
کہنے لگی کہے کے تناکا کی بات

میں نے محمد سے کی دعوت کی بات
اس لئے اب مجھ کو خوشی ہے حصول
گو یا ملی سلطنت و دجہان
آدین تو کیا بات ہے نہ نیکذات

قصیدہ

پیش وجود از عدم آرزوست
آنکہ دوش دم وہ آدم شدہ
خوش قدمی آنکہ قدم زد بہ لات
آنکہ لقب شدہ مہر عرب
رحمت آن شدہ کہ بہر سخی شد
آئین جو حضرت تو بڑی باجہ ہے
جبکہ وہ تشریف یہاں آئیگی
وہ ہی قسمت کہ ہوئی کامیاب
وہ ہی قسمت یہ عجبتیراز و ر
کیون نہ وہ گہر فخر کے عرش پر
پہر تو یہ شوہر سے کہا جاسیے
کہنا اونہیں جا کے خوشی کا پیام
اتنی ذری او یہی محنت کرو
اپنی یہ بی بی سے سنی جبکہ بات
اہل قرابت کو عجبت تمام
سب نے کہا کیسی یہ تقریب ہے
اُن سے کہے جابر فرخندہ فال
شاہ امم یعنی محمد رسول

جلوہ نور تدم آرزوست
دیدن آن پاک دم آرزوست
بہر شار آن تدم دم آرزوست
رونق ماہ عجم آرزوست
خدمت آن ذی کرم آرزوست
ہمپہ یہ اللہ کی عنایات ہے
جسم میں ہم مردو کے جان آئیگی
لاتے ہیں تشریف رسالت اب
آج سلیمان ہو سے جہان مور
ہو سے جہان نور خدا جلوہ گر
اہل قرابت کو بلا لاسیے
گہر میں میرے آتے ہیں خیر لانام
جا کے تم اب خوشیوں کی دعوت کرو
چل دیے پہر جابر عالی صفات
جا کے کہی دعوت نان و طعام
خوش ہے جو تو چہرہ ہی پر زیب ہے
چمکے میرے طالع نصرت مال
کی ہے یہ بھی کی ضیافت قبول

گہر میں میرے لاتے میں شریفیات
 سب کے کہاواہ رسی تقدیر آج
 نور خدا جلوہ فرا ہو جہان
 عین مسرت سے کہا سب تب
 آنے عرض اہل قرابت تمام
 گہر میں جو یک بکری تھی پالی ہوئی
 فوج او سے باندھ کے کی باتوں ہات
 ٹھنڈی ہوئی بکری نو بکری کا پوست
 آئین سے لے لیکے غرض با مراد
 واسطے خاص اس شدہ اسلام کے
 کہانے پکانے سے ہوئی جب فراغ
 ہو چکا اسباب خیانت تیار
 تھی یہ خوشی آپ کے آنیکے سب
 چھوٹے سے جابر کے دو فرزند تھے
 غنی دہن گلبدن و تازہ رو
 نہنا تھا اک دوسرا اوسے بڑا
 دونوں تھے آئین بڑے مہربان
 دونوں لگے کہیلنے فرحت کر ساتھے
 بکری جو تھی پالی ہوئی اپنے بیان
 چھوٹے نے پوچھا کہ بھلا یہ کہو
 بولا بڑا بھائی کہ دعوت ہو آج
 چھوٹے نے پوچھا کہ اسے بیان
 اس سے بڑا بھائی یہ کہنے لگا

میرے نصیب آجکی ہے شب برات
 آتے ہیں جو صاحب توقیر آج
 کیوں نہ بھلا ہو وہ مکان لامکان
 چلے سرو چشم سے آتے ہیں باب
 پہر تو ضیافت کا لگا انتظام
 رسی سے جابر نے او سے باندھ لی
 بسم اللہ اکبر کے سات
 چھیلے اک جائے رکھا صاف گوشت
 کہانے پکانے لگے ہو ہو کے شاد
 کہانے پکانے لگے اقسام کے
 پیول کے پیول سے تھے سیٹخ باغ
 آپ کے آئینا تھا اک انتظار
 عین مسرت میں ہوا یہ غضب
 قرۃ عینین و جگر بند تھے
 لالہ رخ و سرو قد و نیک خو
 تھا تو بڑا وہ بھی کچھ ایسا تھا
 ایسے تھے گو یا کہ دو تن ایک جان
 بولا بڑا بھائی یہ چھوٹے ساتھ
 صبح کو کی فوج او سے بابا جان
 فوج کی بابا نے اوس کی ہیکو
 اپنے پیسے کی ضیافت ہے آج
 کیسا کیا فوج کرو کچھ بیان
 لیکے چھری ہاتھ سے کاٹا کلا

چھوٹا یہ کہنے لگا ہلکیے سات
 بانے جو بکری کا کاٹا گلا ۛ
 اونے کہا پہلے تو نیت پڑ ہی
 پوچھا بڑے بہائی سے پہ چھوٹا بہائی
 بہائی ذرا پہلے سے فرمایئے
 بولا بڑا بہائی یہ چوٹے سے جب
 پہلے تو رسی سے او سے باندہ لی
 اونے کہا کس طرح باندہی او سے
 بہائی نے تب ایسا کہا جاسیکو
 لاکے چہری کاٹ دو میرا گلا
 ایسا کہا اونے بڑے بہائی کو
 ذبح تمہیں کیسا کروں بہائی جان
 پہر ہی ذرا آپ خبردار ہو +
 میں نے تو دیکھی ہی نہیں ذبحیت
 ہے تو یہ بہتر کہ مجھے باندہ بنے
 اُس نے کہا ذبح مجھی کو کرو
 چھوٹا یہ بولا مجھے آتا نہیں
 بول کے یہ جلد مکان کو گیا
 دیکھ کہا اپنے بڑی بہائی کو
 باندہ ہے تھے اس بکری کے چون پڑا
 باندہ ہو گئے رسی سے بچے آپ جب
 بہائی ہی رضی ہوا اس بات پر
 کہیں میں تھا او کو خوشی کا خیال

میری سمجھ میں نہیں آتی ہے بات
 اوس کا مفصل کہو کچھ جبراً
 بعد چھوڑی رکھے بہم پہر دی
 بات سمجھ میں میری اتنا کہ آئی
 خوب مجھے حال وہ سمجھائیئے
 خوب سنو کہتا ہوں میں حال سب
 ہاتھ میں پہر لیکے چہری ذبح کی
 بہائی میرے صاف بتا دو مجھے
 لکے رس پہلے مجھے باندہ لو
 جب تو یہ معلوم تمہیں ہوو گیا
 جھکو ہلا کس طرح معلوم ہو
 کہنے مجھے ہوش ہے اتنا کہاں
 حال ہی آپ ہی کے ہوا رو برد
 آپ تو دیکھے ہو معالی صفت
 خنجر بران سے گلا کاٹنے
 دیکھنے کی ہوگی اگر آرزو
 حال یہ میں نے نہیں دیکھا کہیں
 ایک سن اور چھوڑی لانی جا
 جلد مجھے رسی سے تم باندہ لو
 ویسا ہی تم جھکو ہی باندہ ہو ہلا
 کیجئے بکری کی طرح ذبح تب
 مرنے کی جینے کی نہ تھی کچھ حشر
 یہ نہیں معلوم جو گزر گیا حال +

بہانی بڑا چھوٹی کی سبات پر
 لے کے رسن ہاتھ میں قصاب سا
 فوج کیا لیکے چہرے تیز تر +
 کٹ گیا خنجر سے جو چھوٹا کھلو
 دوستوں میں کیا لکھوں اس گل کا حال
 ہو گیا وہ رشک من لالہ وار
 اوس گل تازہ کو لگا جب کھار
 تناسوہ لاشہ تر پنے لگا
 اب تو ہی سمجھا کہ نہیں آسمان
 اب ہی نہیں سمجھا تو اوٹہ آئیے
 بوسلے یہ کہو لے دست و پا
 بات نہیں کرتے ہو بے ہوش ہو
 سمجھا نہ تھا حال کو یہ جب تک
 دیکھا تو کیا دیر ہے چل کر کو جان
 وہ تو تھا بجان یہ تھا خروال
 او سکویہ کہتا تھا چلو اب اوٹو
 دیر لگی اونکو یہ باعث سو مان
 کو بڑی سے فرمایا کہ مان جلد جا
 کہلے ہو نگے میرے پیارے لے
 گرم میں کر پانی سے نہلاؤنگی
 زلفیں سنوارو مگی لگا کر میں تیل
 سننے عامے اونہیں بند بولونگی
 چھوٹے سے جامو نہ پہرے لگا کر کلا

راضی ہوا کاٹنے بہانی کا سر
 بہانی کے بہانی نے کسے سوٹ پا
 تن سے جدا کر دیا چھوٹا سا سر
 سنج ہو کر تہہ سب لہو
 لعل وہ جابر کا ہوا خونین لال
 دل ہوا مان باپ کا اک انداز
 مانکے جگر میں لگے شتر ہزار
 بہانی نے یہ دیکھے نہ کر کہا
 بابائے ایسا ہی کیا تھا وہاں
 فوج مجھے کر کے خوشی پائیے
 نننے سے ہاتھوں سے اوٹھانے لگا
 سمجھا ہے شاید کہ جو خاموش ہو
 بہانی مجھے پوچھتا تھا تک
 بابا کو ہی حال یہ جا کر سنائیں
 مرد کیا زند کیا نہیں تھا خیال
 مرد کہیں اوٹھتا ہے ایدو تو
 یاد کہیں آگئے مادر کو وہاں
 لعل میرے ہونگے کہیں ڈھونڈ لا
 اونکو بلا لا تو بیان جلد تر
 خاصی قباد و لونکو پناؤنگی
 پہلون بسایا ہوا اچھا پناہیل
 چھوٹی سی نعلین بھی پناؤنگی
 بیجو مگی میں پیش رس کتاب

بولونگی حضرت کی یہ تین خانہ زاد
 و دونوں جہان میں یہ تین سرفراز
 ڈھونڈنے لوندی جو چلی جا بجا
 ایک کھڑا کہتا ہے بہائی اوٹھو
 لونڈی نے پوچھا کہ میان کیا ٹال
 بابائے بکری کا جو کاٹا گلا +
 اوسنے کہا میں نے یہ بھجھا نہیں
 میں نے کہا چھکوا ہی باندہ لو
 اوسنے کہا مجھ کو یہ آنا نہیں
 باندہ کے رسی سے میرے دست دیا
 جب تو چھہ میں یہ میری آئیگا
 اس لئے رسی سے انہیں باندہ کر
 کر کے یہ سب میں نے تو بتلادیا
 مجھ سے تو دیکھا ہے مجھے آپ اب
 مجھ سے خفا ہو گئی نہتی سی جان
 بات تو کیا پا بھی ہلاتے نہیں
 اسلئے میں اٹکوا دھاتا ہوں اب
 آنی ہے اب تو تو اٹھالیکے چل
 لونڈی نے اوس بچے کو سکر چال
 کہدیا بی بی سے وہ سب تہسرا
 اوسنے کہا آپ چلو تو بتاؤن
 جب تو مونی بی بی نیٹ بیقرار
 گھر کے عقب دیکھا تو ہے یک کھڑا

آپ دعا دو کہ رہیں با مراد
 عمر میرے پیار دلی ہو دے دراز
 گھر کے گئی پیچھے تو دیکھے ہے کیسا
 خاک پہ ہے دوسرا دوپارہ ہو
 صاف اوسے کہدیا سارا یہ حال
 میں نے کہا بہائی سے وہ جسرا
 صاف بتاویجھے کہ دیکھا نہیں +
 لیکے چھوری تیز گلا کاٹ لو
 میں نے کہی حال یہ دیکھا نہیں
 بہائی تہیں کاٹ دو اسدم گلا
 صاف یقین دیکھکے ہو جائے گا
 لیکے چھوری کاٹ دیا میں نے
 کہتا ہوں تم کاٹ لو میرا گلا
 کچھ نہیں بتلاتے ہیں کیا ہے سب
 بات نہیں کرتے ہو چھوٹے میان
 مجھے تو دیکھا ہے بتاتے نہیں
 بابا کے نزدیک لجاتا ہوں اب
 بابا کے نزدیک بلا لیکے چل
 گھر کو گئی ہو گے بہت پر ملال
 سنے کہا بی بی نے کہتی ہے کیا
 ورنہ کہو تو میں وہ لاشے کو لاؤن
 اٹھکے چلی روتی ہوئی آہ مار
 دوسرا ہو فوج زمین پر پڑا

ماور غم خوارج چاک ہو
 او سنے یہ جاناکہ کپڑ کر سب مجھے
 پہاگادہاں سے تو گیا بام پر
 وہاں سے جو گہیر آیا تو نیچے گرا
 بام سے گرتے ہی ہوا پاش پاش
 جبکہ گرا بام سے نیچے وہ ماہ
 بی بیان جو جمع تھیں گہیر گلیں
 راوی دیگر سے روایت ہے یہ
 نانون کا جو گہر میں لگا تھا ننو
 نان کا وہ چولھا تھا پر گرم قباب
 روز ضیافت کے برنج و خداب
 حال یہ سن جا پر درد جب
 دیکھ کے منہ دونوں جگہ بند کا
 دونوں کو حجرے میں چپا کر رکھا
 صبر کرو مت کرو خاطر خزین
 سید عالم کے قدم کے سبب
 آونگے جس وقت رسالت پناہ
 صبر کرو دل کو رکھو بر مستعار
 ذات رسول دو دجہان آئیگی
 آونگے جس وقت محمد رسول
 ہلکو جو آزدہ بہت پائیں گے
 وہ نہ پہرے جانو کہ قسمت پہری
 جب وہ پہرے زندگی برباد ہے

پوچھا جو لڑکے سے غضبناک ہو
 مارے گی رسی سے جھڑ کر مجھے
 مان بھی وہیں ساتھ کئی دوڑ کر
 گرتے ہی سر چوٹا سا لکڑے ہوا
 ہاتھ ہی ثابت نہیں آئی وہ لاش
 آنکھوں میں مادر کے ہوا سب سیاہ
 آنکھیں ہر اک بی بی کی تیرا کین
 اور ہی مضمون کی حکایت کہ یہ
 آسمین گیا پہاگ کے جابر کا نور
 نان کے ساتھ ہو گیا وہ بھی کباب
 ایک کے پرچے ہوئے دیگر کباب
 لاشوں کے پاس آگیا ہو سر و جب
 تہام کے دل ہم کے چپ رہ گیا
 بی بی سے پہرا ہی یہ کہنے لگا
 کیونکہ ہے الصبر مع الصابرین
 دیکھا جزا صبر کی کچھ اور رب
 ہم بہ بڑا ہو دے گا فضل آکہ
 ضبط کرو آہ دل و اعذار
 جسم میں بیجا نون کے جان آئیگی
 دیکھینگے ہم دونوں کو ہین دل لول
 آپ ہی آزدہ ہو پہر جاہل گے
 گویا کہ اللہ کی رحمت پہری
 جان یہ ناشاد کی ناشاد ہے

میں نے تصدق کئے دونوں سپر
 بی بی نے من بن کے کہا حج ہوا
 صبر کیا سو پ کے اللہ پر
 شکر کیا گھر کو ب نارا بہت
 چار دن طرٹ نعین لگا کر کہا
 اب تو بڑا کتاب ہے میرے دل کا داغ
 غم سے وہ پردہ بہت بن گئی
 بولی کروں کیا کہ نہیں دکھو تاب
 آئینے کو دیکھ کے حیرت میں آ
 دیکھ کے محفل کو ہوئی سنیہ چاک
 لوگوں نے سمجھا کے کہا کیا یہ بات
 ہر کہہ مٹتا ہے اب دل کا داغ
 چاندنی کی کیسی چٹکتی ہے تاب
 آئینے میں گو کہ کدورت نہیں
 اپنی یہ تقدیر کی تحریر دیکھ
 یا یا شرف جس سے کہ اللہ کا عرش
 لوگوں کے کہنے سے کیا فرش جب
 ہو چکا سب بزم کا جب انتظام
 آپ کو اوس فرش پہ چٹھلاو یا
 رکھ چکے لالا کے وہاں جب طعام
 ایسا ہوا حکم خداے علیل
 میرا حبیب آج ضیافت میں ہے
 جانتے ہی کہنا اوسے بعد از سلام

بلکہ تصدق میرے ماور پر
 اوسکے ہے آئینے ہماری نجات
 آپ کے آنے کے رہے منتظر
 سب سے نبی آگیا پیارا بہت
 میری تو آنکھوں میں اندھیرا پڑا
 کیونکہ نہیں بزم میں میرے چرخ
 چاندنی کو دیکھ کے چہت بن گئی
 دونوں میرے ڈوب گئے ماہتاب
 بولی وہ تصویر میں نہیں اس جگہ
 فرش کو دیکھا تو ہوئی فرش خاک
 صبر کرو دیو گیا اللہ نجات
 بزم میں آتا ہے خدا کا پسر داغ
 آتا ہے اللہ کا اب ماہتاب
 رکھے وہ تصویر یہ صورت نہیں
 رب کے مرقع کی وہ تصویر دیکھ
 اُس سے مزین بنے اب تیرا فرش
 رکھنے لگی بزم میں اسباب تب
 آئے رسول اللہ علیہ السلام
 ہاتھ دھوا رو برو کہا نار کہا
 چاہا کہ اب کہا وین رسول کرام
 جا تو محمد کے یہاں جبرئیل
 جابر مشکور کی دعوت میں ہے
 میرے نبی تہنہ نہ کہنا نا طعام

جابر پر جبر کے بچہ کے سات
سنے ہی جبر میں یہ حکم خدا
ہو یا د ب پیش بنی مصطفیٰ
کہا نا تناول کرو اسے نیکذات
پاس محمد کے وہیں آگیا
سر کو جھکا عجز سے کہنے لگا +

قصیدہ

بیشہ دین نور خدا السلام
یہی اعطانی یہ لبست شد کلام
راہ گرفتند ز تو گم رہاں
شد ز تو پر نور شب و دو جہاں
شاد بن سنی غمگین را
حق نے کہا آپ کو بعد از سلام
جابر غمگین کے جو میں طفل و دو
آپ کو بچا کے پیام جلیل
دیکھ کے جابر سے کھے مصطفیٰ
جلد بلاؤ نکو تو اسے نیک نام
عرض کی جابر نے کہ گھر میں نہیں
کیل کے جسوقت وہ آجائینگے
آپ تناول کر و حضرت طعام
آپ نے فرمایا کہ جابر انکو لا +
آپ نے وہاں سر کو جھکا سا بنے
گھر میں نہیں انکو میں ڈھونڈھو نکدہر
آپ تناول تو کرو یا نبی
دیکھ کے پھر آپ نے اسکو کہا
پہلے تو ان بچہ کو تم ساتھ لو

روفق بزم دوسرا السلام
اسے شہ پر فیض و سخا السلام
شمع شہستان خدا السلام
ہستی توئی برد و جلی السلام
سید افضل و عطا السلام
اب نہ تناول کرو تمہا طعام
ساتھ انہیں لیکے تناول کرو
وہاں سے عرض ہو جبریل
جابر سے بچہ کو میرے پاس لا
کہاؤ نگائے ساتھ میں انکو طعام
کیلے شاید کہ گئے ہیں کہیں
بچے تو میں چاہیں گے کہ ہائینگے
کہاؤینگے پھر آپ کے چہوٹے غلام
کہا نا میں کہانے کا نہیں اون جو
عرض یہ کی جابر نا کام نے
وقت گزر جاتا ہے اسے ابھر
کیل کے آجاتے ہیں بچے ابھی
مجھ کو یہی آیا ہے حکم خدا
بعد جو کہانا ہے تناول کرو

سننے ہی یہ جابر جنت جگر
وہاں سے گیا گہر میں بہت بیقرار
نہم میں لے آیا اٹھا کر وہ خوان
عرض یہ کی رکھکے بدر و تمام
آپنے پوچھا کہ یہ کیسا ہوا
عذر کئے اسلئے تم سے رسول
حال یہ دیکھا تو لبصد اضطراب
ایسے میں جبرئیل امین کو خدا
بول اوسے جا کے تو میرا سلام
میرے نبی جابر غمگین پر
زندہ کرو بچوں کو تم یا رسول
واسطے بچوں کے دعا کی کھئے
زندہ جو ہو جائیں گے میرے طفلان
لے کے میرے اطفال کو یا مصطفیٰ
روح الامین سننے ہی حکم خدا

ہو گیا اس بات سے لاچار تر
خوانین لاشوں کو رکھا اشکبار
روبر و حضرت کے کہا سنتان
آئیکے حاضرین یہ دو نو غلام
عرض کی جابر نے کہ ایسا ہوا
آپ نہو جائیں کہیں دل ملول
لوگ وہ محض کے ہوئے اشکبار
حکم دیا پاس محمد کے جا
بعد سلام ایسا تو پہنچا پیام
رحم کر و تا کہ ہو خور سند تر
تا میرے جابر کو خوشی ہو حصول
زندہ انہیں کرتے ہیں ہم دیکھئے
ہوئیکے مانا پ بہت شادمان
کہا ئیے اس کہانے کا جبکہ مزا
پیش نبی آ کے کہا جبر جکا

قصیدہ

صاحب شرفین سلام علیک
لوز تو شد باعث کوئی مکان
ہستی توئی بادشہ الزمان
مردم چشمان دو عالم توئی
بارغم و بیخ ز سنی بر آر
حق نے یہ فرمایا ہے بعد از سلام
آپ دعا مجھے کرو یا بنے

سید غرین سلام علیک
اے شہ کو نین سلام علیک
وارث حسین سلام علیک
قرۃ عینین سلام علیک
سید ثقلین سلام علیک
زندہ کرو بچوں کو اے نیک نام
زندہ مین کرو تیا ہوں دیکھو ہی

بعد لے ساتھ وہ اطفال کو
حکم خدا سنکے رسولِ خدا
فضل کرے میرے غفورِ رحیم
رحم ہے لایق تو ہے رحمان کو
جبکہ دعا کی یہ جنابِ رسول
کیون نہ قبول آوے خدا کو دعا
زندہ وہ جابر کے ہوئے غفلگان
جب تو خوشی ہو گئی گھر میں تمام
مادِ غم جو بے ہوش ہتی +
عش میں تہاجی او کا وہ غم کے سبب
ہوش میں آدیکھے ہے کیا زندہ ہیں
زندہ ہوئے پھر تو بعدِ شاد کام
پاس بٹھالے کے انہیں مضطرب
کہا نیسے جسوقت فراغت ہوئی
گلشنِ جابر کے وہ لالہ کے پھول
اونکو دعا دیکے رسولِ خدا
ہو گئی اب یہاں سے روایت تمام
فاتحہ پڑھ سنی دل پاک سے
زندہ کرو اس دلِ بیجان کو
در پئے دین ہو گئے ہیں لمحہ دین
فج ہوں اب دشمنِ دین سب کو
حاسد دین ہو دین ہمیشہ خراب
اہی جو آپ کے بیار مسین

کہانا جو حاضر ہے تساول کرو
رب سے یہ کی باتہ او ہمار دعا
تو ہی خداوند ہے ہی وقدم
زندہ کر ان دو تن بے جان کو
ہو گئی درگاہِ خدا میں قبول
سارا اشارہ یہ خدا ہی کا تھا
آگئی ہر دو تن بیجان میں جان
اہلِ قربت ہوئے سب شاد کام
ابنی خودی سے ہی فراموش ہتی
ایک ہی تھے غم سے اسے روزِ شوب
شمسِ قمر و دنون ہی تابندہ ہیں
جھلکے کیا دنون نے ملکر سلام
کہانا جو حاضر تھا تساول کیسا
پھولوں کی محفل میں مداری ہوئی
دینے لگے نرم میں لالہ کے پھول
اپنے مکان کو ہوئے رونق فرا
ذاتِ چمیر پہ درود و سلام
مالکِ حاجت شدہ لولا کے
سازگی دو گلشنِ امیان کو
بامِ برین پر سے گرین اہل کین
غلبہ اسلام ہے روزِ شب
است مرحوم ہے کامیاب
سچ و مصیبت میں گرفتار ہیں

او کو سلامت کی شفا ہو عطا سنی پر کہ فضل و کرم ربنا سنی کو رکھ اپنے بعد اب تاب	ہے یہ دعا سنی کی یا مصطفیٰ ہر عن لایمان نبیؐ مصطفیٰ ہر دو جہان میں وہ رہے کا سیاب
---	---

معجزہ شوقِ انقرا از جنابِ سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کہے وہ خداوند سے قدیم زمین و زمان اور مکین و مکان وہ کسطح صانع ہے بے گفتگو کیا پیدا وہ خالق دوسرا سرا بنیا سید نامور حبیب آکہ سید المرسلین کہ ہے جس سے بنیا و افلاک کی	کہوں پہلے حمد نہ اسے کریم کیا کن کے ایما سے پیدا جہان کیا قطرہ آب کو ساہ رو ہایت لئے زمرہ انسیا محمدؐ کو سب میں کیا معتبر امام رسل رحمتہ العالمین صفت کیا کہوں شاہ لولاک کی
--	---

قصیدہ

از آن جس نے بامیست بامِ رسولؐ ہمہ پاک شد نہ انتظامِ رسولؐ شدہ وقف الغام عامِ رسولؐ چرخش آمدہ اتہامِ رسولؐ کہ ہر سنی آمد سلامِ رسولؐ محمدؐ کا ثانی بہر دوسرا کیا آپؐ ہی کو شفیع الامم گئے مشرکین کے سب دفع ہو کیا جس نے او گلی سے شوقِ انقرا محمدؐ کا یہ معجزہ ہے سنو	شد از عرش برتر مقامِ رسولؐ خزانی و بطلان و کفر جہان ز روئے ترحم بہر دو جہان شد نہ انبیا جس نے مقبول حق شدین امت خاص مجوم حق ہوا ہے نہ ہو گا کوئی دوسرا خداوند عالم پر فضل و کرم متطفر کیا کفر پر آپؐ کو ظفر کیوں بناوے نبی کفر پر دل و جان کے ساتھ اید و ستو
---	---

ہوا جب کہ دین بنی آشکار
 تھا اک بادشاہ نام عبد العزیز
 یہ کی عرض اس شاہ کے روبرو
 کہتا ہے پیغمبر مقرر
 زمین پر جو پہلے سوکرتا ہے او
 قویک معجزہ چرخ پر کر طلب
 پہرا سوقت ہم اوسکو دینگے سزا
 سخن اوسکا اوس شاہ دوجب سنا
 کہ یک معجزہ آپسے ہے طلب
 تب ایمان لاؤنگا میں آپ پر
 سنی حبیب سول خدا نے یہ بات
 ہوا عبد اوس شاہ پر آپ کا
 پیغمبر کو بٹھلادیا تخت پر
 ادب سے کہا تم سے اونکیزات
 بنی ہو خدا کے اگر بے خلاف
 رسول خدا نے کہا اوسکو جب
 تیرے گھر میں ایک مضغہ گوشت ہے
 نہ آگین بن بنی نہ ہے دست دیا
 تیرے گھر تولد ہوئی ہے وہ چیز
 کہا بادشاہ نے بجز و نیاز
 میری عرض شکر کہو یا نبی
 نہ بیانیٹی کہوں اوسکو کیا
 وہ بٹیا یا بیٹی ہے فرمائیے

ابوہل کا دل ہوا بے قرار
 خرد مند عالی نسب باتیں سن
 محمد ہے اک شخص میرا عرو
 سمجھتا ہوں میں اسکو ہے سحر گر
 نہرا۔ دن کے معجزے روبرو
 نہو دیکھا یہ کار سخت اس عجب
 چلین رستے اپنے ہم دین کا
 تو کے میں اگر نبی سے کہا
 محمد بتا دیکھے مجھ کو اب
 کہو نگا ہو پیغمبر صرنا مور
 گئے اوسکے گھر میں جلیل القضا
 تو وہ سرفرد اوٹھ کر اٹھا گیا
 کھڑا روبرو دست بستہ ادھر
 عجب کچھ نہیں ہے کہ ہوگی یہ بات
 میرے گھر میں کیا ہے اوصاف فنا
 جو تو پوچھتا ہے میں کہتا ہوں آ
 فقط گوشت ہے اوپر ایک لپٹ ہے
 دو سو راخ اوسکو میں اسے بادشاہ
 بہلا اور کیا چاہتا ہے غرض
 کہا آپ نے میرے سب گھر کا راز
 یہ کیا چیز مجھ کو تولد ہوئی
 کہو آپ کچھ یہاں سول خدا
 میرے دلوں تکلیف پر لائیے

کہا آپ نے ہے وہ خستہ تیری یہ کی عرض اس شاہ نے آپ سے کرم حال پر میرے فرمائیے یہ سنکر رسول خدا کے کریم	کہ دختر ہے وہ نیک اختر تیری بڑی عاجزی اور آداب سے اوسے صورت نیک پر لائیے دعارب سے یہ کی کہ رب رحیم
---	---

قصیدہ دعا

توئی ارحم الراحمین عظیم توئی لم یلد وحدہ لا شریک ہمہ خلق کردی زایائے کن توئی زندہ از مردہ بیرون کنی اگر سنی خواہد تو حاجتہ یہ نقش ہیولائی کو اسے خدا دعا کی جو حضرت نے اسباب کی کیا حکم جبریل کو بے دنگ محمد ہے ملیں سراجا منیر محمد میرا ماہ انوار ہے شب تار کیا کفن کی جج ہے اگر کفر کا دیان ہے ابرسیاہ کو کے گا وہ ابرسیہ دورب مدوگارین ہوں اوسے کیا خطر وہاں پہنچتے ہی تو بعد اسلام میرے چاند اس برسے تو تیر محمد میرے دو جہان کے رسول	منم عاجز و خاکسار و ذمیم ہمہ کردی پیدار لطف عیم جہان مستعار و تو ہستی قدیم ز قدرت کنی بیزبان را یکلم کنی زود حاجت روائے کریم لفضل و کرم نیک صورت پلا تو اللہ نے ایسی عنایات کی محمد کے جا پاس ہو کر تینگ صلوۃ علیہ کثیر اگیشہ پہ اطراف اوسکے شبتا رہے محمد میرا امین جو ن شمع ہے پہ میرا محمد ہے مانند ماہ جماعت بنے گی وہ پر نورب بہلا دے سکے کون اوسکو ضرر میرا اوسکو پہنچا دے ایسا پیام تجلی سے دل اوسکا پر نور کر دعا کی جو تو نے ہوئی وہ قبول
--	--

محمد میرا ماہ

محمد میرا ماہ

او سے کہلے جاو کیہ الشاہ تہ +
ہو اس قد حیکہ حکم جلیس
جو آیا تو دہان اپنے سر کو جھکا

وہ دختر تیری ہو گئی جو برو
محمد کے پاس آگئے جبریل
ادب سے کہہ اہو کے کہنے لگا

قصیدہ سلام

محمد بنی مصطفیٰ السلام
ز تو دور شد جملہ ظلمات کفر
محمد تو نبی سید المرسلین
تضع دوعالم شدی از ازل
ز سنی رسد تا اب صبح و شام
خدا نے کہا ایشہ نیک نام
بجالاتے جو شہر آداب کی
یہ کفار سے آپ گمراہ و مست
وے ساری جماعت میں کفار کی
تمہیں پر وے ایمان لاؤ گئے اب
کہو بادشہ کو کہ اے نیک خو
یہ شکر کیا شکر پروردگار
یہاں سے تو جاو کیہ اندر سرا
یہ شکر بہت بادشہ خوش ہوا
محل میں گیا جب شہ نیک نام

شہ دین رسول خدا السلام
منور سلج الہدیٰ السلام
سرزمینہ انبیا السلام
تو حامی روز جزا السلام
شہ زمزمہ اصفیا السلام
تمہیں اپنا پیغام بعد از سلام
دعا ہننے مقبول کی آپ کی
کہہ اندیشہ خاطر میں اب لاؤست
مدد چاہو اپنے مددگار کی
یہ جانو بنین کے مسلمان سب
ہے دختر تیری شکلے پاکیزہ رو
کہا بادشہ کو کہ اے ذوقدار
کہ دختر تیری بنگلی خوش لقا
دہان سے جو نکلا تو گھر میں گیا
تو دیکھے ہے کیا یہ بعد احترام

غزل

صنوبر قد و مہر روشن جبین
برخ آفتاب است لبخندہ زن
بہار گلستان حسن و جمال

پیری پیکرے بہت حجلہ نشین
خوشہ ہچو پیکان نگہ شرمگین
گل گلبن حسن نازکستدین

کے مشک گوید خطامیکند
 ز مشرق بر مغرب رو آفتاب
 چنان نقشہ بر برسیامش بود
 رباید ز دل ہوش سنی نہ چون
 جو دیکھا تو وہ شاہ فرخندہ خو
 کہا یار رسول خدا مجھ سے
 میری آرزو تم نے بر لائی ہے
 میرا مدعا حاصل آیا رسول
 کہ میں چاہتا ہوں فلک شروع
 تھا سارے اشارے دوپارہ ہو
 وہ دو کڑے دو آئینہ بن جائیں
 وہ ہر ایک پہلے شہ نیک نام
 وہاں سے وہ اطراف کعبے کے جا
 وہاں سے چلا جائے مشرق کو ایک
 جہان میں پہرین بعد اسے نیک نام
 رضا لیکے تم سے وہ عالی گہر
 جو یہ معجزہ آپ سے پائینگے
 تو حضرت نے فرمایا اسے نیکو
 ہوئی جب شب بستی دہم نمود
 یہ جو مجھ سے اب چاہتے ہیں بیان
 اگر معجزہ مجھ سے یہ دیکھ لیں +
 دعارب سے کی استقدر مصطفیٰ
 اندھیری گئی چاند آیا نیکل +

گمندر لان کا کل غنبرین
 چو گرد اند آن لبست چہ بین
 تو گوئی کہ شوق القہر بر زمین
 سیست چشم چین تا زمین
 محمد کے پاس آیا جو رسند ہو
 محمد بنی مصطفیٰ احربا
 شہنشاہ ہر دوسرا احربا
 ذری عرض اک یہی کرنا قبول
 اندھیر میں ہو چاند پہلے طلوع
 فلک سے نیچے اتر آوے او
 تصدیق ہو راہ گریبان سرائیں
 کرے بوقمیس او پراپنا قیام
 پہرین سات بارے شہ انبیا
 دو گرجائے مغرب کو ایشاہ نیک
 وہاں سے وہ ہو جائیں ماہ تمام
 چلا جائے جنتاب پہر چرخ پر
 تو ایمان ہم سب لائینگے
 میں تبلاؤنگا تجھ کو لے و بر
 دعا کی بنی گئے کہ رب الودود
 بتاؤ انہیں آسمان پر عیان
 مسلمان یہ سارے بنکر رہیں
 ہو جب تو کچھ ایسا افضل خدا
 ابو جہل عکین ہوا ہاتھ مل

پیبر گئے بادشہ کے قرین
 ہوئے جمع اوس لاکھ خاص عام
 کھڑے آکے میدانین حضرت نبیؐ
 بحکم نبیؐ وہ او تر آگیا
 نبیؐ نے شہادت کی اونگی اوٹھا
 اشارت کی اونگی کی حضرت نجیب
 ہر ایک ٹکڑا پہر استینوں میں آ
 کہ ہے بوقبیس اسم اک کوہ کا
 پہر اوس کوہ پر سے او تر آگیا
 گیا شرق کو ایک پا کر شرف
 پہر اطراف عالم کے ہر اک پہر
 ہوا چاند یک پہر تو آیا او تر +
 رہا چرخ پر ایک ساعت عیان
 مسلمان ہوا بادشہ دیکھ کر
 دعائیں یہ کرتا ہوں یا مصطفیٰ
 جیون نیکنامی سے دنیا کے بیچ
 کہو اس جماعت کو حضرت پسند
 مدد کچھ کرو یا رسول خدا
 جو بیارہین امتی یا نبیؐ
 شفا لئے سلامت عطا کیجئے
 ہے سنی تہارہ ا غلام قدیم

توشہ نے ہم آکے چومی زمین
 خلائق کا یک ہو گیا اثر دہام
 کہے چاند کو تو او تر آا ہی
 مقابل ہوا جب ادب سے کھڑا
 مثال قلم چاند کو شوق کیسا
 دو ٹکڑے ہوا چاند گرد و نہ تب
 ہو صدقے گریبان سے باہر ہوا
 رہا اوس پہر وہ چاند کچھ یک ذرا
 وہاں سے وہ کیسے پر صدقے ہوا
 گیا دوسرا ایک مغرب طرف
 وہاں سے ملے دونوں گرد و نیل جا
 رضا آپ کی لے گیا چرخ پر
 ہوا آنکھ سے خلق کی پہر نہان
 مسلمان ہوئی فوج سب معتبر
 خدا سے دلا د و میسر اور عا
 رہوں سرفرازی سے عقبی کو بیچ
 نہ دنیا سے پہنچے اوسے کچھ گزند +
 غنیدان دین ہو دین سار کتنا
 شفا رنج علت سے باوین سمجھی
 کرم آپ شاہ صدا کیجئے
 کرو یا نبیؐ اوس پہر لطف عمیم

تو اسے سنی صلوٰۃ پڑھ صبح و شام
 بذات محمد علیہ السلام

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حال مصنف قصبہ بردہ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامُ

اَللّٰہُمَّ اَعْظِیْ لَقَتِ رَسُوْلَکَ الْمُحْتَدِ

امام زمرہ پاکان و سید ابرار +
یہاں ہی جائے او کو شفیع بنے تکرار
کہ جس سے صاف شفاعت بنی کی ہوا اظہار
علوم چارہ حاصل تھے اونکو بے گفتار
نہ کچھ نکاح کا او کو خیال تھا زہار
مدام یا دین اللہ کی وہ لیل و نهار
ہوا وہ شخص یکایک جزام سے بیمار
کیا نہ کوئی دوائے مریض پر کچھ کار
اسی علاج میں بس خسرچ ہو گیا یکبار
یہاں تک نہ رہا پاس او کے یک دنیا
ہوا مریض کی او سوقت مان کو اک تیار
مدام فاقہ کشی دوسرا پیر بیمار
نہ کوئی پاس رہا او کے آشنا اور یار
گدائی کرنے کو جاتی بکو چہ و بازار
کہلاوے آپ بھی کہا لیوے غمزدہ لاچار
رو مال لے کے ہلاتی تمام شب بیدار
تمام جسم پٹالک گئی لہو کی دھار
تمام ہو گیا کم زور او س کا جسم زار
مدام خاک پر رہتا پڑا ہوا لایچار
تمام ہو گئے بنیر اس سے اہل جوار
یہاں سے جاؤ یہ بدبو سے ہم ہوئے بنیر

شہ سریر رسالت رسول نیک شعار +
شفیع حشر تو ہے او کی ذات بابرکات
عجیب معجزہ کہتا ہوں او کو غور کر و
سمی شیخ محمد تھے ایک شرف الدین
فراغ کنج عبادت کے واسطے شاید
فقط ہی مادر و منہ زند تھے محبت سے
خوشی میں دیکھئے گردون نے کیا فساد کیا
علاج او کا کیا ہر طبیب نے لیکن
تمام مال و زور زندگی اثاث البیت
لٹائے دام و درم او سے سب برائے علاج
نہ قوت او کو میسر نہ رہا چھتھا کچھ
زمانہ کیسی مصیبت میں او کو لایا تھا
سوائے مادر غمخوار تھا نہ کوئی رفیق
برائے قوت وہ بڑھیا تمام روز دام
ملا گدائی میں گر کچھ نہ تو لاکے بیٹے کو
سرانے بیٹھی رہے صبح تک بعد زاری
زیادہ ہونے لگی اور او کو بیماری
مرض نے زور کیا انگلیاں جہڑیں ساری
عرض وہ ہو گیا اس طور نقش فرش زمین
بدن میں ہو گئی بدبو مریض کے ساری
کہا وہ شہر کے لوگوں نے آ کے بڑھیا سے

عرض وہاں سے وہ بڑھانے اپنے بیٹے کو
کہا مریض سے اک وزر روکے اسے بیٹا
اکیلا چھوڑ کے کس طور تجھ کو جاؤں میں
شفا یہ رنجش حب نکاہ سے تجھ کو کب
ہوئی ہے اتونہایت ہی ہیمہ لاچاری
کہ دو دور و زنگد رتے ہیں صاف فاقوں کے
بیان یہ کرنے لگی زار زار و رو کر
جد ہر مین دیکھوں اُدھر بند ہے درمید
مگر کہلا ہے در دولت رسول اللہ
مقصیدہ شان مقدس میں ایک کہتا ہوں
یہ کیلئے شان مبارک میں یہ مقصیدہ کہا

اوٹھلے کے شہر کے باہر کہا بھنت زار
یہ تیرا حال ہوا ہے مرض سے لاغر و زار
رفیق کون ہے اسجانے پر تیرا غمخوار
مرض گیا نہ تیرا گوئے علاج ہزار
کہانی کر نیکو بالکل نہیں ہے شرم و عار
کسی نے دید یا لقمہ تو ہو گیا افطار
تو واسکو دیکے لتلی یہ کہہ اوٹھا بیار
کہلا نظر نہیں آتا ہے کوئی در زہار
اوسی ہی در پہ کردن عرض حال میں نہا
قوی امید شفا کی ہے مجھ کو بے تکرار
ہزار عجز سے کر کے حال دل اظہار

قصیدہ

شہ شفاعت عظمیٰ و واقف اسرار
کلید قفل در رسم حق بدست تست
محمد است مرا نام سوے این مہنام
فرشتہ البغایات پر عطا کردی
ملاؤ کہت عزیزبان شہی ز روززل
بنمزلت نہ رسد پیچ یک نہ پیچیدہ
ز گفتگوی تو جان یافت سخاوت یحیم
دوائے دروگناہ و خطا بدست تست
توئی کہ مامن و طمآنے ہر ضعیف و نحیف

کریم و راحم کونین و سید ابرار
ترجمی کین اسے خواجہ سوے اہل جوار
بنام خویش نگاہ کرم کئے کیجبار
نگاہ لطف بفرمائے ہمہ بین لاچار
پناہ نیست بجز ذات تو مرا زہار
توئی کہ سید عالی مکان شہ احرار
نہ راہ لطف سیجائی کن برین بیار
چہ درد عاصم می نیار داز تو فرار
بغیر ذات تو سخی نہ در دست ظہار

تو واسکے دلپہ نہایت خوشی ہوئی کیا۔
بڑے وقار سے آتا ہے ایک شاہ سوار

مقصیدہ شان معلیٰ میں جب ہوا اتمام
اوسی ہی شب کو جو سو یا تو خواجہ کے اندر

جو آیا پاس تو او سنے مریض کے اوپر
 بدن سے پہنچ لی پہر صاف او سکی چادر کو
 تمام کہاں اوڑھی جسم ہو گیا شفاف
 شفا مریض کو جسوقت ہو گئے کاٹل +
 کہو تو کون ہو کیا آپ کا ہے اسم شریف
 کئی دنوں سے مصیبت میں آگیا تہا میں
 تمام جسم میں آزار تھا میرے حضرت
 علاوہ سچ لین افلاس کا یہ ہے غلبہ
 چہاؤن آپسے کیا اور اک علاوہ ہوا
 مجھے نکال دیا صاف شہر سے آقا
 میری مصیبت و بخشش پہ کچھ نہ جسم کیا
 پڑا تھا درد رسیدہ میں بیکس مولس
 خیال آیا مجھے ایک روز کچھ ایسا
 تمام بستہ جہان کے ہوئے ہن دروازے
 ایسے وار ہزاروں ایسے کو پہنچے
 اسی خیال سے حضرت کیا قصیدہ شروع
 قصیدہ آج وہ تمام ہو گیا حضرت
 یہ میری بیکسی و بخشش و مصیبت میں
 یہ شان و شوکت و عظمت بزرگی و عظمت
 یہ قول و فعل سے حضرت کے ہو گئے ہن نمود
 عزیز و بیکس و غفلت پر رحم نہ مایا
 تھا سے لطف و کرم سے گمان ہے آقا
 تو مسکرا کے کہا آپ نے کہ ہاں ہم ہن

اڑا دی لطف سے او سوقت چادر اپنی اتار
 تو اس مریض سے سب دفع ہو گیا آزار
 مثال ماہ ہوا سچ تمام پر الزار
 پکڑ کے دامن اقدس کو تب کی تکرار +
 ہوا ہے آپکا اسجائے کس سبب سے گدا
 بغیر ماور غمخوار کون تھا غمخوار
 نہ چین و غم تھا مجھ کو نہ رات کو تھا تدار
 بجز گدائی نہیں اور صورت افطار
 تمام شہر کے باشندگان ہوئے نیاز
 میرے بدن کی عفونت سے جس کی انکار
 نظر تو کیجئے یہ دور پہنچ نا اسوار
 نہ کوئی پاس رہا میرے آشنا و یار
 قصیدہ شان محمد میں یک کروں تیار
 پہ ہے شیفع ورا کا کہلا ہوا دربار
 بیرون میں خالی کچھ ایسی نہیں ہے یہ سرکار
 ایسے و مطلب و مقصد مرا ذکر اظہار
 بڑی ایسے مجھ کو کہ میرا ہو گا کار
 کئے ہو آپ نہایت کرم ہزار ہزار
 کسی میں میں نے نہیں دیکھی اتناک زہار
 کرم کے فضل کے بخشش کے لطف کے آثار
 تمام آپ میں پیغمبروں کے ہن اطوار
 کہو تمہیں تو نہیں مصطفیٰ شہ ابرار
 شیفع ورا جسم کو میں دامن محنتار

سبحان اللہ

قصیدہ تو نے لکھا ہم کو وہ قبول پڑا
خدا کا فضل ہوا رہ تو تندرستی سے
یہ کہلے ہو گئے حضرت محمد عزیزی
جو دیکھا غور سے اپنے کو تندرستی ہے
اوس ہی وقت کی غل آب منگوا کر
اوس کا نام ہوا ہے قصیدہ بروہ
عرب میں کہتے ہیں سب لوگ بروچا در کو
لقب قصیدہ بروہ ہوا اسی ہی لئے
میں اوس قصیدہ کا تہوڑا لکھا ہوں کہ یہ مضمون
عزیز و دیکھے حضرت کی اس شفاعت پر
کریم و جسم و جسم رحیم و رحمت حق +
کیا جو شیخ محمد پر تم نے اپنا کرم
اگرچہ دروگنہ میں یہ مبتلا ہے بس
مریض و درجہ دانی ہے یا بنی سنی
ستار ہی ہے تپ حرقہ جسدانی کی
بنفشہ رخ و گیوے عنبرین دیکھے
اگر نصیب سے عذاب لب لے پیرا
نظر سے ادس لب یا قوت فام کو دیکھے
نگہ سے دیکھے اگر تیر جی چشم کے بادام
سوائے او سکے ہے اک در در معیشت کا
مد و کچھ ایسی ہوا سے سر در زمین و زمان
ہمیشہ رنج و مصیبت میں دے رہیں حضرت
یہ کینہ رانی کے بدلے میں اہل کینہ پر

یہ تیرے عجز پر کی ہوسرانی اسے ہشیار
لکھی تمام تیری آج رنجش واد بار
اوہر کو ہو گیا یہ شخص یک بیک بیک
نہ تن میں آگے کی رنجش رہی نہ وہ آزار
دو گانہ شکر کا گزرا نہ پہرہ نہ نیک شمار
لکھا جو شیخ نے در شان احمد مختار
اٹھائی تھی جو محمد نے چا در اپنی آثار
صلہ میں شیخ نے اوڑھی تھی چادر الطہار
لکھے ہیں شیخ نے یک لکھ پست و شت شمار
شفیع عالم دنیا ہی ہیں شہر ابرار +
خدا نے او کو شفاعت پہ کر دیا مختار
نگاہ فیض یہ سنی پہ ہی کر دیکھتا
متھارا نغمہ بخشش تو ہے شفا آفتار
عطا کر داسے کچھ اپنا شربت ویدار
عطا ہوا اس کو طباشیر روئے پر انوار
مرض و زانہ رہے یا بنی عالی تبار
تو فرج دلپہر رہے عافیت سے یل نہا
نہ پلے قوت و طاقت مدام یہ ہمبار
پیسے نہ روغن بادام سے او سے سروکار
متھارے صندل رحمت سے کیوں نہ پا قرار
تمام اہل بغاوت رہیں سدا ہمبار
دو الی کیا ہے دعا بھی کرے نہ دوا نیکار
مدام ہوتی رہے ہر طرف سے غیب کی بار

<p>گر خدا کے تم ہو نبی مستر حال اپنا گر بولے زندہ ہو کر یعنی سنکر اسکا جب نبی نے زندہ ہوتے ہی ماہی نے کہا السلام صلوات یا محمدؐ</p>	<p>زندہ کر اسکو بوجہ ہے ارحم لاویگے تب ایمان تم پر سب ہم کردیا زندہ مچھلی کو یہ یکدم عاجزی سے سر کو جھکا کر آدم والصلوات صلی علیک وسلم</p>
<p>اشروع سرسرخہ دو عالم آیت حرم حق شدہ وجودت روح جسم ہر دو جہان کد است از دم پاک تو دم جہان است انزال ز جسم گنہ نیابہ ظل حرم در افگنی مچشہ</p>	<p>وئے ظہور وجہ وجود آدم زان حیم عالم شدی اے لے جسم تو شد چون جان مگر جسم آدمہ دم از تو جسم بے دم اسے ز خرم مار حم لتست مرہم اسے شہ اعلیٰ بندہ مکینم</p>
<p>ہست سخی اے بادشاہ ذیشان</p>	<p>جان منداے آل و اصحاب کرم</p>
<p>حال اپنا میں کیا کہوں حضرت کیا جلا دیگی آگ مجھ کو بولو تب نبی نے پوچھا سکھایا کسے عرض کی ماہی نے ہو مودب ایک دن میں چار کو اپنے جو یان لب پوریا کے تب سو و اقدس یاد میں نے سنکر کیا ہے حضرت کیا اثر آتش اب کر گئی مجھ پر عرض کرتی ہوں پر سنو یہ تم سے آئی میں ہر ایک دن بس روزیا</p>	<p>راز دل سے میرے ہوا آپ محرم کرتی ہوں میں درد و درد اعظم جو پڑھا کرتی ہے درد و دہم حال میرا سن لیجئے اے کرم آب پر تھی اسے آپر دے زرم پڑہ رہا تھا کوئی بزرگ آدم جب سے ہی ہے میرا یہ ذکر ہر دم آپ کا جب ہو ذکر مجھ سے ہدم حال اپنا سرور و عالم پکڑا مجھ کو صبا ہو کے ظلم</p>

جب یہودی یہ کہنہ یہ مجھ کو
 بولا عورت سے لے بکا تو اسکو
 کہہ کے یہ خصلت ہو گیا وہاں سے
 میرے ٹکڑے ہانڈی میں کر کر ڈال
 بعد رات آیا یہ شخص کہہ کر کو
 اک کی گرمی ہی مجھے نہ پہنچی +
 پوچھا عورت سے کیا یہ کت ہے
 شکستہ حیرت میں آکے لایا مجھ کو
 جب تو حضرت فرما دیا یہ سن کر
 اوس یہودی نے جب سنیں یہ باتیں
 مر جا اے پیغمبر مکرّم

گھر کو لایا کپڑے میں باندھ محکم
 جا کے آتا ہوں کام کو میں اسدم
 کاٹی عورت تب مجھ کو ہو گئے پیغم
 کہہ کے چو لے پر آگ دی ہے اکرم
 دے رہی تھی جتنا کہ ہے انکرم
 آپ کی ہے تاثیر درود اعظم
 کر دیا تب عورت نے اسکو محرم
 آپ کی خدمت میں آکھتا عالم
 ہے سارا یہ فیض درود اعظم
 یہ کہا ہوا ایمان پر مسلم
 مر جا اے صاحب کمال اعظم

قصیدہ

شد شنائے تو لذت زبا نم
 عشق تو وار و شعلہ بجا نم
 یاد تو دار و آب در و ہا نم
 شد عنایت یا محمد مصطفیٰ
 کلمہ تو حسرت ز گلوے ایمان
 از شنایت لطف سخن بر آید
 تو امام پیغمبر ان اعلیٰ
 جب یہودی نے کی صفت جی کی
 صدق دے فرزندو نکو لیکر
 ایسا سخی پر ہی کرم ہو حضرت
 ورد اسکا تو کر سدا اوسنی

وصف تو آمد تازگی جہا نم
 آہ میسوز و مغز استخوانم
 ذکر تو دار و لطف برسا نم
 در زمان تو آمدہ زسا نم
 نام تو شد لغو نیز حفظ جہا نم
 شد بیانت شیرینی با نم
 یا نبی من سنی مع خواہم
 لاکے ایمان اسلام پر ہو تمام
 پڑھ دیا کلمہ دین پر ہو محکم
 تا ایہ ہو ورد درود اعظم
 سرد بچہ ہوا آتش جہنم

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و احوال فرشتہ

شاہدی دیتا ہوں میں دل سے کہ اللہ ہے ایک
 حمدا و لغت کے بعد از میں یہ لکھتا ہوں سنو
 جبریل آئے تھے ایک روز محمد کے قرین
 بال و پر جلگئے تھے بس وہ فرشتے کے تمام
 وہ فرشتہ تو نہایت ہی عظیم انسان تھا
 بس تعجب ہوا جبریل کو کیا باعث ہے
 پوچھا جب روبرو جا کر اوسے یہ بعد سلام
 اوس فرشتے نے کہا کیا کہوں تجھے احوال
 تو نہیں جانتا کیا مرتبہ اعلیٰ تھا میرا
 پوچھا جبریل نے وہ کیا ہے بیان کر مجھے
 بولا باعث یہ تھا ایک شب کو نبی صلی علیہ
 علیہ وسلم وہ تھی شب معراج خدا نے ان کو
 سبے تعلیم کی حضرت کی مگر جب مجھ کو
 مجھ سے تعلیم نہ برائی نبی کی جبرم +
 کیا سب تو نے محمد کی نہیں کی تعلیم
 بال و پر جل گئے اوس وقت میرے اے جبریل
 اب کہم کہاں جاتے ہو پہلا اے جبریل
 اس فرشتے نے کہا اس طرح جبریل سے تب
 یا تو حضرت کے تک مجھ کو پڑ کے لے چل
 الغرض سنکے یہ جبریل ہوا وہاں سے روان
 اور نبی سے کہا تم رحمت عالم ہو لیتیں +
 پوچھا حضرت نے کہو خیر تو ہے اے بہائی

اور یہ کہتا ہوں رسول اوس کا محمد بیشک
 ایک عجب معجزہ حضرت کا نہیں اس میں شک
 تو زمین پر ملا رستے میں اونہیں ایک ملک
 آہ بھرتا ہوا سردیتا تھا ہر بار ٹپک +
 فیضیاب ہوتا تھا بس اس سے فرشتہ یک یک
 ایسا مقبول فرشتہ ہے پڑا ایسا اکاک
 کیا سب کہ خدا نے تجھے یون ڈالا جہنم
 قہر مجہر ہوا جب سین پڑا ہوں اب تک
 اک خطا ہو گئی اس رتبے سے میں یا سرک
 جسکے باعث ہوا مردود خدا کے زیر رک
 قربت حق میں چلے جاتے تھے طے کر کے ملک
 یاد فرمایا تھا بفضل و کرم اپنے تک
 ایسی غفلت ہوئی کیا گئی عفتل بہر رک
 تو نہ حق سے مجھے آئی کہ اسے مردود رک
 بس یہ سننے ہی میرے ولین لگا اک ناوک
 قہر میں آگیا ہوں اوڑ گیا سب منہ کا ناک
 بولا جبریل میں جاتا ہوں محمد کے تک
 بعد پیغام خدا کیجئے کچھ میری گناہ
 مجھ میں طاقت نہیں رورو کے کیا ہو نیک
 حکم حق کہہ یاد دوازے پہ دیکر دستک
 کچھ گنہگار و نہ ہو رحم شہ پر بارک
 بولا جبریل کہ اے میرے عالی مسلک

اک فرشتے نے خطا کی ہے تمہاری حضرت
 بال دیر جل گئے ہیں اس کے زمین پر ہے پڑا
 لینے تعلیم نہ کی آپ کی حضرت اوس نے
 ایسے مقبول فرشتے کا ہوا ہے یہ حال
 الغرض عرض یہ ہے آپ کی خدمت میں میری
 سکتے حضرت نے کہا اوسکو کہو اسے جبریل
 حق تعالیٰ تجھے مقبول کرے گا اوسم
 اوسکو جبریل نے حکم سنایا جسدم
 بار اول جو پڑھا ذات مبارک پہ درود
 بار دوم جو پڑھا اوسنے درود اقدس
 بار سوم جو پڑھا اوسنے محمد پہ درود
 جاتے جاتے کہا حضرت سے کہ عرض قبول
 حشر تک ہو دے گی جو مجھے عبادت حضرت
 بولے حضرت اوسے کی مینے تیری عرض قبول
 اوس فرشتے کی جو کی عرض محمد نے قبول
 اوس فرشتے کو ملا مرتبہ آگے سے دو چند
 اوس فرشتے پہ کیا رحم جو تم نے حضرت
 بال و پر جل گئے ناچار پڑا ہوں حضرت
 بال و پر کر کے عطا اپنی عنایت سے نئی
 مجھ کو مقبول کر دشر میں سائیکے تلے
 زخم عصبان پہ میرے مرہم کا فوراً بنے
 بس ہے سنی کو اگر سائید یو اسے ملے
 دین و دنیا میں ہر اکدم اے رسول ابرار

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

ایسے کہہ پھر خدا میں ہے پڑا ہو کے تنک
 غم سے روتا ہے نہایت ہی مثال کو دک
 اسلئے آگیا ہے پھر میں رتبے سے ڈھاک
 ایک دن میرا بھی ویسا ہو حال کو دک
 آپکے رحم پہ ہے اوسکا پڑا کام اٹک
 تا درود آج پڑھے مجھ پہ ادب سے وہ ملک
 پیشتر سے ہی زیادہ ہو تیرے خیمہ چاک
 شکر کر کر کہ کرب واصل ملے ہو کے خاک
 اوسکے بیٹھا جو پڑا روتا تھا لیلیٰ لکے لاک
 پرنکل آیا اوسے فضل خدا سے یک یک
 چلے یا اڑ کے فلک پر نہ لگی ایک پاک
 روز محشر میں رہوں آپکے دامن سے پاک
 کی نثار آئی امت پہ وہ مین نے بیشک
 تجھے کو مقبول کیا حق نے چلا جالبٹاک
 جیسے چارم پہ نواز اوہ خوشی کا بلبلک
 فیض پانے لگا پہر اوس سے فرشتہ ہر یک
 عرض سنی ہی کرے ہے نکر و اوسکو فک
 اوج رتبہ سے زمانے نے مجھے ڈالا ٹپک
 میرے سینے سے جا کیجئے عنہم کا کز ملک
 اپنے دامن سے حضرت مجھے دینا نہ چٹک
 روضہ پاک کا یکبار جو دیکھوں آہک
 یا نبی آپ کا سجاے یہ ہو دے کر شک
 کیجئے فضل و کرامات سے سنی کی ملک

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و فضیلت درود شریف

السلام علیک صلی اللہ

یا محمد بنی رسول اللہ

بعد نام نبی رسول اللہ
با طہارت میں مقبلان آ کہ
باپ کو لے کے چلے یا ہمراہ
یک بیک ہی براہ بیت اللہ
باپ بیٹے و عود و نون شام و بچا
تہی ترقی میں بخش جائیگا
قوت دست و پا گئی و اللہ
قافلہ چلے یا بوقت چکا +
رورہا تھا پڑا بسا لڑوا
باپ اوس شخص کا موانا گا
پینیک کر رہا تھا سر کی کلاہ
کیا مصیبت میں ہوئیں یا اللہ
سب طرح سے ہوا میں آج تباہ
عسل کو یہاں کہاں ہو رو دیا
میں ہوں تنہا ہمیں کوئی ہمراہ
منہ سے مردیکے جب بیکٹا گا
سارا چہرہ ہوا ہے صاف سیاہ
سرد تر دل سے ایسی کی کی گاہ
باپ سے میرے کیا ہوا ہے گناہ
ذکر یہ ہو جو خلق کی افواہ

پہلے کہ لا الہ الا اللہ
معجزہ اک نبی کا لکھتا ہوں
کعبۃ اللہ کے حج کو کوئی شخص
باپ بیٹا ہو گیا اوس کا
ایسی حالت سے راہ چلتی تھے
کچھ نہ صورت تھی اوسکو صحت کی
جگہ بیماری ہو گئی زائر
سنگے باپ بیٹے جنگل میں
بکیسی پر وہ اپنی ہر یک دم
اس مصیبت پہ پہر علاوہ ہوا
رنج پر رنج ہو گیا جو اوسے
دلین کہتا تھا یہ بعد زاری
ایک تنہائی دوسرا یہ غم
کیا میں موت کا اب کروں باب
دفن اب کس طرح کروں اوسکو
روتے روتے اڑھائی چادر کو
دیکھتا کیا ہے باپ کو اپنے
حال یہ دیکھ پہر ہوا مغموم
کیسی آفت ہے یا الہی صیب
میری رسوائی ہو دیگی بے حد

مجھ کو اور باپ کو میرے یارب
 یا آلہی مراد کو پہنچا
 داد رس ہے تو داد کو پہنچا
 اس دعا میں تھا وہ غریب ملن
 ایک سوار آیا پہنے سبز لباس
 آتے ہی لاشہ سیہ رو پہ
 ہاتھ پھرتے ہی اوکا لاشے پر
 دیکھ کر حال باپ کا وہ شخص
 دامن سوار کا پکڑ کر چہرہ
 اس مصیبت میں پہنکے میں حضرت
 اپنے چہرے پر فرمایا
 نام جب تک نہ آتا ابو نوگرے
 وہ سوار اس سے بولایا سنکر
 نام سے میرے چہرے کو کیا مطلب
 تیری حالت پر رحم کر ہم نے
 اوسنے کی عرض پہرہ بخر و اب
 عاجز می اوکی دیکھ کر بول لا
 ہم درود شریف ہیں امیر و
 باپ تیرا بوقت خواب مدام
 جبکہ وہ مر گیا باین حالت
 کی جناب خدا میں تو نے دعا
 حق قائلے کو رحم آیا بہت
 ہلکو ہوا یا پاس لاشے کے

اپنے لطف و کرم سے وہ تو پناہ
 ہے غریب الوطن یہ حاجت شاہ
 داد خواہان ہے بندہ درگاہ
 ہو گیا جب کچھ ایسا فضل الہ
 اوس بیابان میں غیب سے ناکا
 ہاتھ اپنا پھر دیا اللہ
 چمکا روئے کا چہرہ مثل ماہ
 خوش ہوا دلمین اپنے خاطر خواہ
 عرض کی کون ہو تو دین پناہ
 لاغری سے بنا تماشل کاہ
 کس نے اس بات کی آگاہ
 دو نگاہ دامن نہ ہاتھ سے ناکاہ
 تو نے یہ بات اجبی کی اسے واہ
 دست دامن سے میرے کہہ کوتاہ
 کام جو کہ پہنچا کر دیا اللہ
 نام اپنا کہو تو شاہنشاہ
 نام کہتے ہیں اینارہ تو گواہ
 اپنی رحمت کی آئے کرنے پناہ
 ہلکو پڑتا تھا یا بسو اللہ
 چہرہ اوکا ہوا گتہ سے سیاہ
 لاش کو لیکے باپ کی سر راہ
 سنکے رونا تیرا بزاری واہ
 آپ فرما کے رحمت کی نگاہ

روسیا ہی بدل دی ہم نے اب اتنا کہکرا دے ہوئے نصرت الفرض او سنے کر کے کچھ تدبیر یا رسول خداے عز و جل + وہ بھی پڑھتا ہے روئے تہذیب و رو آپ روشن کرد مشعل نور یا نبی ہین جو دشمنان دین اسطرح سے اونہیں نہریت ہو سارے ہو جائیں یکساں معدوم راہ پر لاؤن اونکو اب حضرت یہ مرادین ولاد و اللہ سے دین و دنیا میں اپنے سنی کو	حکم حق سے بوجہ دل خواہ وہ درو و شریف صاحب جاہ لاش کو دفن کر لی حج کی راہ عرض سستی کی ہے یہ شام بچا کیجئے اوس پہ بھی کرم کی نگاہ ہے گناہوں کو ادا دل جو سیاہ ایک پل میں وہی ہو دین سکتا شیر سے پہلے گئے حطیح رو باہ آپ کی راہ کے جوہن بہ خواہ جو کہ راہ خدا کے ہین گمراہ یا حبیب اللہ فی سبیل اللہ خوش رکھو ہر طرح دین کو شاہ
--	---

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم در احوال و سوسمار

ہے محمدؐ ہادی کون و مکان ہے محمدؐ سرور دنیا و دین + مومنو خاموش رکھو باادب باطلہارت ماتحتہ میں لیکر سلم کی پہر دیون نے ایسی صلحت الفرض اون سب فلا اکابر گھوڑ پہوڑ او سکو کہیں اہل دکن فارسی میں نام اسکا سوسمار پر وہ جلکر آگ سے تہا مگر	ہے محمدؐ رہنمائے النس و جان فات حبلی رحمت للعالمین کیا میں لکھتا ہوں او کوں لہجواب معجزہ حضرت کا کرتا ہوں رقم آزما میں کچھ محبت کی صفت رکھا ایک تیلی میں او کو باندھ کر گوہ اور دو میں کہیں سبے وزن اوسکا ہے اکثر پہاڑ و نین قرا جلکے وہ ایسا تہا جیسے کو یلا
--	---

الغرض وہ روبرو حضرت کے آ
 اور کہا ہم کون ہیں فرمائے
 اور اس تہیلی میں کیا شے ہے نہا
 شکے حضرت نے خدا سے کی دعا
 جب یہ حضرت نے کیا اور نئے کلام
 یہ ارادہ تم سمجھو نے ہے کیا
 گروہ بولے حال اس تہیلی کا اب
 ورنہ جھٹلا دیوینگے سو وقت ہم
 یہ تھا رہا ہے ارادہ صاحبو
 اور اس تہیلی میں ہے بکٹا نور
 پر ہوا ہے جل کے وہ مثل کیاب
 جگہ ٹھہری کہو لے وہی تھا جانور
 حکم حق آیا کہ تم یا مصطفیٰ
 پھر تو حضرت نے اسے زندہ کیا
 اسلام اے سید دنیا و دین
 مردے کو ہمے زندہ کرنا تیرا کام
 گر میں ہوں گا آدمی یا مصطفیٰ
 جب تو حضرت نے خدا سے کی دعا
 آدمی جب بن گیا وہ سو سار
 مہربا اے ذات اکرم جہا
 عرض کی حضرت سے یا خیر لورا
 وقت میں موسیٰ کے اس شاہ ہدا
 امت موسیٰ میں تھا یا مصطفیٰ

با ادب ہو کر وہ تھیلار کہہ دیا
 کیا ارادہ رکھتے ہیں تیرا لے
 اگر خدا کے ہونے کی گئے بیان
 حق نے تب حضرت کو آگہ کر دیا
 جانتا ہوں تم یہودی ہو تمام
 آزمانا مصطفیٰ کے پاس جا
 جب تو ایمان لاوینگے ہم یکے سب
 دیوینگے زلت اسے ہو کر ہم
 وہی خبر اللہ نے مجھ کو تم سنو
 نام اسکا گوہ ہے مشہور تر
 کہوں دو تہیلی کا منہ اب سبجا
 سچ کہ جگر کو یہ حق سرسبز
 او سکوزندہ کرد و با صدق و صفا
 جب ہوا زندہ تو حضرت سے کہا
 اسلام اے رحمت للعالمین
 اسلام اے روح اعظم اسلام
 حال اپنا سب کہوں گا بر ملا
 بن گیا وہ آدمی ایک مرتب
 دشت خم ہو کر کہا تبا کی بار
 مہربا اے رحم عالم حرب
 اب سنو میرا منکسل ماجرا
 آدمی میں تھا اگر عالم طرا
 اپنے مذہب میں تھا کامل خوب کیا

جب پڑھوں تو ریت میں یا مصطفیٰ
 جبکہ میں پڑھتا تھا رے نام کو
 بسکہ ہو کر بے نہایت لٹول
 چہیلوں گر سو بار بغض تمام
 دیکھتا پرزے پہ گر نام آپ کا
 ذکر ہے اک سوز کا یا مصطفیٰ
 غیب سے آیا طیانچہ ناگہان
 با فضیلت یہ وہ اسم پاک ہے
 جسطح اوسکو جلایا اے لعین
 جبکہ یہ آواز آئی کان میں
 آدمی کا ہو گیا میں سو سار
 پہر تو گمراہ بنا امید و ناس
 عرض کی موسیٰ سے اے صاحبِ مال
 واسطے میرے دعا فرمائیے
 پوچھا جو موسیٰ نے مجھے بھرا
 جب تو موسیٰ نے نہایت خوفنا
 بولا اسے مردود تو نے کیا کیا
 پہر تو زلرمی کر کے موسیٰ سے کہا
 پہر نہیں کرنے کا ہرگز ایسا کام
 سکے یہ موسیٰ نے کی حق سے دعا
 جب دعا موسیٰ کی بالکل رہی
 تو نے بے ادبی کی جیسے بے حیا
 سکے یہ میں نے خدا سے کی دعا

نام آتا تھا تھا را جا بجا
 دشمنی ہوتی تھی مجھ پر ناکام کو
 چہلستا اوس نام کو میں یا رسول
 پہر لکھا جاتا تھا قدرت سے و نام
 بغض سے آتش میں اوسکو ڈالتا
 میں نے ڈالا آگ میں نام آپ کا
 پہر نہ آئی کہ سن اے بگمان
 صاحب عزت شدہ لولا کے
 اسطرح تو ہی جلے گا بالیقین +
 منہ صورت ہو گئی اوّل میں
 شکل دیگر ہو گئی تب ایک بار
 پہنچا میں یکبارگی موسیٰ کو پاس
 اسطرح سے ہو گیا ہے میرا حال
 صورت اصلی پہ مجھ کو لائیے
 حال جو گزرا تھا میں نے سب کچھ
 کی ملامت مجھ کو جب نے انتہا
 جیسی بے ادبی کی ویسا ہی مل
 واسطے میرے کرو حق سے دعا
 میں نہ واقف تھا کہ ایسا ہو یہ نام
 رہی اوسوقت اوسکی التجا
 بات یہ اوسوقت پر مجھے کہی
 اوسکی ہی مقبول ہو گئی دعا
 یا اے ہی ہے یہ تجھے التجا

مصطفیٰ کے وقت تک مجھ کو خدا
الغرض موتی سے لیکر آپ تک
میں نے جاہراک سے جاہد عا
جا محمد مصطفیٰ کے پاس تو
ہو کے نا امید ہر ایک کو میں تھا
ہو تھا یہ فضل کا امیدوار
ذکر ہے یک و ذکا ایک مرتبہ
کر خوشی اسے دل جلے پھر کھو گیا
میں نے ہاتھ کوئی جب یہ خبر
تا کہ بیچون آپ کے قوموں تک
جبکہ وڑا ہو نہایت بے قرار
جس طرف کرتا تھا منہ اس طرف کو
شوق مجھ کو آپ کا تھا یا رسول
جا پڑا اس آگ میں ایک مرتبہ
یہ یہودی مجھ کو وہاں سے کیبیک
شکر اللہ میری برائی مراد
کہلے یہ کلمہ پڑھا اس وقت پر
ہو گیا اللہ کی درگاہ میں مقبل
وہ جو تھے جتنے یہودی دل توبہ
ہو مشرف سب کے سب ایمان سے
مجھ کو بھی فضل و کرم سے یا رسول
اتس عصبان سے جھکے ہوں کباب
جسطح جنور ہوا ہے دل میرا

زندہ کہہ اپنے کرم سے اسے سمجھ
ہو گئے جتنے نبی بے شبہ و شک
ہر ہمیر نے ہی مجھ سے کہا
ہے تیرا حامی وہی بے گفتگو
واوی ویران میں سرار سا
پھر رہا تھا دشت میں ہو مقبرہ
ہاتھ غیبی سے آئی یہ ندا
لے زمانہ مصطفیٰ کا آگیا
بے تحاشا وڑا یا خیر البشر
دیکھ کر پاؤں سعادت کیبیک
آگ تھی چو طرف بس یک پشوار
آگ آتی تھی خطہ بس روبرو
کر لیا اس آگ میں جلنا قبول
یا رسول اللہ میں جل کر رہ گیا
لاے حضرت آپ کے تھوون تک
آپ کی رحمت ہوئی مجھ پر زیاد
مرتبہ اوسکو ملاک معتبر
ہو گیا وہ ایک صحابی رسول
پڑھ دیا ہر اک نے کلمہ ادا
رہ گئے خدمت میں دل اور جان سے
کھینچے اپنی غلامی میں قبول
نخس صحت مجھ کو اسے علیٰ جناب
بخشے انسانیت یا مصطفیٰ

بخشنے حسرت کو اور مسلم کو سب
قابل دلالت کو اور حنفی کو بس +
اور جوہن میرے اقارب یا بنی
اور سب اہل جماعت کو مدام
اور تمامی مؤمنین اور مومنات
اور اس سنی کو تم یا مصطفیٰ ص
بس یہ سنی آپ کا ہے مدح خوان
مصطفیٰ پر دل سے اسے سنی مدام

خوبیان دنیا و دین کی روز و شب
نعمت عقیقی پر دیجے دست رس +
دو جہان میں دے رہیں خوشدل سبھی
لیک دلی بخشو آرام تمام +
ہر دو عالم میں رہیں راحت کے سات
ست کرو ہر سال خدمت سے جدا
کچھ اس پر عنایت ہر زمان
پڑھو درود و فاتحہ ہر صبح و شام

دلی مصطفیٰ ص

معجزہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در احوال آہو

محمد شافع کل مذہبین ہے
محمد رہنما ہے گمراہان ہے
محمد زینت دین و یقین ہے
سنو اسے مومنو یہ میرے تقریب
عرب کے تحت ہے اک شہر محمود
یہودی کوئی ایک تہا تہا اوجا
اوی معمول جا کر وشت اندر
رکھی مضبوط ترسی سے بندر
گر جنگل میں تھے وہ آہ بہرتے
مصیبت کیسی ان بچوں پہ آئی
ہتی ہرنی اس طرف ٹھیکین نہایت
اود ہر بچوں پہ تھی ایک تیر لری
اود ہر بھوکے پیاسے بچہ دو لوزو

محمد رحمتہ للعالمین ہے
یقین ایمان بخش کا فرمان ہے
محمد دافع ہر کفر و کین ہے
کہ اعجاز نبی کرتا ہوں تحریر
ہے طایف نام اوی تہا تہا اوجا
وہ جنگل میں ہمیشہ مسید کرتا
لے آیا اک ہرن مادہ پکڑ کر
تھے اوی ہرنی کو دو بچے مقرر
نہایت غم سے مانگو یاد کرتے
تھے اک بھوکے گر مانگی جدائی
تہا بچوں کا پچھڑنا اوی بہ آفت
اود ہر ہرنی کھڑی تھی غم کی مای
اود ہر بھوکے غم سے فاقہ ہا ہر بھوکو

اود کہڑ ہوک سے بچے تھے سیم
 ترپتے تھے اود ہر ہو کے پیاسے
 اود ہر ہر فی کھڑی تھی سخت ناچار
 سلما نو ذرا دیکھو منظر کر
 کسی کا دوست کوئی چوٹ جاوے
 خصوصاً ہونی بچوں کی جدائی
 اگر انسان ہو یا ہو دے حیوان
 تھی ہر فی گرچہ وہ حیوان لیکن
 اگرچہ ہو گئی تھی سخت ترمید
 دعا یہ دل میں کرتی تھی آہی
 خدا کا فضل کچھ ایسا ہو واجب
 کہا ہر فی نے اے سالار عالم
 کہ ہو تم رحمت عالم شہرت
 فقط انسان کے راحم نہیں ہو
 کہا حضرت نے کہہ کیا بھیسہ غم ہے
 کہا ہر فی نے ناحق مجھ کو کرید
 میرے چوٹے ہیں بچے مصطفیٰ اود
 سو امیرے نہیں ہے انکا غمخوار
 دے ہو کے ہو کے ہونگے تھلائے
 خبر یہ بھی نہیں یا مصطفیٰ اب
 دے شاید زندہ ہیں یا مر گئے ہیں
 میری یہ عرض ہے یا مصطفیٰ اب
 پلا کر دودہ بچوں کو میں اسد م

اود ہر ہر فی پہ تھا اک سخت تر غم
 بچہ کران سے بچے ہو نرا سے
 یکایک قید میں ہو کر گرفتار
 مصیبت جو تھی ان بچوں کے اود پر
 تو وہ سو دے نہ پیوے اور کہا و
 بڑی ہوتی ہے اک لپر بُرائی
 محبت سب کو ہے بچوں کی لیسان
 محبت سے نکھائی کچھ وہ اوسدن
 مگر فضل خدا پر کر گئے امید
 طفیل مصطفیٰ دے تو رہائی
 رسول اللہ آئے ناگہان تب
 میری فریاد ہے اک تہ سے اسد م
 مصیبت میں ہوں مجھ پر کیجئے رحمت
 کہ تم تو رحمت للعالمین ہو
 کہ جس باعث سے تو یوں چشم غم ہے
 رکھا ہے اس یہودی نے مجھے قید
 ہیں جنگل میں نہیں ہے دودا و نکو
 پلاوے دودہ اور انکو کرے پیار
 جدائی سے میری آسنو ہسافے
 بچہ کران مجھے ہیں وہ کس جگہ اب
 نواک شیر کا ہو کر گئے نصیب
 مجھے چہڑا دوا نہ بہر خدا اب
 چلی آتی ہوں اب ایشاہ اکرم

یہ سن کر کیفیت ہرنی سے حضرت
مین ہون ضامن اسے تو چھوڑ دم بہر +
اگر آوے گی یہ پہر کر نہ بجا
ہوئے ضامن وہ ہرنی کے جو حضرت
ادھر کو وہ یہودی بے نہایت
تمامی قوم کو اپنے بلا کر + +
کہ مین نے آج ایک ہرنی پکڑ کر -
محمدؐ نے دی ہرنی کی ضمانت
ہے یہ بھی وعدہ یہ آویگی پہر کر
محمدؐ کو مین لایا داؤ مین اب
وہ جنگلی جانور ہے آویگی کب
ادھر کو تھا یہودی عن فلی مین
ادھر جنگلی مین ہرنی پہنچی جب او
کہا اُن دونوں بچوں نے ہرن سے
شکاری آکے تھم کو لے گیا تھا
کہا ہرنی نے اون بچوں سے کیسے
رسول اللہؐ کو ضامن دیکے باہم
کہا بچوں نے اے امان یہ کیسا کی
اگر چھوٹا یہ تیرا وعدہ ہوا اب
تو کر کے آئی ہے اب کام کیسا
رسول اللہؐ کی خدمت میں چپکڑ
یہ کہ کر مان دے دو بچے چکا کیسے
ہے ابتگ یہ نشان طایف مین دیکھو

کھے اسدم یہودی سے بذا لفت
پلا کر دودہ آوے گی مستر
تو پہرا د سوقت کر مجھے تقاضا
یہودی نے او سے چھوڑی لجلبت
ہوا خوش اور دلیر آئی فرحت
کہا ایک کام کیا بن آیا بہتر
رکھی تھی باندہ کرسی سے درپر
ہے چھڑ والی او سے مجھے بدقت
نہ آوے تو تو مجھے لے مقرر
کہ کھلجاتا ہے ادسکا چھوٹھ اب سب
اسی پر ادسکو ذلت دیونگے اب
کہ ایسی گفت گوے جاہلی مین
تو آئے روڑوہ بچے دو نو +
تو آئی چھوٹ کر کس مکرو فن سے
تو آئی کس طسج سے پہر کے ابجا
سنو احوال میں راکان و ہر کر
پلانے دودہ مین آئی ہون اسدم
رسول اللہؐ کو ضامن دیکے آئی
رسول اللہؐ کو ذلت ہو دیگی تب
نہیں پیورینگے اب ہم دودہ تیرا
پٹنگے دودہ تیرا جسم مستر
محمدؐ کے قرین تب آئے بیشک
جو تہون پر سے ہرنی آئی تھی او

<p>ہے نقشِ سم ادھی تچتر کے اندر غرض ہر فی مہ بچون کے آئی یہودی کو تعجب ہو گیا جب پڑ ہاکلمہ محمد کا بہ شہرت جو چمکا اوسکے دل پر نور ایمان مجھے بھی یا رسول اللہ کرم سے یہ آفت سخت تر ہے مجھ پہ آئی مسلمانوں کو ہو کچھ ایسی ہمت تو سنی ختم کر اب پڑ کے صلوات</p>	<p>منظر سے دیکھتے ہیں لوگ کشر سادات دیکھ کر حضرت کو پائی خدا نے راہ تبتائی او سے تب خدا نے دین کی دمی اوسکو نعمت یہودی ہو گیا اوسدم مسلمان بچا لینا جہان کے درد و غم سے کہ دواس فیتہ دنیا سے رائی کہ جس سے کفر سب پاوے بہت جناب سید عالم پہ و نزات</p>
--	--

معجزہ حرما از جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

<p>ہے محمد صبور راہ نما + ہے روایت محمد عربی چار تہہ شکم پہ باندھے تھے آئے اک روز فاطمہ کے گھر بہوک اسدم مجھے ہے نیکو نام فاطمہ زکوة کے بولین زار و نزار چار فاقے ہوئے ہیں تم پر جسم سیر آٹا رہا تھا گہر اندر دو نون بچون کو اب تک بابا آج آٹا وہ ہو گیا ہے تمام صبح سے اب تک آپ کے پیارے چھوٹے چھوٹے نواسے آپ کے باب</p>	<p>ہے محمد شکور شکر خدا چار دن سے نکھائے تھے کچھ بھی وہ نشانے تھے چار فاقوں کے بولے فاقہ ہے جو تھا یہ مجھ پر جو کہ حاضر ہے مجھ کو لادے طعام میں تصدق ہوں تبتہ سو سو بار ہمیشہ گزرے ہیں سات دن اکیدم کیا کروں عرض اوسکو حصے کر + + + تھوڑا تھوڑا پکا کے مین نے دیا ہاں مگر ایک رہا حسد اکا نام بللاتے ہیں بہوک کے بارے بللاتے ہیں بہوک کے سبب</p>
--	---

حال یہ سنسکے فاطمہ سے تمام
 اک یہودی سے پوچھا جا کر تب
 وہ یہودی یہ بولا حضرت کو
 پانی کہینچو گے تم اگر چہ سرد
 راضی ہو کر اسی ہی حالت سے
 پانچ ایک کہینچے تھے رسول اللہ
 ڈول پانی میں گر پڑا جسم
 مارا حضرت کو ایک پٹانچہ حب
 گال اپنا پکڑا اسی حالت
 بولیں جب فاطمہ کہ باباجان
 آپ نے حال جب کہا یکبار
 اوس طرف ان یہودی کی یہ حال
 جانتی تھی کہ یہ محمد ہے
 بولی بیٹے سے اپنے امی کجبت
 وہ رسول خدا سے برحق ہے
 اونکو مارا بڑا گناہ کیا
 ایسے صابر یہ تو نے جبر کیا
 جو وہ چاہے وہ کر سکے فی الحال
 بدعا کا نہ کچھ خیال کیا
 بدعا کا اسے جو ہوتا خیال
 جب یہودی کو آیا خوف خدا
 ہاتھ پہنچے سے اپنا کاٹ لیا
 پہلے وہ ہاتھ اپنا نذر کیا

پٹے وہ ان سے رسول عالی مقام
 مجھ کو مزدوری کچھ بتا دے اب
 ایسی مزدوری سے قبول کر دو
 دو ٹکا ہر ڈول کو میں چار کچور
 پانی بہرتے تھے آپ وقت سے
 ڈول کی رسی ٹوٹی تب ناگاہ
 اوس یہودی کو آیا غصہ بہم
 سنخ کلمہ ہوا نہایت تب
 آئے گھر فاطمہ کے تب حضرت
 کیا ہے حالت تمہاری کیجئے بیان
 رو دیا فاطمہ نے زرار و زرار
 و کہتی تھی غرض تمام و کمال
 سرد و انبیاء امجد ہے
 تو نے کی کیسی یہ خطائے سخت
 رحمت عالمین مطاق ہے
 تو نے اپنے کو کیوں تباہ کیا
 و کہہ دیا تو نے اونے صبر کیا
 لیکن اوسکو نہ آیا اور خیال
 اپنی رحمت کو کام نہرایا
 کیا تیرا جانے کیا ہوتا حال
 خوف سے دل میں اپنے کا نہ تھا
 وہ ان سے حضرت کے روبرو آیا
 بعدہ عرض کی کہ اے آقا

<p>میری قصیر تم معاف کرو میں نہ واقف تھا یا رسول اللہ سکے فرمایا اوس کو حضرت نے میں نے کی لے معاف تیرا خطا ہاتھ اوس کا کٹا ہوا لے کر کچھ لعاب دیا ان اسپر کہا ہاتھ آگے سے ہو گیا بہتر جب یہودی نے صدق سے ناگاہ پڑ سکے کلمہ بعد ق احمد کا دونوں مان بیٹے کیا کہوں اس آن مجھ کو بھی آج یا رسول اللہ دست قدرت کٹا ہوا ہے میرا اس حجت کو ہوتا تھا۔ می یاد اور سنی کی یہ دعا ہو قبول فتح دو مومنو کو اسے آقا ختم کر کریمان سے اے سنی</p>	<p>دلو میری طرف سے صاف کرو بہول کر یہی گناہ کیا واللہ مقبول بارگاہ عزت نے تجھ کو ایمان حق کر گئے عطا رکھا حضرت نے اوس کے پہنچے پر حق تعالیٰ نے بخشی اوس کو شفا طاقت آئی وہ ہاتھ میں بڑھ کر کہہ دیا لا الہ الا اللہ لینے اوس ذات پاک امجد کا ہو گئے دل سے صاحب ایمان فضل سے اپنے کیجئے ایسی عطا اسمین طاقت دو تم برائے خدا مح خوانی کا شوق ہو دے یاد جو مقاصد ہیں اس کے ہو حوصل کلمہ کا ہو مدام منہ کالا ہاتھ بڑھ نہ بان سے اچھی</p>
--	--

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و احوال شہر مد

<p>محمدؐ ہادی کون و مکان ہے محمدؐ کا سنو یہ معجزہ ہے کہیں تھے تین شخص اک جان کیدل کہ ابراہیمؑ کی امت میں تھا ایک تھا یسعیؑ کی امت</p>	<p>محمدؐ رہنا اے گمراہان ہے کہ جس سے کافرون کا دل پیرا ہے وے تینوں تین امت میں تھے داخل دویم موسیٰؑ کی امت میں تھا بیشک اوسے تھی عیسوی مذہب الفت</p>
---	--

پہر ابراہیم کی لفت میں جو تھا
کہا تب روبرو حضرت کے آکر
ہے ابراہیم سے کیا رتبہ اعلیٰ
اد نہیں حق نے خلیل اللہ کیا ہے
کہا اوسکو رسول اللہ نے تب
خلیل اللہ لقب انکو ہوا ہے
کہا پہر موسوی نے روبرو آ
تہین کیا ہے فضیلت اسے بڑھ کر
رسول اللہ نے فرمایا یہ اسکو
خدا نے طور پر موسیٰ سے کی بات
مکان لامکان پر مین گیا ہوں
جواب اپنا لیا جب موسوی نے
کئی مردے سیچانے جلانے
یہ سن کر خشم آیا مصطفیٰ کو
کہ یوسف کعب کی مرقد پہ جانا
یہودیوں کا سب وہ مقتدا ہے
گو اہی اسکی تم ان کو دلانا
ہوا مولا کو حکم مصطفیٰ جب
پکارے مرقد یوسف پہ جب جا
اسیدم قبر شق ہو کر وہ نکلا
علی سے بولا اے میرے عرب تم
علیٰ فرمانے میں آیا ہوں اسجا
نہیں ہیں دین احمد پر یہ مایل

سمجھتا اپنا مذہب سب سے اعلیٰ
فضیلت ہے تمہاری سب نبی پر
دلیل اسبات کی فراو ہے کیا
تہین کیا مرتبہ کیا دیا ہے
دلیل اوسکی یہ ہے کہتا ہوں سب
حبیب اللہ مجھے حق نے کیا ہے
کلام اللہ نے موسیٰ سے کیا تھا
کہ جس سے فخر کرتے ہو سراسر
فضیلت اس سبب ہے میری سلا
ہوئی اللہ کی میری یوں ملاقات
مقابل ہونحن حق سے کیا ہوں
کہا پہر روبرو آ عیسوی نے
کہو یہ مرتبے تم نے بھی پاسے
طلب کر کہ کہا یہ مرتبے کو
تم اوسکو قبر سے اسدم اٹھانا
وہ ساری قوم کا ایک پیشوا ہے
نبوت پر میری تایل کرانا
گئے تینوں کو لے کر تضحیٰ تب
کہ یوسف قبر سے باہر نکل آ
وہ مرد پیریں اک اہل دل تھا
کہو کسوا سٹے آنے ہوا اب تم
نبی نے جھکو تیرے پاس بیجا
نہیں ہوتے کلام حق کے قابل

<p>کہا یوسف نے وہ سچ مصطفیٰ ہے مقرر صاحب لولاک ہے وہ نبی سے بحث جب کی تھی جنہوں نے ہوے شرمندے اور چھوٹے نہایت رسول اللہ کے دے رو برو آ پڑا کلمہ دے تینوں نے بیکدم مشرق ہو گئے ایمان سے تینوں مسلمانوں پر سب تم یحییٰ مسند بنی پیر پڑہ درود اس وقت سنی</p>	<p>یقین جانو وہ ختم انبیاء ہے کہوں کیا میں رسول پاک ہے گواہی اسکی جب پائی انہوں کے خدا نے اونکو دمی اسدم ہدایت لیا تینوں نے پیر رستہ خدا کا کیا اللہ نے اونکو مسکرم + ہوے صدقے نبی پر جانے تینوں بلطف خاص کیجئے فضل بیحد وہین بخشائے روز سخت سنی</p>
---	--

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم

<p>محمد ہر ایت وہ گسربان سنو مو منو تم گوبوش قبول ہوا بولہب جبکہ سردار قوم لگا ہوئے ظلم و ستم جا بجا نبی کریم سے جا کے مانگی پناہ وہاں سے نکل وہ ش ولفروز وہاں جبکہ کی دعوت اسلام کی تھے دے سبکے سب دشمنان خدا سخن یہ اونہیں جب نہ آیا پسند وہاں سے نکل کر رسول خدا خدا ترس تھا ابجگہ اک غلام اک انگوڑ کا خوشہ لا کر دیا</p>	<p>محمد ہے سردار کون و مکان میں لکھتا ہوں اعجاز حضرت رسول تو بد ہو گئے سارے آثار قوم تو کے سے نکلے رسول خدا نہ دمی او سنے حضرت کو آرام گاہ رہے جا کے طاقت میں تا چند روز جو کی بات تھی نیک انجام کی مگر زید بن حارث اک دوست تھا لگے دینے حضرت کو سارے گزرتہ لئے دم ذرا باغ عتبہ میں جب تھا قوم نصار احدس اوسکانام تو بسم اللہ کہہ کر رسول خدا</p>
--	---

خوشی سے اوے لیکے کہانے لگے
 کہا جس فصاحت سے یہ لفظ تو
 کہا اپنے ہے یہ اللہ کا نام +
 کہا آپ نے قوم تیری ہے کیا
 کہا اپنے مجھے سن بات یہ
 کہا تم نے پہچانا کیونکر کہو +
 کہا حال یونس کا سن ایسزیر
 کہا آپ کا نام کیا وہ عنسلام
 کہا اوسنے اوسوقت تخیل سے
 تیری شان میں نے پڑھی ہے دم
 خیر یہ ہی انجیل سے ہے مجھے
 کیا ہے خدا نے تجھے ارحم بند
 تیرا دین چاروں طرف ہو عیان
 یہ کہتے ہے اکرت دم پر گرا
 مجھے اپنا کلمہ پڑھا دیجئے
 تو حضرت نے کلمہ پڑھایا اے
 وہاں سے شہ دین نے کعبہ کو جا
 مجھے بھی بفضل و کرم یا رسول
 فضیلت تیری میں کروں کیا رقم
 تجھ پر ختم اب سنیا

تو حیرت میں آکر کہا شخص نے
 سنا میں نے ہرگز نہیں کہہو
 کہ جس نام سے ہے جہان کو قیام
 کہا عیسوی ہوں میں شاہ ہدا
 یقین ہے وطن تیرا الیوس کا وہ
 کہ تھا کون یونس بیان تو کرو
 رسولوں سے تھا وہ ہی اک باتمیز
 کہا شہ نے میرا محسب ہے نام
 تیری شان ثابت ہے انجیل سے
 تو ختم رسل ہو گا اے نیک نام
 ستا دینگے بابل مکہ تجھے
 کسی سے نہ پہنچے گا تجھ کو گزند
 ہو روشن تیرے دین سے سارا جہان
 کہا آج سے میں مسلمان ہوا
 سب احکام دین کے بنا دیجئے
 سب اسلام اپنا اجتیا اے
 بشکرانہ وان طوفت کعبہ کیا
 کراچی تو خدمت میں از بس قبول
 کہ اب رہ گیا یک ہو کر قلم
 ہولت نبی تجھ سے کب سنیا

صلی اللہ علیہ وسلم

مغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم در احوال عکاشہ

بعد کچھ لکھتا ہوں میں حال نبی احمد زمان

کر کے اول باد خرم خداے وہ جہان

ذکر ہے اک روز کا حضرت محمد مصطفیٰ
 ہو گیا اے مومنو کیا جب وقت نماز
 عرض کی سارون نے حضرت سے یہ ہو کر باؤ
 اپنے فرمایا اب مجھ کو نہایت ضعف ہے
 جاؤ تم صدیق اکبر کو کرو اپنا امام
 حکم کے موجب صحابی سارے مسجد کو گئے
 دیکھا جب صدیق نے محراب خالی ہو پڑی
 مار کر لغز نہایت شور سے اک مرتبہ
 سب صحابیوں نے پیر حضرت کو اگر روبرو
 شکے سب حوال کو بولے محمد مصطفیٰ
 جب تو عبداللہ بن عباس اور حضرت علیؓ
 گھس رہے تھے دو انگوٹھے مصطفیٰ کو خاک
 انقض مسجد میں جا صدیق کو کر کے امام
 اور تھوڑا غلط فرما کر کہا اے صاحبو
 ظلم کچھ میں نے کیا ہے تمہارے کچھ قرض ہے
 سب صحابی آہ پر کر شور سے رونے لگے
 اک عرب بولا ہین میرے تین درہم آپ پر
 دوسرا اک شخص آکر روبرو حاضر ہوا
 بولا حضرت کو تمہارے ہاتھ سے روز سفر
 میں برہنہ پشت تھا اس وقت پر یا مصطفیٰ
 آپ کے کہنے سے بدلا چاہتا ہوں یا نبی
 شکے حضرت نے کہا اسکو جزا اک اندھیر
 شکے یہ صدیق اکبر آہ بہ کر زار زار

لیٹے تھے بستر پر پس بسیار ہو کر ناتوان
 سب صحابی متفق ہو آئے حضرت کے مکان
 آئے مسجد کو اب آپ اے امام دو جہان
 کچھ نہیں طاقت ہو اب میرے بدن کے دسیان
 بعد میرے ہے وہی پس پیشو اے مومنان
 اور امام اپنا کیا صدیق اکبر کو دہان
 ہے نہیں وہ ذات پاک بادشاہ السن مجان
 کہا کے چکر گر پڑے بیہوش ہو کر ناگہان
 حال وہ صدیق اکبر کا کیا سارا بیان
 لے چلو مسجد کو مجھ کو تہام کر اسے ہر بان
 لے چلے حضرت بنی کو تہام کر دو پہلو ان
 گھر سے لیکے تا مسجد پڑ گئے تھے دو نشان
 بیٹھ کر پڑھ لی نماز ظہر شاہ مرسلان
 الوداع ہوتے ہیں تم خوش رہو ہر ایک آن
 مجھے اب لے لیجئے جو کچھ پڑ لایگی سان
 نے زمین سے تافالک ہو گیا شور و فغان
 آپنے دلوادے اسکو وہ درہم اس نشان
 اے مسلمانو عکاشہ نام تھا اسکا عیان
 میں نے کوڑا کہا یا ہے اے بادشاہ دو جہان
 آپنے مارا ہے کوڑا مجھ کو پہنچا ہے زیان
 ورہ کیا مقدور ہے جھل سکے میری زبان
 مار کوڑا تو یہی میری پشت پر اب ایچوان
 رو رہے تھے دمدم تھے چشم سے آنسو دہان

کہتے تھے اس شخص کو سن اککا شہ ہوشمند
 حشر بین کیا اسنے تجھ کو کام پڑنے کا نہیں
 دیکھ تو کچھ تندرستی سے نہیں ہیں مصطفیٰ
 در عوض اوس ایک کوڑے کے تو مجھ کو مار سو
 سکے یہ اوسنے کہا جسکا ہے بدلہ اوسکے سر
 بعد ازاں حضرت عمرؓ نے روبرو آکر کہا
 اوسنے جب مانا نہیں تو آکے عثمانؓ نے کہا
 پہر عکا شہ کچھ نہ سمجھا تو جاب مرتضیٰ
 الغرض سارے صحابی روکے بولے اس گٹری
 پر محمد مصطفیٰ کو اسگٹری اندر سے
 سکے بولا کچھ بھی ہو میں لونگا یہ لا تو سہی
 جب عکا شہ سے کہا حضرت نبیؐ نے ایسزیر
 بولا وہ باریک کوڑا ہے کہ جس سے اپنے
 تھے وہاں حاضر کھڑے او وقت پر سلمانؓ آپ
 سکے سلمان گئے جب فاطمہؓ زہراؓ کے گھر
 فاطمہؓ نے پوچھا سلمان سے نہایت کر کے نہ
 پہر تو سلمان نے سنایا فاطمہؓ کو حال سب
 بولی اب ہرگز زندگی تازیانہ تیرے ہاتھ
 اسگٹری بلوا کے اپنے دونوں بچوں سے کہا
 اب تمہارے نانا جان سے کوئی لیتا ہوا قصاص
 سکے یہ ہمراہ سلمان کے وہ ہو کر دونوں طفل +
 ایک حسن تھا اور دیگر تھا حسین مجتبیٰ
 ہونما طلب سے عکا شہ سے لگے کہتے کہ اب

کیا نہیں معلوم تجھ کو ہیں یہ سردار جہان
 حق تعالیٰ نے کیا انکو شفیع عاصیان
 مارے بیماری کے ہیں ب طاقت دتا ہے تو ان
 مارست انکو میں ب طاقت نکل جا دیگی جان
 جاؤ تم کچھ میت کہو اے پیشوا اے مؤمنان
 مار سو کوڑے مجھے تولے عکا شہ اب یہاں
 مار دو سوتا زیا نے مجھ کو ہوں حاضر بجان
 بولے مجھ کو مار کوڑے تین سو تو ایک سان
 مار ہکو ایک کا شہ تو جہاں چاہے وہاں
 مارے بیمار کیے لاغر ہیں شہ کون و مکان
 میں ہوں اور حضرت نبیؐ ہیں سردار پیغمبران
 کونسا کوڑا تھا جس سے تجھ کو مارا کر بیان
 زور سے مارا ہے مجھ کو راستے کے میاں
 بولے حضرت لاؤ وہ کوڑا ہے زہراؓ کے وہاں
 مانگا کوڑا فاطمہؓ سے حال وہ کر کے نہاں
 بولا کس سے لیتے ہیں بدلہ ہمارے بابا جان
 سکے زہراؓ ہو گئی کیا رگی گریہ کستان
 کیونکہ بیماری سے ب طاقت ہیں شاہ خاں
 یہ لو کوڑا جاؤ نانا پاس تم اسے طفلگان
 در عوض نانا کے کوڑے کہاؤ تم ایجان جان
 چلے روئے ہوئے اسدم شیم خونچکان
 پہنچے جب کیا رگی وہ وہو مصاحزہ دکان
 عرض ہے ہم دونوں بہاؤ ملی تو سن کا دل

دیکھتے ہیں اپنے دشمن کو اگر تکلیف میں +
 وقت فرحت میں تو دشمن ہی ہو جاتا ہے تو
 ایسی ہے تکلیف حضرت پر کہ لاعلمی میں بہت
 ایک کا شہ دوست ہے تو اس بنی کا کلیں گو
 چھوٹے چھوٹے ہاتھ سے اپنے بتا کر کہتے تھے
 پر ہمارے نانا جان کو اب نہ سے تکلیف تو +
 کیا نہیں تو جانتا یہ کون ہیں اسے بخیر
 حشر کو جو سپنج فولادی زمین تابنے کی ہو
 خلق کے بیچے کپینگے اس طرح سے اسیرین
 اور خدا بیٹھیکا قاضی ہو کے تخت عدل پر
 نفسی نفسی سب بنی بولینگے اوس میدان میں
 اسے عکاشہ دونوں ہم ہمراہ نانا جان کے
 رکھ لے تو اب ہاتھ اپنا واسطے اللہ کے
 شکے یہ بولا عکاشہ تم نے سچ فرمایا پر +
 کہ یہ بولا کہ اب جبہ اتارو یا سب نے
 پہر تو یک غوغا ہو اور نیکا از بس اس گھڑی
 جیکہ حضرت نے اوتارا جبہ اپنے جسم سے
 وہ عکاشہ ہاتھ سے کیا کوٹا پہنیک اڑ
 او کہا حضرت بنی سے یا محمد مصطفیٰ
 بوسہ جو مہربانوت کا لیا اوس شخص پر
 اسلئے بی ادبی مجھے ہو گئی ہے کیا کہوں
 اپنے فرمایا اوس کو جنتی بیشک ہے تو
 شکے یہ سامانہ انشا تب یک مرتب

دشمنی سے درگزر جاتے ہیں اوس دم دشمنان
 دیکھ کر تکلیف کام آتے ہیں اکثر دوستان
 تن میں کچھ باقی نہیں اک پست ہو اور استخوان
 کر معان اللہ تجھ کو خوش رکھیکا جساودان
 ایک کے بدلے میں ہمارو سو سو ایبخوان
 کر معان اللہ کی خاطر ہوگا تیرا امتنان
 حشر میں سب مومنوں کے ہیں یہی رحمت ربان
 آئیکا خوشید نیزے پر نہایت ہو طیبان
 جی طرح پکتی رہے ہڈی بروے دیکھ ان
 ہو دینگے اوس وقت پر ناب ہمارے نانا جان
 امتی کہتے رہینگے یہ شفیع عا مینان
 حق سے کر دینگے شفاعت تیری تو ہوشادمان
 گر تو اسے گا تو اونکو ہو دے گا سچ گران
 اک کا بدلہ ایک لے یہ بات ہوتی ہے کہاں
 مارتا ہوں پشت پر میں ایک کوڑا بعد از ان
 شورایا ہو گیا کا اپنے زمین و آسمان
 پشت پر مہربانوت تھی جو اک رونق نشان
 جا کے بوسہ لے لیا اوس مرکا ہو شادمان
 سنتا تھا میں آپسے ہر وعظمین ہر کرتان
 آتش و دوزخ حرام اسکو ہو سیر بوستان
 میرے ہوں عفو جبرائیل سے امام رستان
 جو ملا تجھے تو وہ ہی جنتی ہے بیگمان
 ملگئے کیا۔ اس سے وہاں سب باشندگان

مہر یہ لکھد و مجھ سے خاتمہ ہجرت لہر
مہر وہ کلمہ سے تھی جو شہت پر جب لوہ کنان
ملے بین قبر عکاشہ سے ہر اک خورد و کلان
خواب میں تہائے ہر نبوت کا نشان
گر نہ یہ ہو دے تو میری زندگی ہے راگمان
یا نبی سخی تمہارا ہے سلام کہتران
حشر میں ہی آپ کا ہر بار ہو دے مرج خون

صالحہ

اور عکاشہ بولا حضرت کو زیارت کیلئے
آپ نے حضرت علی کے ہاتھ سے لکھو ا کے دی
اتلمک دستور ہے دیکھو عرب کی طرف کو
مجھ کو بھی اپنے کرم سے یا محمد مصطفیٰ
زندگی میں جھک ہو جاوے زیارت آپ کی
کیجئے ایسا کرم تمام قبت ہائیں ہو
یا محمد مصطفیٰ سخی یہ ہو ایسا کرم

قصیدہ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از تصنیف سنی

کردن دل سے توصیت بار خدا
وہ واحد ہے ہمسر نہیں دوسرا
کیا نور سے اپنے پیدا خدا
کہ چھ روز میں حق نے پیدا کیا
او نہوں کو کیا حلق کا رہنما
کوئی صاحب جسم ہو دے ہلا
کیا رحمت عالمین طنا ہرا
قتلی نے تب منہ دکھایا دزا
تو اوس نور ذاتی کو چاہا خدا
رکھ ذات میں اسکو پہلے نبی لا
فقط دیکھتے کو یہ طنا ہر ہوا
تپ محرقہ سروہ پروردگار
کے نوش تھوڑا سا پانی مٹکا +
کہ کہا دے میرے ساتھ کچھ آج آ

میں اب حسن نیت سے سجد میں جا
بقا ذات اوسکی ہے سب کو فنا
محمد بنی صاحب جساہ کو +
طرف سے نبی کے یہ سب خلق کو
اوس نور سے کر کے صمد بنی
جو دیکھا کہ یہ اپنے بندوں لئے
محمد بنی سرور دین کو +
ہوے جب شفیع حسن لایق نبی
جہان میں جو پہلا محمد کا نور
خدا کو ہوا جب محبت کا جوش
مگر نور تہ ذات سے کب جدا
وہ کیا تھا سب تم سے کہتا ہو نہیں
ہوئی صحت اک دن تو حضرت بنی
کہا بے زہر کو یہاں تک بلاؤ

یہ سنکر بلائے بعد مضطرب
 بنی عائشہ رحمۃ اللہ علیہا نے
 ابو بکرؓ آکر کھے یا بنے
 میں غم آپ کا تا نہ دیکھوں کہہی
 غرض سارے اصحاب روتے تھے وہاں
 میرے بعد ہوا حال تم سب کا کیوں
 غرض صبح دم کی نماز سعید
 خوشی سے دیا صدقہ ہر ایک نے
 خوشی سے رہے چار شبے کے دن
 مزاج بنی جمعہ کی رات کو +
 وہ جسم مبارک جو حق گل کے طر
 ہوا ایسا حضرت کا تن نا توان
 نہ اوٹھنے کی طاقت نہ پہنچا زور
 دوا صحابہؓ حضرت کے فرمان سے
 ابو بکرؓ صدیق کو کہہ اسم
 نمازوں سے بہترین کوئی کام
 کہہ رستی سے ذرا دوستو
 یہ سنکر صحابی کھے آپ کے
 تمہارا کرم دے لے آئینے میں
 ویلے ہر دین اور دنیا کے تم
 کہا پہر نبی نے رہو مجھ سے خوش
 کہا رو کے اسطرح اصحاب نے
 تمہاری عنایت سے شرمندہ ہیں

یعنی اللہ عزوجل

چلے آئے فرزند و مان آبکہہ +
 کیا کچھ تن و دل یہ پانچون نے آ
 میں آگے تمہارے مروں تو بلہا +
 یہ رورو کے کہتے تھے صدیق آ
 کہا جب نبی نے میرے استریا
 یہ سنتے ہی رونے کا غل مچ گیا
 پڑ ہی لے کے اصحاب کو مصطفیٰ
 کوئی نزد کوئی تو سن با د پا +
 خلاصہ طبیعت تھے حینہ المورا
 سوز عصر کے بعد اور ہی ہوا
 ہوا خشک ایسا کہ کانٹا بنا
 نہ چلنا نہ پہرنا نہ آرام تھا
 نہ کہانا نہ پینا عجب حال تھا
 لے مسجد میں آئے نبی کو اوٹھا
 غاڑ سحر اپنے کی ادا +
 وہاں وعظ حضرت نے ایسا کیا
 تمہارا میں کیا چمید ہوا
 کہ مان باپ سے تہی زیادہ میا
 قیامت تلک نقش ہو جا بیگا
 شفیق اسم حامی دوسرا
 میں ہوتا ہوں اے یارو تھے جدا
 ہیں ہم خوش رہو تم ہی خوش رہنا
 نہ ہو لیکن ہم تابہ روز حسرا

کے اوداع آ کے ہنر سے جب
 بنی کی جو آواز غمگین نے
 وہاں سے یتیم دساکین کو
 کہا ان غریبوں نے اسطور سے
 ہوا اسدن ایسا مینہ میں شور
 کہا سب نے اب پیسہ لے لیا ہے
 وہاں سے بنی گھر کے در پر چڑھا
 مجھے چوڑا جاتے ہو کس شخص پر
 ٹپکتا ہوا سر بروئے زمین
 تو حضرت نے سچا کے اوس اونٹ کو
 رکھا کہ غنایت تو اس اونٹ پر
 کہا دوسرے روز صدیق نے
 کھڑی عایشہ اوڑھ چادر کو تھی
 کہا اپنے بیوہ ہو دے گی وہ
 وہاں سے یہ حضرت عمر نے کہا
 شکستہ میرا خواب میں عدل ہے
 کہا اپنے عدل ہے میرا دم
 کہا پھر تو عثمان نے اسطرح
 کہو ادسکی تعبیر کیا ہے مجھے
 کہا اپنے اس ورق سے یہ ہے
 جناب علیؑ نے ادب سے کہا
 کہڑا تھا میں بکتر پہن یا بنی
 بنی بولے بکتر ہے مجھ سے پناہ

وہ منبر سے رونے کی آئی صدا
 وہ مسجد کی ہر اینٹ کو غم سم ہوا
 بلا کر دئے سیم و زر پار پہ
 ہوئے پیسہ لے لیا ہم اے مصطفیٰ
 کہ رونے کی ہر سنگ سے تھی صدا
 ہے اب کون وارث ہمارا پہلا
 کہا آ کے اک اونٹ روتا ہوا
 خبر کون لے میری یا مصطفیٰ
 کہڑا تھا بہت شور کرتا ہوا
 کہا فاطمہ سے کہ اے فاطمہ
 اسے دانا اور کاہ دے تو سدا
 میں یک خواب دیکھا ہوں یا مصطفیٰ
 ہوا سے الگ اوڑھ گئی وہ ردا
 یہ تعبیر ادسکی ہے اے باوفا
 مجھے خواب اسطور سے ہے پڑا
 کہو مجھ کو ادسکی ہے تعبیر کیا
 کوئی دم میں ٹوٹے گا یہ دم میرا
 مجھے یا بنی خواب ایسا پڑا
 ورق ایک قرآن کا اوڑھتا چلا
 میری روح تن سے اوڑھ گئی جب
 کہ اک خواب پر سو زچہ کو د کہا
 وہ بکتر میرے جسم سے کہل پڑا
 نہ تھا کیا پناہ میں بکتری مر لے

او ہونگا جہان سے میں یا مرتضیٰ
 کہا عایشہ نے یہ حضرت سے پہر
 میرے گھر کا کہم لوٹ کر گر پڑا
 کہا خواب ایسا جو عورت کو ہو
 کہا بعد زہرا نے حضرت سے یہ
 ورق ایک قرآن کا تھا میرے ہاتھ
 کہا نبی بی زہرا سے حضرت نے یہ
 ورق سے ہے مطلب مجھ میری ذات
 ہے نزدیک دنیا سے اوٹھ جاؤ گا
 کہا بعد حسین نے اس طرح
 ہے ایک تخت وہ ہے ہوا پر چلا
 کہا ان سے حضرت محمد نے یہ
 ہے میرا جنازہ جو دیکھے ہو تخت
 جنازہ کے نیچے میرے ہو دینگے
 یہ سنکر چاشور ماتم کا وہاں
 کہا آکے اوسوقت جب سیریل نے
 بنی نے جواب سلام اوسکو دے
 کہا حق نے بعد اسلام آپ کو
 اور کہتے ہیں قنیل یاقوت میں
 یہ فرمان سنکر بنی نے کہا
 موے پر بھی است میں اپنی رہوں
 کہا پھر تو جبریل نے اس طرح
 لے آتا ہوں کپڑا میں جنت اب

عرض بنے پناہ مجھ سے تو ہو دینگا
 مجھے رات کو خواب ہے یہ دکھا
 کہوا و سکی تعبیر کیا مصطفیٰ
 یقین ہے کہ مردا و سکا جائیگا
 دکھا خواب مجھ کو بھی اس طرح کا
 کیا ایک ہوا پر الگ اور گیا
 میں کہتا ہوں فحشے سن اے فاطمہ
 پڑتا تھا قرآن میں تجھ کو سدا
 رہے گی تو عظیمین اے فاطمہ
 کہ اک خواب دیکھا ہے ہم نے بُرا
 تلے اوسکے روتے تھے تھا سر کھلا
 جگر گوشے سناو یہ کہتا مرا
 لجا دینگے اوسکو فرشتے اوٹھا
 کہ تم دونو ہائیونگا ہو سر کھلا
 ہر اک جائے رونا مدینہ میں تھا
 سلام علیک اے نبی مصطفیٰ
 کہا کیفیت کیا ہے مجھ کو سنا
 اگر زندگی چاہو تو مصطفیٰ
 کہو تو تمہیں عرش پر مصطفیٰ
 بہت مجھ پر احسان ہے تیرا خدا
 جتنے تک میں است کے اندر ہی تھا
 تمہارے لئے جا کے یا مصطفیٰ
 کفن کو تمہارے شہ انبیا

سنا اور علیہ السلام

کہا ایسا جہنم جبریلؑ نے
 کفن جس طرح میری امت کو ہو
 ہوا حکم اللہ کا اسے میرے دوست
 کہ مجھ کو امت کا غم ہے بہت
 کہا حق نے ایسا نہ ہو گا کہ ہو
 نصیحت کے خاطر فرشتوں کے ساتھ
 یہ سنتے ہی حضرت کو غم ہو گیا
 شہادت کا درجہ اسے دیوینے
 جو ایک دن ہو ہو گا اگر قحط میں
 رسول خدا نے کہا اب سے یہ
 گدڑ جساؤنگا گرین دنیا سے یہ
 کہا حق نے امت کو میرے دوست
 مجھے سوچ وے اپنی امت کو تو
 سو یہ شکے حضرت بہت خوش ہوئے
 ہوا بعد ازاں پہر یہ زمانہ حق
 کہ جس سے تو خوش ہو و گیا یا نبیؐ
 میری طبع ہو و گی او سو وقت خوش
 میری جب تک امت نہ سب بخش جاے
 کہا ایسا جبریلؑ نے آپ کی
 لے آتا ہوں جنت سے ہو وقت پر
 میں دوزخ کے دروازے کرتا ہوں بند
 یہ کہہ کر خض ہوئے جبریلؑ
 تو او سد رم ادب سے پکارا کوئی

تو حضرت محمدؐ نے ایسا کہا
 کفن مجھ کو بہتر ہے او طرح کا
 تجھے کون سے غم نے مضطرب کیا
 گنہ سے نہ ہو اس کا چہرہ برا
 گنہ کے سبب انیہ یا مسطفیؑ
 خلافت پہ بیچین گئے قحط و وبا
 نہ ہر چیز غم کر ہیہ زمانہ ہوا
 وبا کے سبب سے جو مر جائیگا
 ثواب حج کا او سک کو کر دنگا عطا
 خلیفہ جو ہارون موسیٰ کا تھا
 یہ کہہ کہ اپے امت کو چوڑوں پہلا
 خلیفہ میں امت کا تیرے ہوا
 میں جکا خلیفہ ہوں ڈرا و سکو کیا
 کیا شکر اللہ سجدرے میں جا
 تجھے یا نبیؐ او کروں گا عطا
 ہو س کچھ نہو گی تجھے مسطفیؑ
 رسول خدا نے یہ حق سے کہا
 خوشی مجھ کو ہو گی نہ اسکے سوا
 میں اب پیشوائی کو یا مسطفیؑ
 نبیؐ اور شہیدوں کا یہاں قافلہ
 کروں آٹھوں جنت ہی آراستہ
 کچھ آراہم حضرت نے او سد رم کیا
 عرب ایک آہستگی سے ذرا

کہا یا حبیب خدا مجھ کو اب
 تو نہ ہرانے اوں کو کہا کون ہے
 کہا فاطمہ نے ذرا صبر کر
 کہا مجھ کو فرصت نہیں ایک دم
 کہا پھر تو نہ ہرانے غصے سے جب
 رہا سنکے زہرا کے غصے کو چپ
 نہ کر غصہ اوپر تو اے میری جان
 تنوں سے ہے جاتو کرے وہ جدا
 یتیمی وہ لاتا ہے بچوں کے سر
 کھلے سر بٹھا دے جہاں کو تمام
 وہ بچوں کو مانبا پ سے کر جدا
 نہیں ہے وہ اے ابراہیمی فاطمہ
 یتیمی تیرے سر پہ آتی ہے اب
 کسی سے وہ ڈرتا نہیں میری جان
 فقط میری خاطر ہے منظور اسے
 اس سے منع مت کرو امی میری جان
 یہ سن فاطمہ نے کہا روکتے تب
 کہا ایسا حضرت نبی نے اسے
 جو دروازہ کھلا یہ زہرا نے سن
 کہا السلام علیک اے نبی
 اگر حکم ہو دے تو یا مصطفیٰ
 نہیں تو چپکلا جاؤں پہرانی
 یہ بولے فرشتے سے حضرت نبی

اگر ہوا جازت تو آؤں چپکلا
 کہا اس نے میں ہوں مسافر کھڑا
 کہ سوتے ہیں اس وقت خیرا تو را
 بہت دور سے آ رہا ہوں چپکلا
 چپ اب ٹہرے ادبی کرتا ہے کیا
 تو ہشیار ہو کر نبی نے کہا
 نہ اعرابی ہے شخص ہے دوسرا
 گہروں میں وہ دیرانی ڈالے سدا
 کرے مرد کو عورتوں سے جدا
 کئی دہنوں کو وہ بیوہ بنا
 پہنچے لے کیلجے میں ڈالے سدا
 فرشتہ کھڑا ہے یہ آسموت کا
 میری جان لینے کو ہے وہ کھڑا
 نہ ڈر گہر میں جاتا ہے ہر ایک جا
 کسی کا نہیں خوف اسے فاطمہ
 کہہ بے شبہ اندر تو امی بہائی آ
 نہ کہوں گی دروازہ بابا ذرا
 نہ کہوں تو دور وہ ٹہر رہا ہے کیا
 وہ اگر شریب نبی مصطفیٰ
 میں جسواٹے آیا ہوں ظاہرا
 کروں قبض تن سے میں روح صفا
 ہے اس بات پر خستیا آ پکا
 میں اس مذکومت سے تہاڑ ہو پھٹا

چل اب قبض کرتن سے تو میری جان
لگا قبض کر نیکو جب تن سے جان
جو امت کی ہو سخت جان کنے
کہ سکر ات امت پر آسان ہو
یہ سنکر کہا اوس فرشتے نے یہ
سنا جب تو حضرت نے کی یہ عا
ہو احکم خالق کا ای میرے دوست
مگر میرے بندے ہیں سب یا نبی
قدم ساتھ عالم کے جو کوئی چلے
نہ ہو جان کندن اگر فرض بعد
ہو احکم خالق کا اسطرح سے
کھڑی رو رہی تھی بہت آہ مار
منایا جو حضرت علی نے او نہیں
مجھے رونا زہرا کا آتا ہے خوش
یہ سنکر ہوا ایسا رونے کا غسل
کہا فاطمہ نے کہ اے میرے باپ
مجھے بے کس و بیو سیلے کئے
مجھے سوچ جاتے ہو ککو کہو
نہ اس غم سے اب نیند آوے مجھے
نہ کہاؤں گی پیوں گی ہر چہ دین
تمہاری جدائی سے اسدم میرا
جلایا تمہارے کم نے مجھے
مجھے کون چھاتی لگا دے گا اب

یہ سنکر قدم چومے اوسنے اٹھا
تو فرمایا حضرت نے اے با وفا
وہ سب سختی مجھ پر تو کر کہتا اٹھا
وہ عاجز ہے سختی اوٹھا وگی کیا
میرا کیا ہے حضرت ہی مالک خدا
بعد عاجزی اپنے سر کو جھکا
اگرچہ یہ امت ہے تیری بہ سلا
کروں گا کرم اوسکے اوپر سدا
نہ ہو گا عذاب اس پہ سکر ات کا
پڑے آیت الکرسی جو کوئی سدا
گیا غم بہت خوش ہوے مصطفیٰ
سرانے نبی کے اوہر فاطمہ
تو اتنے میں بولے نبی مصطفیٰ
اوسے منع مت کر تو اے رفیق
دینے میں یک حشر برپا ہوا
میرے سر یتیمی ہوئی بر سلا
میرے دل پہ غم کا ہے نشتر لگا
میں روتی رہی تم چلے مصطفیٰ
مجھے فریق کا نٹون کا بستر ہوا
مجھے آب و دانہ ہے آئسو میرا
کلجا کر طما ہے یا مصطفیٰ
اگرچہ میری مان ہوئی تہمین فنا
کرے پیارا اب کون اے مصطفیٰ

جو رو دین حسین حسن یا و کر +
 ہے افسوس سایہ ڈھلا سر سے آج
 کیا زخمی جہر سے کو وہ نوچ کر +
 کہو اپنے ہاتھوں سے سر پٹتی
 کہو کہتی یا رب یہ دن کیا ہے
 یہ غم باپ کا مجھ کو مارے گاج
 حسین حسن کو کہو کہتی تھی +
 چلو لپٹو سینے سے نانا کے اب
 یہ دیدار نانا کا اب دیکھ لو +
 یہ سنکر ہوا شور اس طرح کا
 زیا وہ نہ گھبرا تو بچوں کو روک
 تو میری جدائی سے غم گین ہو
 کہ تو فاطمہ چبے جینے کے بعد
 مگر میری است کو مت بھول جا
 ادھر کو حسین حسن روتے تھے
 ہمیں چھوڑ جاتے ہو تم کے سر
 کہ ہم دونوں عند کر کے روتے چھو
 کر کے ناؤ برداری اس طور کو ن
 دڑا آنکھ اب کہو لکر دیکھئے
 ہلا کر کہا چھوٹے ہاتھوں سے یہ
 آہی اب اس چھوٹے سن میں ہمیں
 بنی نے یہ سن بات کو کہو لی آنکھ
 کہا اسے کیجئے کے ٹکڑے میرے

یہ فرما و سبھاؤن کیونکر ہلا +
 دو عالم کا سر و احب تار ہا
 کہ ناخن ہر اک اسکا خنجر سا تھا
 کہو نوچتی بال کر کے بکا +++
 جلا باپ میں ہو گئی بے نوا
 نکلتا ہے نعرہ ہر اک آہ کا +
 چلے نانا جان تم سے ہو کر جدا
 پہر اس طرح ملنا کہ ان ہو و گے
 یہ دیدار آخر ہے وہ کہو ذرا +
 کہ کب سار کا اپنے زمین و سما
 یہ نہرا سے حضرت نبی نے کہا
 کہ اب صبر تو سو نہ ہو ہر حسدا
 لیگی میرے ساتھ خوشحال آ
 دعا مغفرت کی کرے فاطمہ
 محمد کے غم میں یہ آہ و بکا
 جو تم ہم سے ہوتے ہیں نانا جدا
 اٹھاتے تھے کا نہ ہے یہ ہم کو سدا
 ہمارا وہ آرام آہستہ ہوا
 کہ ہے آہستہ ہی دید دیکھو ذرا
 کہ نانا اوٹھو کچھ کہو لب ہلا +
 نہ کرنا تھا غم گین اس طور سا
 یہ سمجھائے اپنے گلے سے لگا
 کہ صبر رو نہ کر کو تھا بنو ذرا

مگر باعث بخشش عساکریان
 نہ بہو کو کہہ دیکر است کو تم
 حسن سے کہا اے میرے تخت دل
 شہادت تیری زہر سے ہو دیگی +
 اوی سے ہو سرسبز است میری
 کہا پہر حسین مہر سے جب
 کہہ ہو سر پہر است کیلئے میرے
 پسراور بہائی بہت چون کو سب
 غرض ظہر کے بعد پیارے میرے
 میرے لعل تو لال ہو خون میں +
 بچے سرخروئی خدا پاس ہو
 یہ کہہ کر ہوے سوے جنت روان
 ٹپکتا تھا ہر چشم سے خون سرخ
 محمد محمد محمد محمد بنی
 دو شنبہ کا دن تھا تہا ماہ بیج
 کہ ترسٹھ برس کی تھی عمر شریف
 ہے حجرے میں ہی عائشہ کے صحیح
 تو اے سنی اب ختم کردستان
 تو اے سنی کر عرض حضرت سے یہ
 جب آؤنگا محشر میں ہوشیار
 رہیں ہر دو عالم میں عزت کے ساتھ
 میرے دشمنوں کو تو پا مال کرد
 یہ اہل جماعت کو سب یا نبی

صلی اللہ علیہ وسلم

کہ تم دونوں بہاؤ کے سرگرج
 تمہیں سے یہ است کا ہووے بہلا
 تجھے زہر ظالم کہلاوینگے لا
 تو سرسبز ہو حشر میں آوے گا
 رہو نگامین خوش تجھے اے با وفا
 تیرے سرے است کو بخشے خدا
 چلاوینگے نیزے جواہل جفا
 کٹا دے تو کر بل کے میدانین جا
 چلے خلق پر تیرے تیغ جفا
 چلا امیرے پاس روز جزا
 رہے سرخرو میری است سدا
 شفیق الامم صاحب دوسرا
 مدینے میں اسدم اندھیرا پڑا
 یہی شو تہا ہر طرف جابجا
 کہ تاسیخ تھی باہوین ظاہرا
 تہا سن گیا۔ ہوان جب ہو فوت شا
 ہے تحقیق دفن بنی مصطفیٰ ص
 کہ روح مبارک پہ پڑھتے تہ
 وہ ختم رسالت ہیں شاہ خدا
 مجھے یا نبی کیجئے کو شر عطا
 میرے جتنے شاگرد ہیں با وفا
 رہیں خوش میرے دوست اور قربا
 زیارت ہوا انکو تمہاری سدا

خدا کی عنایت سے اب یا نبیؐ
بنی مصطفیٰ پر درود و سلام

رہن یہ محبت سے سب ایک ہی
تو اسے سنی پنچا بصدق و صفا

روایت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

گوش دل سے مومن لیجئے اب
پہلے کعبہ تھا عرب میں خوش نما
آسمان اوپر وہ کعبے کو خدا
اوسکی اک مدت تک خالی تھی جا
جب زمانہ آیا ابراہیم کا +
بیت معبود مقدس کی جگہ
اوسکے اسماعیل ایک فرزند تھے
ساتھ اسماعیل کو لے کر خلیل
پانچ ہین اس سمت کو کوہ بلند
جب فرشتے آ خدا کے حکم سے
کعبۃ اللہ خود بناتے تھے خلیل
بنتے بنتے کعبہ اونچا ہو گیا
حکم رب سے آیا ایک سنگ گران
پھر وہ پتھر اونٹن کے ابراہیم کو
جگہ گھڑی تب رکعبہ ہو گیا
یا آلہ العالمین سرور کرد
حکم حق آیا اسے ابراہیم تو
تازیارت اسکی ہووے خلق میں
حکم ایسا جب کیا اللہ نے

جو میں تیرا بی کا لکھتا ہوں یہ
بیت معبود مقدس نام تھا
ہاتھ سے ملکوت کے منگو لیا
پر نشانی کے لئے ایک ٹیلہ تھا
اس طرح اونکو ہوا حکم خدا
تو لے ابراہیم میرا گھر بنا
راحت جان جب گریہ ہو نہ تھے
کی بنائے حنائے رب انجیل
اوسکے پتھر آپ کو آئے سند +
دیتے تھے لالاکے سنگ ان کو
دیتے تھے فرزند کیچڑ بے دلیل
پھر نہ پنچا ہاتھ اسماعیل کا
رکھا اوس پتھر یہ کیچڑ اس زبان
دیتا تھا ہر وقت کیچڑ ٹھونو
کی وہ پتھر نے خدا سے التجا
مجھکو اپنے گھر سے قسمت مقرر کر
رکھہ جب کہ ایک طرف اس سنگ کو
غوب عزت اسکی ہووے خلق میں
سنگ چپکا یا خلیل اللہ نے

صالحی و صالحہ

کرسی ابراہیم کی ہے اسکا نام
الغرض باعزت و اکرام تمام
جب تو ابراہیم نے با شکر رب
جب ضیافت سے فراغت ہو گئی
ایک شب دیکھا خلیل اللہ نے خواب
سبکی دعوت تو نے کی اے خوش قرین
خواب سے چو نکا جو یہ سنگزبیر
دوسری شب کو کیا آرام جب
جب سنی اللہ سے پہرا دسنے خبر
تیسری شب کو جو سویا زخمی ہسم
جب ہوئی ایک فکر ابراہیم کو
یا آگہی ہوں نہایت دل مول
حکم آمد اے خلیل نیک خو
میری رہ میں جو تری پیاری ہے چیز
لینے جو تیرا پس ہے پاکذات
سنگے یہ کہنے لگا حق کا غلیل
ایک پس کیا ہے فدا تجھ پر ہزار
حکم تیرا طرح ہو دے عدول
پھر تو بیٹے کو سنا یا حکم رب
تیری قربانی یہ ہے حق کی رضا
سنگے بیٹے نے کہا اے بابا جان

جب کی کرتے ہیں زیارت خاص عام
ہو گیا تیار کعبہ و اسلام
کی ضیافت خوب سکینوں کی تب
جو کہ ہوتی تھی حسادت ہو گئی
حکم آیا دے تو قربانی بشتاب
کیا ضیافت میری کچھ کرتا حسین
صبح کو تیرا بان کئے کیت لوشتر
حکم حق آیا کہ تیرا بان کر دے اب
سوشتر تیرا بان کئے بار و گر
حکم آیا دے تو تیرا بان بھسم
عرض کی اللہ سے آزر دہ ہو
کیا کروں قربان جو تجھ کو ہو قبول
لن تنالوا البر حتی تنفقوا
جلد کر تیرا بان اسکو امین زیر
اوسکو کر قربان اے عالی ضمت
فوج میں کرتا ہوں اسکو یا جلیل
پر تجھے منظور ہو اے کروگار
میں نے کی بیٹے کی قربانی قبول
فوج و قربانی کا وہ سار سبب
بول کیا کہتا ہے تو اے با وفا
ہوں رضا سے حق پر رنجی بگیان

قطعہ

صد سرم تیرا بان بقربان خداست

بر سرم صد گو نہ احسان خداست

گر قبولش نشت داکنون حاضر است
 امین اب مجھ کو سعادت ہے حصول
 مین ہوں راضی حکم رب پر جان سے
 جبکہ بیٹے سے سنی راضی کی بات
 مان کو ادسکی گرسناؤں یہ سبب
 اور کچھ ہو وے تو پھر کیا بات ہے
 ایک ہی اس کو ہے بیٹا مرہ جہین
 یا آہی کیا کروں ہیہا ت ہے
 گر محبت پر دل اسکا آئے گا
 روک کر دل کو خدا سے کی دعا
 جیسا مین اس بات پر ہوں استوار
 مانگ لی اللہ سے جب یہ دعا
 بولانی بی سے کراہی روشن جمال
 فریج کر بیٹے کو میری راہ مین
 بولو کیا کہتی ہو ہے یہ حق کی بات
 شکے بی بی نے کہا جب حکم رب

جان این سکین تیرا بن خداست
 اور قربانی تہاری ہو قبول
 سر نہ پیر و نگا کہہ فرمان سے
 فکر کی دل مین غلیل نیکذات
 جان پر اسکی بڑا ہو گا غضب
 و بحیثیت فرزند کی آفات ہے
 فریج پر اس کے ہے راضی یا نہین
 جان پر میری بڑی آفات ہے
 میرے وعدہ مین خلل پڑ جائیگا
 یا آہی ہو میری حاجت روا
 وہ بھی راضی ہو وے اسے پر دعا
 پاس بی بی ہجرہ کے چلے یا
 اس قدر آیا ہے حکم ذوالجلال
 تحفہ یہ مقبول ہے درگاہ مین
 تم ہو راضی یا نہین اسے نیکذات
 مین ہوں حاضر جان و دل سے تائب

قطعہ

جان و سر قربان بر فرمان باد
 شد بناے کعبہ از حکمش بنا
 دل سے راضی ہو نین اس کے حکم پر
 حق کو سونپا مین نے اسماعیل کو
 دیکھا جب راضی ہے یہ فرمان پر
 لے کے بیٹے کو خلیل متبر

اے خداے نام او صد جان با
 صد پر حکم او تیرا بن باد
 سو پر قربان ہین کیا ہے یک پر
 خیر اب لے جاؤ تم تیرا بن کرو
 لے جلا مان سے جواب بیٹے کو کر
 پہنچے رفت رفت ایک میدان پر

تب کہا بیٹے نے تم ای بابا جان
 اور ایک چٹی تم اپنی چشم پر
 جبکہڑی مہر پر آوے او بل
 جب تو ایک آنکھونہ پٹی باہرہ لی
 فرج کرنے کو ملایا خاک پر
 زور سے جب پیر نے خنجر لگا
 دہا تب اوس خنجر خود زریز کی
 جب ملا بیٹے کے اوسنے حلق پر
 پیر ہوتا تھا زور سے صاحب قرین
 پوچھا ابراہیم نے خنجر کو جب
 حق نے دی اوس وقت خنجر کو زبان
 حق نے فرمایا تجھے قربان کر
 تیری شہر بانی نہیں آئی قبول
 جب ہوا مسلمان کہ کہ قربان ہے
 اور پر ہی تیرا راضی ہو گیا
 ہو کے رضی اسکی مان نے ہی کہا
 لیفے اسمعیل کو سونپا ہے
 حسن نیت ب کی سن اسے سر بلند
 حلق پر بچے کے اب تو مجھ کو مل
 حکم حق آتا ہے مجھ کو دم
 ہے امانت جس کی اسلئے
 حکم یا تیرا سنون یا حکم رب

باند ہوا اک چٹی میری آنکھونہ بان
 باندہ لو آوے نہ تا مہر پر
 وعدہ حق میں پڑے گالس خل
 اور ایک چشم پیر پر ہی بندھی
 اور چہری رکھی گلے پر بے خطر
 حلق بچے کا نہ ایک ذرہ کٹا
 گلے کے چھتر پر نہایت تیز کی
 ہو گئی پیر دہا اوسکی کندہ تر
 پر وہ خنجر حلق پر چلتا نہیں
 بول تو چلتا نہیں ہے کیا سبب
 یوں لگا رو رو کے وہ کرنے بیان
 جب کئی قربان کئے تو نے شتر
 تو ہوا اسم نہایت دل بلول
 تو ہوا راضی خدا کے حکم پر
 اپنی شہر بانی یہ اسے اہل صفا
 میں نے سونپا تجھ کو اسے بار خدا
 یہ امانت میری ہے اب دیکھ لے
 حق تعالیٰ کو بہت آئی پسند
 بولتا ہے اسے چہری تو جب چل
 بان چہری متکر گلا اس کا سلم
 حق تعالیٰ من کرتا ہے مجھے
 کیا کروں میں اسے خلیل الدباب

<p>چون بہ نرم خلق طفل بے گناہ از وجود قدسیان آسمان جا بکر کا بٹون مجھے یاد نہیں اسطرح جنجیل خلیل اللہ کے سات تب جلالت سے ہوا حکم جلیل فوج کرتا ہے پسرا پنا خلیل رکھ دے جاد بے کو تو خنجر تلے حکم سے اللہ کے روح الامین رکھ دے یا خنجر تلے او سو قت آ جب چلا خنجر گلے پر تیر زہو دست بستہ ہے کہڑا آگے پسر مومند فرماے حضرت مصطفیٰ یعنے ایک بکرے کو تم قربان کر مصطفیٰ کا حکم اسے سنی مدام مصطفیٰ پر اور ابراہیم پر</p>	<p>آہ می جنبہ بغم عرش آ لہ می بر آید این زمان یک شو آہ کیا یہ طفل اللہ کا پیار نہیں کر رہا تھا مومنوا و سو قت بات جلد جاد بے کو لے کر جبریل ہاں نہو دے فوج وہ اسے جبریل تا کہ اسمعیل میں سراپا بیچ رہے لیکے دے کو شتابی سے ذہن اور اسمعیل کو چہڑا لیا تب خلیل اللہ نے دیکھ کر رو بہ رکھی پیشانی زمین پر شکر کر سنت ابراہیم کی لاسنے بجا اور وہ بکرار ہے بے عیب ہو لا بجا ہر وقت ہر اک صبح و شام فاتحہ پڑھ سنی تو شام و صبح</p>
---	--

کریمات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت غوث الاعظم

قدس اللہ العزیز

<p>کیا روایت ہے یہ عکلمین دوستو معتبر کنز العبادت ہے کتاب ایک یہودی تھا کوئی اسے مومنو اد سکواک بیٹی نہایت تھی حسین اوسکی آنکھوں میں یہ تھی جادو گری</p>	<p>دل لگا کر آج تم مجھ سے سنو اسین لکھتا ہے یہ حال غم آب قومیت میں انہی بس با آبرو حسن سے جسٹے جخل ماہ مبین دیکھ کر جب کو مسخر ہو پرمی</p>
--	--

دو نون دیدے دوسرے بادام تھے
کیا وہ دیدے برسہا برسہا تھے
دیکھے گریہ کر نظر جادو نگاہ
مہ جبین رخسار گل ابرو ہلال
آہی کمان ابرو و دم رنگان تیر تھے
زلزلت بنبل سر و قد غنچہ دہن
قد قیامت اور یہ تھی چہر کی تاب
شعلہ رو تھی اور لباس اوسکا زری

کا کل مشکین دلوں کے دام تھے
دیدہ آہو پہ آہو گیسر تھے
عاشقوں سے کچھ نہ بچکے عینہ راہ
عاشقوں کے خون پہ دیدے لال لال
سیکڑوں دل اوسکے بس نچھیتے تھے
لعل لب سوسن زبان شیریں سخن
تھا سوا نیرے پہ گویا آفتاب
حسن کے عالم میں تھی آتش بہرہ

عزل

بر در خود گر خندان آمدے
مازگی بگرفتگی اوسر بوستان
چون کشادہ طستہ مشکین خود
در دمنان را اگر کردی نگاہ
گرفتہ روی آب از گیسوی خود
گر ز گوشہ آمدے ابرو کمان
وزہ واران یافتی اسی سنی نوز
اسطح تھا حسن اوسکا لایان
الغرض وہ غیرت خورشید ماہ
ایسا بیمار سی نے کچھ صدمہ کیا
دونوں آنکھیں رگھین جب دیدے
کمان بہرے ہو گئے اور پانوں ٹنگ
تن میں تھا لرزہ نہایت بیقرار
گوشت گھلکا تھا عجب کچھ اسکا حال

عاشقان راجان در جان آمدے
چون نسیم ناز خندان آمدے
بوی خوش در نسبت آن آمدے
در ورا نفرت زور مان آمدے
در خجالت ابرو بان آمدے
صد دل و جان بہر قربان آمدے
چون بام آن مہر خشان آمدے
جس سے شرماتا تھا مہر آستان
ہو گئی بیمار تھا حکم آلہ
ہو گئی معذور تر وہ دل ربا
دل شکستہ ہو گیا امید سے
پہر تو اوس گل کا ہوا کچھ اورنگ
جس پہ لاغر ہو گیا دل سو گوار
استخوان باقی رہی تھیں اور کہاں

ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم اس کو تھا
 اس طرح سے ہو گئی جیسار تر
 اوس رخ پر حسن پر مانند ماہ
 طرہ مشکین جو تھا آراستہ
 وہ قد سرور زمان واہ وہ
 وہ تروتازہ جو تھا پختہ دہن
 وہ خرامان سر و قد نازنین +
 اوس کمان ابرو نے جب گوشہ لیا
 روغن ان دو چشم کے بادام کا
 لیغے جو نقد بصارت اوسین تھا
 تن جو اسکا پہول کے مانند تھا
 مثل طوطی وہ جو تہی شکری زبان
 مار تہی منخون کی اوس جیسار پر
 باپ نے دیکھا نہیں ہوتا علاج
 باغ میں اپنے اوسے لیجاٹے
 شاید اس جا کی ہو ابھاجیگی
 شہر کے باہر ایک اسکا باغ تھا
 وہاں بھی وہ جیسار واری میں با
 روز و شب اسکو نہ کچھ آرام تھا
 اسکی جیاری میں بس اوس کا پر
 شہر میں جا کر کے کچھ منکر معاش
 آپ ہی کر لیتا کچھ کچھ زہر مار
 چھوڑ کر اک روز اس جیسار کو

زندگی میں ذائقہ سکرات کا
 اوسکو ہر موسے بدن تھا نیشتر
 آیا جیاری کا ایک ایر سیہ
 باد صحر سے پریشان ہو گیا
 خشک ہو کر بن گیا مانند کاہ
 ہمو کے خوشیدہ ہوا بس بے سخن
 ناتوانی سے ہوا سندانشین
 ہو گئے سب تیر مڑگان رنجیت
 بہہ گیا جب ہو گئیں و کبے جلا
 لے لیا غارت گر علت نے آ
 کیا کہون میں سو کہہ کر کانٹا بنا
 آہ و نالے سے ہوئی فندیا دخوان
 پردوا ہوئی نہ تھی کچھہ کارگر
 مشورت کی دل سے اپنے لا علاج
 آب و دانہ بھی وہیں پہنچائے
 صحت اوسکو کچھہ تو منہ دکھلائیگی
 لے گیا بیمار کو اس میں اوٹا
 پر کسی صورت نہوتی تھی شفاء
 آہ و زاری سے ہیشہ کام تھا
 خرچ کر ڈالائے میسم و زہر
 اوسکے منہ میں وہ چوادیتا تھا آتش
 کیونکہ رہتا تھا نہایت دل فگار
 شہر میں جا کر رہا کچھہ کار کو

لگ گیا اس روز اوس کو ایسا کام
 باغ میں بیمار وہ تھی بے قرار
 بے قرار سی میں گئی جب شب گذر
 بہانی دل کو صبح کی ٹھنڈی ہوا
 اک پرزہ کی صدائے دردناک
 ناگہان دل میں الم پیدا ہوا
 آئی بے طاقت وہ اٹھتی بیٹھتی
 جب کیا اوس جہاڑ کے نیچے گذر
 پھر پرندے نے جو کی آواز غم
 دو نون آنکھوں سے وہ تھی مندر
 دیکھنے کی آرزو تھی سرخ کو
 دیکھ تو سکتی نہ تھی لیکن فرا
 اوس پرندے نے جو جھلکے اپنے پر
 جب پرہوں سے اوسکے وہ قطرہ گرا
 کہل گیا دیدہ تو دیکھا کر نظر
 خون پرہوں میں اور دل ناشاد ہے
 چشم پر اوسکی جو وہ قطرہ گرا
 پھر تو اس نے ہاتھ دو پہلا دئے
 خون ملا وہ دوسری بھی چشم پر
 اور تھوڑا خون اوسکا جھیل کر
 جسم بے راحت کو راحت ہو گئی
 بدکسیا ہو گیا تھا جون ہلال
 جسم وہ کاٹا بنا تھا سو کہہ کر

شہر میں ہی رہ گیا اک شب تمام
 درو بیمار سی سے روتی زار زار
 ہو گیا کبسا کی وقت سحر
 ہر پرندہ چھپانے کو لگا
 جب سنی اوسجا وہ نقش فرشتہ خاک
 جان پر اک و سکی غم پیدا ہوا
 کر کے کچھ ہمت وہ اٹھتی بیٹھتی
 تھا پرندہ پڑا الم اوس جہاڑ پر
 جوش دل کو آگیا اوسکے جسم
 دیکھ کچھ سکتی نہ تھی بہر کر نظر
 اوسکے دل اندر بہت امی دوستو
 آرزو سے ایسا سداونجا کیا
 گر پڑا قطرہ اک اوسکی آنکھ پر
 ایک دیدہ اوسکا روشن ہو گیا
 مرغ اک بیٹھا ہے خونین تر برتر
 مرغ بیٹھا کر رہا سر یا د ہے
 خون تھا اوس مرغک ناشاد کا
 خون کے جب اور کچھ قطرے گرے
 آگیا اوس چشم میں نور بصیر
 جب لگایا اوس نے اپنے جسم پر
 چلتے پھرنے کی بھی طاقت ہو گئی
 پھرنے سر سے ہوا بد کمال
 ہو گیا مانند گل پہر تازہ تر

تاب بیماری سے تھا چہرہ سیاہ
اک خوشی سے کمر ہی تھی سیلخ
اوس گل حشر پر بسل ہزار
ایسے مین آیا وہاں اوس کا پر
دیکھتا کیا ہے نہ وہ بیمار ہے
غمر وہ ہو کر چلا جب ڈھونڈتا
غنجہ لب رشک چین اک نازنین
پوچھا اوس سے تب کہ امی شک ہا
کیا اوسے دیکھے ہو تم نے اس جگا
تب کہا اوسنے کہ اسے بابا عزیز
دیکھ کر پوچھا یہ کیسے صحت ہوئی
باپ کو اوسنے سنایا ماجرا
اوس یہودی نے جو دیکھا جہاں پر
پوچھا اوسکو جب اسے مرغ کار ساز
یا فرشتہ ہے کوئی افلاک کا
شکل بلا کر یہاں آیا کدھر
کنے تجھ کو آج مارا تیرے
چھوٹ کر آیا ہے کہہ کس باز سے
عارضے سے یا کہ دل ہوا ہے خون
اس پرندے کو خدا نے دی زبان
مین فرشتہ ہوں نہ روح اولیا
روح و بیون کی بدلتی ہے کہین
کان رکھ کر سن میرا اب ماجرا

پھر درخشان ہو گیا باندہ ماہ
لعل لب سے اوسکے تھا لاکہ نواغ
چھپاتے کر رہے تھے جان نثار
دختر بیمار کی لینے جنبہ
اور نہ آواز دل لاجسائے
ناگہاں اوس باغ مین دیکھے گیا
ہے کھڑی پراس کو بچا پناہین
میری ایک بیٹی تھی یہاں بیمار
بول دو دل اب پریشان ہے میرا
کیا نہیں بیٹی تمہاری یہ کنسیر
کو لسی صورت سے کہ صحت ہوئی
اوس پرندیکا بھی بتلایا پتا
ایک نگین ہے پرندہ خون مین تر
کس ولی کی ہے تو روح جان نواز
یا ہے دم کوئی ولی پاک کا
تیرے خونین اسطرح کا ہے اثر
کس شکاری کا ہوا پنجیر ہے
غم نمایان ہے تیری آواز سے
یا کسی کے غم مین تو روتا ہے خون
جب تو یہ کہنے لگا اگر یہ کسان
یہ خیال خام دل مین تو نہ لا
مومنو نکا یہ عقائد ہے نہیں
مرغ ہوں اک مین ہی غم کا مبتلا +

ابٹ مارا مجھ کو کوئی تیر ہے
 بچہ کہا یا ہوں میں غم کے باز کا
 ہوں نہ بیمار می کوئی مبتلا
 خون بہاتا چشم سے میں غم گزین
 حال مت پوچھا اب دل مغموم کا
 لیکن وہ حضرت بنی کا جانشین +
 خنجر و تیر و تبر سے دانے غم
 جس کو کاندہ ہے پر جٹاتے تھے بنی
 جو رسول اللہ کا ہے دستان
 تیر جب او کو لگا میلان میں
 جب گھڑی زخمی شدہ والا ہوا
 اس کے خون پر چرخ نے خون دیا
 اس کے جب خلیش و اقارب کٹ گئے
 خون بہا جب شاہ نیکو فال کا
 جب یہودی نے سنایا حال غم
 مرغ سے بولا کہ کہہ بہر حسد
 نام تو انکا سنا مجھ کو بہر
 سکے یہ اس مرغ نے اک آہ کی

علی الدین علیہ السلام

ہاں مگر غم کا یہ دل بچہ ہے
 ہے ہی باعث میرے آواز کا
 ہے مقرر غم کا مجھ کو عاضا
 کیا کروں کچھ جسم میں خون ہی نہیں
 ہے پر و نہیں میرے خون مظلوم کا
 تن پہ کہا یا اپنے زخم اہل کین
 ہو گیا زخمی بصد ظلم و ستم
 اس کا تن زخمی کئے ہیں اب شقی
 دانے غم وہ ہو گیا لو ہو لہان
 چیمہ گیا بیکان بنی کی جان میں
 کہ بلا میں خون کا نا لاہا
 ہوش ہراک اہل جان نے کہو دیا
 زخم سے اس کے کیجے پھٹ گئے
 حال تب سے ہے یہ غم سوال کا
 رو دیا کیسا ر باد و دوا لم +
 کون سے ہیں دے رسول کبریا
 ہو گیا جنکے نواسے پر ستم
 بولا کیا ہو دے ثنا اوں شاہ کی

قصیدہ

سید عالم رسول کبریاست
 آن شہ کو میں ختم الانبیاست
 جادہ پیشینیاں را پیشواست
 ذات پاکش رہنما و مہتداست

آن شہ دین مظہر نور خداست
 شد وجودش موجب ہستی خلق
 مقتدائی دو جہان آن ذات پاک
 پایمالش آمدہ لات و سنات

صلی اللہ علیہ وسلم

آنہمہ گم گشتگان رار ہنماست
کلمہ او ماضیان راعصاست
آن یسح در عصیان خطاست
در قیاست آن نبی دوسراست

نامش امی سنی محمد مصطفیٰ

جسکے خون میں ترجو یہ غمناک ہے
حق تعالیٰ او کو بخشے گا شفا
خون بہا تو کیا پہ یہ زندہ رہیں
جیتے ہی تو ہیں نہ اس آفات سے
خیر گزرنی ہوئے جیتے تو ہیں
ہو دی صحت پہ او کو دوسرے
خوف کہا پر خیر ہو دے جانکی
رکھہ تو اسید شفا اللہ سے
یون کہا درود کے او سد مہر
کیا ہوا اب تک نہیں تجھ پہ عیان
کا ہیکو ہوتی مجھے یون کیلی
سرکٹا کر رائے پیاسا مر گیا
اوسکے ہی خون میں ہو ہیں ترتر
واسطے اسد کے کہہ کچھ ماجرا
بول مجھ کو کیفیت اس وقت سب
کیا ہے صورت مصطفیٰ کے آل کی
حال غمگین سن ذرا اب غور کر
سوئے صحر چلے اے شہوند

دست عالم از خلالت برگرفت
حضرت موسیٰ عصا بردار او
حضرت عیسیٰ سیحانی چسہ کرد
نفسی نفسی ہر نبی گوید مگر
محمد حق از آتم مقبولش عیان

اوس نبی ہی کی یہ آل پاک ہے
سکے بولا وہ یہودی عنسم نکہا
اوسکے ظالم حق سے شرمندہ رہیں
خون بہا کر ظالمون کے ہاتھ سے
جام آب زندگی پیتے تو ہیں
گروہ زندہ ہیں تو بس اتنا ہی بس
آفتین گرجان پہ ہیں انسان کی
کا ہیکو روتا ہے شور و آہ سے
سکے یہ اس مرغ نے اک آہ ہر
ہے شفا زندہ کی خاطر ایچوان
زندہ گر ہتا وہ منہ زندہ عسی
مصطفیٰ کا وہ نواسا مر گیا
دیکھ لے یہ جسم اور یہ میرے پر
تب یہودی نے بعد عنسم یون کہا
او کی مظلومی سے جان لہڑی ہے اب
تجھ کو کس نے دی خبر اس حال کی
تب کہا اس مرغ نے اسی باخبر
ایک دن کا ذکر ہے ہم مرغ چند

واسطے چار کیے بکھلے سبکے سب
 مشورت تب کی کہ ہر اک ہو جد
 الغرض ہر اک وہاں ہونٹ شہر
 پہر تو چرچیک کر کے ہم کا چلے
 مہر کی گرمی سے جان بیتاب تھی
 دوپہر تھی سر پہ تھا جب آفتاب
 تاب چلنے کی نہ تھی انسان کو
 دوپہر کا لا تھا کہ جلاتی تھی مین
 دوپہر سے بیتاب ہو کر ہم تمام
 جھاڑا اک آیا غلہ مین سایہ دار
 جب لگی اوس جھاڑ کی ٹھنڈی ہوا
 کوئی تو سانے مین مرغولا کرے
 کوئی بولے آب اور دانے کی بات
 الغرض ہم سب وہاں با یکدگر +
 ایسے مین ایک غیب سے آئی ہند
 آج ہے آفات مین میرا حسین رخ
 دوپہر مین جلتا ہے میرا نازنین
 وہ وہاں ہو کا پیا سا ہے کہڑا
 اوسکے بچے آہ ہر یک مہر مین
 بلبلان مین ہوک سے بچے تمام
 پیاس سے نکلی ہے وہاں اونٹنی زبان
 بسند پانی اونچہ عالم نے کیا
 آب ودانہ تین دن سے اونچہ بسند

پر کہ مین چارہ پیا یا ہم نے تب
 واسطے چار کیے جانا جا جب
 اپنے چارے کو چلا پر کہول کر
 آئے سب بل بل کے کرتے گفتگو
 دوپہر سے چربی بگل کر آب تھی
 ٹھرنے کی تھی زمین پر کچھ نہ تاب
 دوپہر مین تھا اک تر پنا جان کو
 تھے ہر ٹکٹے شعلہ ہائے آتشین
 آئے سایہ ڈھونڈتے با ہم تمام
 جا کے اوس ہر مین نے تب پایا قرار
 دل پہ فرحت ہو گئی بنے ہمتا
 کوئی بولی اپنی خوش بولا کرے
 کوئی اپنی سیر کر آنے کی بات
 بات کرتے تھے خوشی مین آن کر
 اسی پرند وچین سے بیٹھے ہو کیا
 تلو خوش آئے بہلا اس جائے چین
 تم یہاں اچھے ہوے سایہ نشین
 آب ودانہ تلو خوش آیا بہلا +
 تم یہاں سانے مین مرغولا کر مین
 تلو خوش آیا بہلا کیسا طعام
 کی طرح پانی پیا تم نے یہاں
 تم نے اچھا سرد تر پانی پیا
 تلو ہمیش اچھا کیا آیا پسند

آب و دوائے تھک کو بہا یا کس طرح
 آہ و نالے کا وہاں ہے غفلت
 اب نہ آئی وہو پ کی کچھہ تھکوتا ب
 بیکڑوں اور سپردہاں چلتے ہیں تیر
 اپنے سب خویش و اقارب کو کھٹا
 زخم کھائے شاہ نے تلوار سے
 قاتل اور سکے قتل پر تیار ہے
 جسکو کاندھے پر بٹھاتے تھے رسول
 قافلہ اور کھادان تاراج ہے
 جو پلا نطل رسول اللہ میں
 ظالموں کے اسپاہ آفات ہے
 کچھہ ہی آیا تھکوا ب اس کا خیال
 الغرض ہم نے سخی جب یہ نہا
 اڑ چلے ہم جب بسوئے کر بلا
 فوج ہو کر وہاں پڑا ہے خاک پر
 جسم تیروں سے ہوا ہے چاک چاک
 مصطفیٰ کے جانشین کو دیکھ کر
 لاشہ پر خون پہ لوٹے سارے جا
 کچھہ نہ تھی تب ایک کی ایک کو خبر
 جھڑت دل لے گیا اور سطر کو
 اسطرح سے میں بھی ہو کر پڑا لم
 کھاٹ لیتا حلق پر خنجر نہیں
 ہے یہ خون اور کشتہ شمشیر کا

عیش بیان تھک و خوش آ یا کس طرح
 چھپانا تم کو کیا چھپا لگا
 وہو پ میں جلتا ہے میرا آفتاب
 خون میں آغوش ہے میرا امیر
 آپ ہی تیار مقتل پر کھڑا
 صاف پر کرتے ہو کیا منقار سے
 چین تھکوا ب بیان ہر بار ہے
 وہ زمین گرم پر ہے دل مول +
 کیا جماعت خوش تمہاری آج ہے
 تشنہ لب ہے وہ کھڑا جنگ گاہ میں
 تم کرو اس جا خوشی کی بات ہے
 ہے میرے محبوب کا کی طرح حال
 جسم میں ہر اک کے لرزہ پڑ گیا
 جا کے کیا دیکھے کہ وہ شاہ ولا
 گرد اور سکے میں پڑے خویش و سپر
 لاشہ منطوم ہے آلودہ خاک
 ہو گئی آفت ہماری جان پر
 پہر وہاں سے اوڑکے ہر اک چل دیا
 ہو گئی ساری جماعت منتشر
 ہر پرندہ اوڑ چلا بے ہوش ہو
 آ گیا اور جہاڑ پر باد و غم
 کیا کروں کچھہ تیر یہ شہیر نہیں
 ہے یہ خون زخم تن شمشیر کا

<p>کچھ یہ وہ منہ وہاں سے اوڑ گیا دل ہوا از بس کہ اس کا نرم تر جسکے خون میں اس طرح کا ہوا اثر الفرض بیٹی کو لے وہ با صفا دین محمد کا کر و تم اب قبول حال جو گزرا سنایا اکو سب جب سنا خوشیوں نے اس کے بھرا وہ یہودی بھی مع دخت و زن دیکھئے شبیر کے خون کا اثر غم کرو شبیر کا اسے دوستو بس کر اسے سنی یہ غم کی دہان</p>	<p>یہ یہودی جب گہمہ گین ب اپنی دخت سے کہا اے باخبر اس کے جہر کا کیوں نہودین خوشتر شہر میں جس کا قارب کے کہا وہ یقین برحق خدا کا ہے رسول اور دخت صحت پانے کا سبب سب نے تب کلمہ محمد کا پڑھا بڑھ لیا کلمہ بل ہوشا و مان درد کو ہر اک دوا ہے نیسکتہ خوش رہو گے مصطفیٰ کے روبرو کیا بیان ہووے کہ ہے قاضیان ختم کر دوستان در دوسم</p>
--	---

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ و بیان شیخ صنعان

<p>ذات خالق تسل ہوا اللہ حمد ذات باری لا شریک و حمدہ سلوا صلوا علیہ و آلہ بعد حمد و لغت کے ہوا ادب وعظ میں اک روز حضرت نے کہا ہین ولی جو حاضرین عنائیں ہے قدم میرا سبوں کے دوش پر اپنے جو وقت یہ مندا و یا</p>	<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم لم یلد و احد ولم یولد احد ہے رسول اللہ محمد عبدہ والفقہا و آلہ اللہ علی اصحابہ میں کرامت غوث کی لکھتا ہوں اب میرے کانہ ہے پر ہے پائے مصطفیٰ اور جو ہیں اولین و آخرین حق تعالیٰ نے مجھے دی ہے خبر فضل حق سے اولیا نے من لیا</p>
---	--

لینے وہ آواز شاہ کا ملین
حاضرین و غائبین کے کان میں
سُنکے یہ آواز شاہ اولیا
غوث الاعظم کا وہ پاسے نیکتر
شیخ صفیان تھا جو پیر اصفہان
دوستانِ حق سے اک میں ہی تو ہوں
تب فرشتے سُنکے اس آواز کو
غوث نے سُنکر شتابی سے کہا
آئی ایسی درگاہ رب سے ندا
سب نے کا ندھے پر لیا میرا قدم
جو کہ رحلت پا چکے تھے اولیا
لیے اپنی قبر سے گردن اٹھا
شیخ صفیان نے کیا انکار اب
یہ نہیں سمجھا وہ پیر اصفہان
یعنے آنحضرت محمد کا قدم
اوسکے پاسے موجب برکات ہے
یہ نہیں سمجھا کیا دیگر خیال
گر قبول اوسکو نہیں میرا قدم
چپ رہے فرما کے اتنا دستگیر
شیخ صفیان نے یہ دیکھا شیکو خواب
ایک بت کے رو برو ہو با ادب
صبح کو وہ خواب اپنا کر بیان
خواب یہ اچھا نہیں ہے دوستو

سُن چکے سب اولین و آخرین
جیکہ پنچا دی خدا نے آن میں
سب نے گردن کو جھکا کر یوں کہا
دوش پر سر پر ہماری چشم پر
سُنکے بد لاکر سے وہ ناگہان
کیا سب اسکا قدم کا ندھے پہ لون
لاکے پنچا لے وہ شاہ راز کو
اپنی جانب سے میں کچھ بولا تھا
میں نے پنچا یا جو تھا حکم خدا
عاجزی سے کر کے اپنی پشت کسم
اون سبوں نے ہی قدم میرا لیا
سب نے رکھ دی صاف میرے زیر پا
یہ نہیں معلوم اس کا کیا سبب
اس سخن میں دیکھو ہے رازِ مہمان
عبدالمتا اور کو ملا ہے با کرم
پانوں حضرت کا ہی اسکے ساتھ
لایا نادانی سے دلپر وہ ملال
یوں گے گا گردن پہ سو رکا قدم
غوث الاعظم شاہ دین پران پیر
آپ شہرِ روم میں پہنچے شتاب
صاف سجدہ کر رہا ہے بے سبب
بولا مجھ کو اسمیں آتا ہے گمان
یہ نہیں معلوم کیا انجام ہو +

یہاں سے چلئے کعبۃ اللہ کی طرف
اتفاقاً شیخ صنمان مقدّم کر
ساتھ انکے چار سو تھے سب مرید
راہ میں ترسا کی اک لڑکی حسین

دل لگانا اپنا اللہ کی طرف
چلنے حج کے لئے خورسند تر
جب چلے ہو عازم حج سعید
اپنے بنگلے پر تھی بیٹھی نازنین

عشر

دلفریب و دلربا رشک فر
تیر مرگاہ گونہ نابر و کمان
مہر خوبی شد رو آتش پری
گیسوی شہر رنگ بر رخساریاں
از می خوبی لبالب جام حیرت

گل رخ و غنچہ دہان و سیم بر
چشم ز گس حسد گر جاد و نظر
ز آتش عشق آب ز اہد گرم تر
چون بخوبی ہمہ تران شام و سحر
ہوش سستی صاف بردہ در نظر

کافرہ تر سالی تھی آتش پرست
شعلہ رو کچھ ایسی آتشاک تھی
بیشکر دوکان پہ بیچے تھی شراب
نازنین ایسا بہت قہوہ فروش
آگ کو رغبت سے یہ پو جا کرے
آگ کو پو جا کرے یہ شہر حیرت
سگدل وہ بت کہ آتش رنگ میں
دیکھتی ہی اوسکو عاشق ہو گیا
ماتا تھا جسطح کبے کا دم
شیخ جی پھولے حرم کا صاف نام
ہو گیا کہ عشق کبے کا عدم
ہو گیا زلف صنم کا ستار تار
کعبہ حب روے صنم کا بہا گیا

بلکہ خاکستریں آتش اس کے پست
رشک سے گہل گہل کے آتش خاک تھی
عاشقوں کے دل وہ آتش پر کیا ب
ایک دامن لوٹ لے زاہد کا ہوش
آگ اوسکو رشک سے دیکھا کرے
آگ کی اسیر نظر تھی تیز تر
کیونکہ ہووے آگ اکثر سنگ میں
کاہیکا عاشق کہ مناسق ہو گیا
ہو گیا ویسا پرستار صنم
بت کا جسم پہا گیا بیت المحرم
وہ مسلمان کا فخر عشق صنم
شیخ صاحب کے گلے ز ناز و وار
علاق میں ابرو کی جا عجبہ کیا

وہ جسم ابرو جو دیکھا یا رکھا
اوس کمان ابرو کا دیکھا جب کہ تیر
مانگ لے کر مانگے دل شیخ کا
پر گہرا دس مانگ کی کیا دون خطیر
یا کہون میں کہشتان پر ضیا
یا کہون میں کر چکا شایہ گذر
جوئے جیوان یا کہ تھی ظلمات میں
یا کہون میں ابر میں تھا صاعقت
حق و باطل کی سمجھ میں ابر و برق
مانگ کیا تھی زراہ دون کی آہ تھی
زلزلت اوسکی دام تھی اک جان پر
زلزلت کیا زلزلہ کو لائی دام میں
دلو سادل ہو گیا کا کل رسن
شیخ بیسیح سلیمانی کو چھوڑ
بیہنکیدی بیسیح متوا لا ہوا
کاہیکسی بیسیح تھا وہاں و رطوبہ
شیخ صاحب چھوڑ کر سب عقل و دین
ملک کی باندھی صنم کے روبرو
چھوڑ کر پاس نفس پاس قدم
اس طرف بھی عشق نے جذب کیا
وہ جہان بیٹھی تھی پسر اُٹھی نہیں
چپکی بیٹھی تھی نہ کس سے تھا کلام
کہنا شننا ہوش کے سب سات ہے

صاف محراب عبادت کر لیا
ہو گیا پنچیر شیخ گوشہ گیر
لے لیا ایساں کا دل شیخ کا
کوڑیا لے سانپ کی تھی وہ لکیر
یا کہ نقشہ کوڑیا لے سانپ کا
راستے میں سانپ اندھے ڈالکر
صبح صادق یا تھی آدھی رات میں
خضر یا ظلمات میں ہو لے تہاراہ
کفر اور اسلام میں اتنا ہی فرق
کفر کی ظلمات میں گم راہ تھی
ظاہر اڈالے بلا ایساں پر
کفر نے ڈالی بلا اسلام میں
پہر ہوا چاہ ذوق میں غوطہ زن
ہو گیا کامنہ مسلمان کو چھوڑ
سلسلہ پیر اشک کا مالا ہوا
منکے منکے میں بڑا کچھ پیر اور
ہو گئے کوئے صنم کے جانشین
دین و دامن چھوڑ کر سب ایک سو
دم صنم کا مارتے تھے و بدم
ہو گئی آشفست تر وہ دل ربا
اپنی جاسے بت بھی اوٹھے ہیں کہیں
کیونکہ ہوں خاموش بت سب لا کلام
بت اگر بولے تو پھر کیا بات ہے

کہا نا پنیار گیا سب ایک سو
جان پر او سکی ہوا اک صفت ر
عشق کا فر کا عجب کچھ طور ہے
گاہ می شوق کو عشق کرے
گاہ عاشق کو کرے معشوق یہ
عشق آیا کفر اور اسلام میں
شیخ جی کو بت کے آگے تھا قیام
سلسلہ آئینہ کا وہاں تبیح تھا
اوس کا گیسو تھا تبیح کا
کفر سے ایمان میں گر خنہ پڑا
کفر کا ایمان میں یوں تھا وطن
کفر میں ایمان کا تھا یوں مقام
یہ وہ آتش پر سندر کے بطور
الغرض اس طور گزرے چند روز
باپ نے اس شعلہ رو کو دیکھ کر
جلد بلوایا تو آیا اک طبیب
اسکو بیماری نہیں ہے اور کچھ
اسکو سودا بڑھ گیا ہے عشق کا
اور صفحہ چڑھ گیا ہے مغنہ پر
خلط چاروں ہی پریشان ہو گئے
اس سفاقت کا کرون میں کیا علاج
ایک نسخہ اسکی خاطر سوسو
او کچھ نسخہ نہ ہو گا کارگر

بت نہ کہاتے ہیں نہ پیتے ہیں کہو
چشم پر خم دل نہایت بے قرار
ہر گہڑی میں رنگ اوسکا اور ہے
صورت عشاق کا شایق کرے
ہے بلا انگیز ہر مخلوق یہ
حق و باطل آگے اکدام میں
دین کے آگے بت کو جلتا مدام
شیخ کو یہاں اشک کا سا لہو
کا کل بت شیخ کا زنا تھا
دین نے بھی کفن کو ٹکڑے کیا
حبطج لگ جائے سوچ کو کہن
جون شب تار یک میں سا تمام
وہ یہ مہر و پر بنے جیسے چکور
جان بریان چشم گرہان دل لبوز
دلین چھایا ہوئی بیمار تر
عرض کی یہ اور ہے علت غضب
مجھ کو آتا ہے نظر یہ طور کچھ
خون فاسد جو ش کرتا ہے سدا
صورت بعنہ نہیں آتی منظر
صحت و راحت کے خوابان ہو گئے
الغرض بیماری ہے یہ لا علاج
اس سے ہی صحت کچھ اسکو ہو تو ہو
کیونکہ اسکو عارضہ ہے سخت تر

عشق کی تن میں حسرت ہے بہت
 واسطے بیمار کے تشخیص یہ
 چاہئے شربت وصال یا رکا
 ہو گل سنگ عذار زنگ دار
 ہو طبا شیرخ صبح وصال
 لکے یہ رخصت ہوا وہاں سے حکیم
 جب پر یہ سوچ کر کہنے لگا
 ایسی کچھ ٹھہرائیے تدبیر اب
 بہر تو یہ تدبیر ٹھہرا کر جسم
 تیری مشقہ تو تیرے ساتھ ہے
 ہم ہیں ترسا جو چار دین ہے
 واسطے شادی کے ہو جکا پیام
 خاک لہن کے چراوے وہ دم
 جو کہ طاق تہن بچے شیر خوار
 اپنے قرآن کو جلا دیوے تمام
 عقد کے دن ہے یہ دست و جواب
 دامن و لہن ہو دیگر ات میں
 یہ شرائط آپ کو گرہیں قبول
 شیخ بولا صاف دو بکجا جان کو
 وہ جو دو باتیں تہا رہی ہیں قبول
 الفرض دو بات پر راضی ہوے
 خاک سب جنگل کو لچب یا کرہن
 غوث اعظم سید کل اولیا

اسلئے اسکو سقامت ہے بہت
 الفرض لخت کیا تشخیص یہ
 بوسہ عذاب لب و ل و ارکا
 کچھ بفتائے خط خوش ہوئے یاد
 ہو گی صحت جب اسے یقیل و قال
 اس سے بہتر ہے نہ دار و ستیم
 ہے یہ ترسا وہ مسلمان با صفا
 تاکہ وہ راضی ہو جسکے سبب
 بول ہیجا شیخ کو وہ چشم نم
 چند شرطوں پر مگر اثبات ہے
 اسین ایسی رسم یہ آئین ہے
 چند مدت عقد کے و نتک مدام
 پہر مکا نہیں لائے او کو وقت شام
 او کو لاوے دوش پر کر کے سوار
 دین کا پہر کر نہ لاوے نہ یہ نام
 دین شراب ایک ہاتھ سو کر کہا
 ہے طریقہ یہ ہا رہی ذات تہن
 لیجئے اوسکو نکاح میں بے ملول
 پر جلائے کا نہیں مست آن کو
 میں عل او نہر کروں گا بے ملول
 لیکے سور شیخ جنگل کو چلے
 اونکے بچے دوش پر لایا کرین
 جس طرح فرماے تھے ویسا ہوا

شیخ جی صاحب کے کانہ ہے پر بہم
بعد مدت آگیا دن عمت کا
شیخ کے ایک ہاتھ ساغر شراب
شیخ نے چاہا کہ پئے لیو سے شراب
تب فرید الدین نے دیکھا یہ حال
سوئے بعد ادم مبارک چشم تہ
بر من سکین از بہر صمد
ورنہ مرشد میر و داد دوست ما
مرشد م افتادہ شد یاد ستیکہ
پیر اب جاتا ہے میرا ہات سے
کی جو یہ مندر یاد باشور و بکا
وہ کباب و ساعندل پہنیک کہ
عشق ترسا سے اٹھا کر اپنا دل
کافرہ سے توڑ دی الفت کہن
بت کے آگے سے کیا یکبار بت
کافرو نکور راہ پر لا دین مجسم
پانوان اپنا کر دیا سوئے صنم
جبکہ اپنے فضل سے تاب ہوا
شیخ صنغان سوئے صحرا جب چلا
شیخ نے فرمایا کیون آئی ہے تو
مجھ کو تیرے ساتھ کچھ نسبت نہیں
عرض کی ترسانے تباہے شیخ دین
میں سلمان آپ کے ہوں گی حضور

آگیا یکبار سورہ م قدم
ہو گئی پہر تو دلہن آراستہ
وے دئے بنوا کے سور کے کباب
اور کہا لیو سے وہ سور کے کباب
ہاتھ سے جاتا ہے پیر یا کمال
کردا این آواز با سوز جگر
المس دی اغوث اعظم المسد
الغیاث امی غوث حق بہر خدا
از برائے جد خود دستش بگیر
لو بجا یا غوث اس آفات سے
شیخ کے اعضا میں لرزہ پڑ گیا
سوئے صحرا چلے یا خستہ جگر
فضل سے اپنے ہوا تب منفعل
کیونکہ ہوتے ہیں مسلمان بشکن
کا ہیکو ہونگے مسلمان بت پرست
کب مسلمان ہوں پرستار صنم
ہو مسلمان کو برادرے صنم
شیخ پر گبرہ کا دل راغب ہوا
پہر تو اس ترسے نے ہی چپا کیا
کافرہ تو میں مسلمان نیک خو
کفر اور اسلام میں الفت نہیں
میں نے الفت کی وہ مذہب یقین
اہل ایمان ہو تو پہر کیا ہے قصور

عرض یہ کر کر مسلمان ہو گئی
 اور اس کا خاندان بھی ایک بیک
 گو کہ غفلت جاچکی تھی شیخ کی
 شیخ احمد مندر بنی خواجہ فرید
 مشورت دونوں نے کی جیسا بقدر
 شیخ احمد مندر بنی کو چھوڑ کر
 سوئے بغداد مبارک چل دیا
 خانقاہ میں جا کے اتراجب مندر
 مشورت کی دل سے اپنے استقر
 پہر تو ٹھہرائی کہ کچھ محنت کروں
 الغرض ہر رات بچھلی رات سے
 خانقاہ کے خاکروبولوں میں تمام
 ہلکو جو خدمت مقبرہ تھی سدا
 ایک مدت ہو گئی جس کے سبب
 وہ جو خدمت تھی نہیں ملتی ہے اب
 کیا سبب دیگر کو سونپا آپ نے
 آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے
 کوئی دیگر تو یہاں آیا نہیں
 ہاں مگر خانقاہ میں دیکھ لو
 لی خبر اس جا خبر گیروں نے جب
 کیفیت کی جا کے حضرت سے بیان
 حال سن کر غوث الاعظم نے کہا
 چپ رہے یہ کیکے شاہ و لہروز

کافر تھی اہل ایمان ہو گئی
 اہل ایمان ہو گیا بے شبہ شک
 پر ولایت اوسکی ساری سلب تھی
 شیخ صنعان کے مرید ان معید
 جائے اب غوث کی درگاہ پر
 وہ فرید الدین مر دنیک سترہ
 جا کے درگاہ سے مشرف ہو گیا
 یعنی خادم شیخ صنعان کا سید
 کیا کروں ہو جس سے حضرت تک گذر
 یعنی اوس درگاہ کی خدمت کروں
 جا کے پانڈا نکا وے بات سے
 عرض کی حضرت سے یا عالی مقام
 آپ نے وہ کام اب کس کو دیا
 ہو گئے محروم یہ ہم سب کے سب
 یا محی الدین کہو ہمارے کیا سبب
 ہلکو کیوں محروم رکھا آپ نے
 جو تمہارا کار ہے اثبات ہے
 میں نے اوسکو کام یہ سونپا میں
 کوئی و ہاں تازہ مسافر تو نہ ہو
 تازہ وارد اک مسافر ہے پڑا
 ایک مسافر تازہ وار دے وہاں
 ہونہ ہوشاید وہی کچھ ہو ویکھا
 ہو گئے اس بات کو ابھی چند روز

ہے روایت غوث الاعظم ایک شب ہو رہی تھی صاف پانی کی تہلک ٹھی ٹوکر چرکین کا سر پراوٹھا ٹوکر سے اس کے بارش کے سبب آپ نے یہ دیکھ کر اس سے کہا حب فرید الدین نے وہ بہتیک کر باندھ لیکر اپنے دونوں ہاتھ کو عرض کی ہوں میں غلیظ و روسیاء شیخ صنعان کا ہے خادم یہ فقیر	باہر آنے کوئی حاجت کے سبب کوئی پاخانے سے نکلا اسکھڑی روبرو سے پہنکنے کو لے چلا بہ رہا تھا جسم پر چرکین سب ایکجان تو کون ہے یہ ہانک تو آ منہ کو کا لاکر لیا کالک سے پہر شل فریادی کے آیا روبرو ایک مدت سے ہوں باحال تباہ دستگیری او سکی ہو یا دستگیر
---	---

الغیث

اے طیب در و عصیان الغیث این غریب و بیوطن آمد بہ تو من یتیم و بے کس و بے وارث بے نوا ام دست بستہ روسیاء	وے دوائے دردندان الغیث اے کرم بخش عنبریان الغیث اے سر نعل یتیمان الغیث اے نوائے بے نوا ان الغیث
آمدہ سنی چو مورخستہ جان	اے سلیمان اے سلیمان الغیث

نام عاصی کا منبر الدین ہے یہ منبر الدین نے کی عرض حال ہاتھ دو کھلوا کے منہ و ہوا دیا کا ہیکو ایسا غلیظ و خوار ہے غوث الاعظم نے جو فرمایا خطاب اسکھڑی تاثیر دیکھو کیسا ہوئی معتقد ہوں با حیران سیر ہاتھ میں ایک مرتبان سبکے ہو	ایک حاجت کے سبب عسکین ہے سن چلے جب سب شہ فرخندہ فال رحم سے پہرا سکو یہ فرما دیا جامنبر دین الدین تو عطار ہے تب فرید الدین نے پائی یہ آب ہاتھ میں بو عطر کی پیدا ہوئی ہاتھ جن جن کے ملا تھے فرید عطر کی بو مشک کی عطر کی بو
--	---

پانچا نہ تہا اوٹھا یا غوث کا بعد حضرت غوث نے اس سے کہا عرض یہ کی آپ پر روشن ہے سب تب نسیر الدین نے کی عرض طال پر میرا آپ سے گستاخ ہو + ہو گیا گمراہ اس عاجز کا پیر + بخشش مرشد کی دولت ہاتھ آئے غوث نے یہ سنکے سارا جاہ +	ہاتھ میں خوشبوئی آئی برسا ناگ لے جو کچھ تھپے ہانگنا آپ برے اس سے بہتر کطلب بخشد و مرشد کو اسے صاحب کمال کہو کے بیٹھا صاف عقل و دین کو رحم کچھ نہ دیا ویا روشنفصیح + گو یا دعائے الم کی دولت ہاتھ آئے درگاہ اللہ میں کی ایسی دعا
--	--

مناجات

پیش تو عذر خطا آورده است یک گنہ صمد زہا آورده است بہر نذر تو چہا آورده است پیش تو و اسر تا آورده است ہر جہ سنی عذر ہا آورده است	یار بے بہر عطا آورده است بندہ خوار و گنہگار و ذلیل + ذکر استغفار عذر صد گنہ روسیا ہی و گنہگار سی تمام از رہ الطاف عذرش کو قبول
---	--

اس سے اب ثابت ہوا ہے یا آلہ بہر نہ ہو ایسی خطا بار و گر یا محی الدین شہ لطف و کرم ہم خطا او سکی کرین کیونکر معاف اسلئے ہے واسطے اس کے عذاب ایسی الفت کی نہ ہوگی باپ نے بار سویم اس قدر کی پہرہ دعا فضل سے سب بخش دے او سکی خطا یہ ہوا مرد و دے گفت و سخن	شیخ صنعاں نے کیا تھا جو گناہ اس کو تو اپنے کرم سے عفو کر در گہ حق سے نہ آئی بحسم وہ ہوا گستاخ و نافرمان صاف بے وہ نافرمان و مرد و دجناب او سکی خطا پر دعا کی اپنے وہ دعا بھی رہ ہوئی اک مرتبہ یا آلہی بہر ذوات مصطفیٰ ص تب خطاب آیا کہ اسے محبوب من
--	---

واسطے اوسکے نہ کی ایک نے دعا
 ہم معاصی ہیں تو ہے آمرزگار
 تیری درگاہ میں شفاعت کی نہیں
 ہو گیا اگر اے بار خدا
 اسلئے آتا ہے میرے ولین شک
 کہ ہلا قابل اجابت کے نہیں
 مجھ میں دیگر اولیا میں مسترق کیا
 کہ شفاعت میں مریدوں کی کروں
 ورنہ محشر میں رہوں لگاکشہ سار
 باز رکھا غوثیت سے آپ کو
 بانہ آیا غوثیت سے آج میں
 کام بندوں کا تجھے پر کہہ دیا
 تو جو چاہے سو کرے مختار ہے
 امر میں تیرے میرا امتداد کیا
 دوست میرے کیوں تو آرزو ہوا

جو جہان میں ہیں بزرگان خدا
 اپنے کی عرض اسے پروردگار
 ایک نے اس کی حمایت کی نہیں
 اسلئے پہنچا ہے یہاں تک ترب
 اوس کا جب پہنچا ہو درجہ یہاں تک
 کیا میری عرضی ہی رب العالمین
 خیر گرا یا ہے اے بار خدا
 میں بہت اس وقت اندیشے میں ہوں
 وہ جو بخشے جائیں بن آویگاکار
 تو ہی جانے یا رب کی طور ہو
 تیری درگاہ سے پہرہ من محتاج ہیں
 چھوڑ کر میں آج اس غوثیہ
 بخشے یا بخشے نہ تیرا کار ہے
 میں ہوں عاصی پر معاصی رہنا
 جب تو آئی آپ کو اسی ندا

عزل

باصفائے من چہ را آرزو
 باوفائے من چہ را آرزو
 جان فدائے من چہ را آرزو
 خوش لقائے من چہ را آرزو

آشنائے من چہ را آرزو
 آنچہ می خواہی کنم امروز گیر
 مردہ را زندہ کنم از بہر تو
 در گذشتہ از خطا از دوسے تو

بارضائے من چہ را آرزو

زمرہ سنی بہ تو بخشیدہ ام

گرچہ ہے وہ لائق قہر و عتاب
 تیری خاطر کے سبب سے کی معاف

لے دعا کی سب نے تیری استجاب
 یہ لے اوسنے جو خطا کی بر خلاف

سب مرید و نکو تیرے انجوش نفس
 دے بہرے ہونگے اگر عصیان سے
 جبکہ یہ فرمان ہوا اللہ کا +
 سب ملائک نے کیا شکر خدا
 جب تو حضرت نے فرید الدین کو
 ہم نے تیرے پیر کو بخشا ہے اب
 منہ سے حضرت کے جو یہ نکلا کلام
 جب فرید الدین رخصت ہو چلا
 ہو گیا ہے مرتبہ ایسا بلند
 پھر تو دو فون ہو گئے پیر و مرید
 شیخ صنعان غوث کی خدمت میں آ
 اپنے فرمایا جا اسے خستہ حال
 عفو کر کر شیخ صنعان کی خطا
 غوث کی وہ ذات بابرکات ہے
 کہ یہ سنی پہ بھی بخشائش کی دید
 دوستوں کو اسکے اور اولاد کو
 رب سے دلواد و یہ سنی کی مراد
 یار بنی ہر محی الدین مدام
 تندرستی دے تو ہر بیمار کو
 دشمنان دین کو نابود کر + +
 عسکرن میں سنی کی ہر دم سیر ہو
 غوث الاعظم کا ہے نئی مدح خوان
 فاتحہ پڑھ دل سوائے سنی مدام

ہمنے سو نپا تجھ کو ہی لے اقبول
 پراوٹھا ونگا انہیں ایمان سے
 عالم بالا پہ ایسا غل ہوا
 ہے محی الدین کا کیا مرتبہ
 مہربانی سے کہا اے نیک خو
 تیرے منظر کا ہوا سارا سبب
 شیخ صنعان کا ہوا عالی مقام
 پیر کے نزدیک آدیکھے ہے کیا
 حسب قدر آگے تھا اوس سے بھی دو چند
 غوث کی خدمت میں آکر مستفید
 عاجزی سے مانگ لی عفو خطا
 تجھ کو بخشا اب خدا نے ذوالجلال
 غوث نے پھر اور لغت کی عطا
 اپنی بخشائش تو رہا تھے بات ہے
 کیونکہ ہے یا غوث حقیت مرید
 ہر دو عالم میں ہمیشہ خوش رکھو
 یا محی الدین شہ عالی نژاد
 تو روا کر جہنم میری تمام
 یا الہی بہر غوث نیک خو
 فتح دے اسلام کو تو انکے سر
 یا الہی من امتہ باحیث ہو
 یار بنی خوش رکھہ اوسے تو ہر زمان

غوث کی تو روح پر ہر صبح و شام

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

پہلے مکہ ہون آداب سے اللہ کی تعریف
بعد از صفت احمد مرسل کے جو پورہ ہو
اس واسطے میں جانے اے اہل سعادت
اک روز کا ہے ذکر سنو غوث معظم
دیکھا کہ مسیحائی مسلمان سے اوجھا
تم اپنے نبی یعنی محمد کی فضیلت
اس واسطے رکھتا ہے بزرگی میرا عیسیٰ
تب غوث نے پوچھا وہ فرنگی کسے مانا
مردہ کو کیا زندہ اگر حضرت عیسیٰ
ہر چند کہ ہے روح مسیحائے مجدد
بیمار کے مہنہ نام محمد کا نکل جاے
یہ فیض ہے اسکی نظر فیض اثر کا
مرد کیو بلانا تو بڑی بات نہیں ہے
احمد کا ہوا اور نہ ہوگا کوئی ہسر
اونگلی سے کیا ماہ کو دو ڈکڑے فلک پہ
اونگلی سے روان آچی اک وز ہوا آب
بہو کی تھی سپہ آچی آثار ایک سیر
ایک روز محمد نے کیا ریت کو حلو
کلمہ میں یہ کچھ میرے محمد کے اثر ہے
ہر فی کو جواک و ضمانت سے چٹرائی
ایک وز پئے فاختہ تھا باز و زندہ

بعد اسکے جو بہتر ہے محمد کی ہے توصیف
بہتر ہے صفت آل محمد کی عزیز و
کرنا ہوں رقم غوث کرم کی کرامت
جاتے تھے کسی راہ سے محذوم و عالم
کہتا ہے محمد سے مغفرت ہے سیجا
رکھتے ہو جو عیسیٰ پہ ہلکا کو نسی عوت
کر ڈالے کئی بار کئی مرد و نکو زندہ
مردہ کو کیا زندہ سیجا تو ہوا کیا
ہر بخش عصیان کا محمد ہے سیجا
یہ رتبہ کہاں ہے ابوالارواح محمد
وہ بخش جانکاہ سے فی الغیر شفا پاے
کردیوے بہم مردہ صد سال کو زندہ
امت کے گنہگار و کا حامی ہی ہیں
مرد و دفرشتہ تھا دے جسے اسے
دیگر نہ عیب ہے محمد کے برابر
اوس آب سے سب لشکر تشنہ ہو لیرب
ایک سیر میں حضرت خضر ہزاروں کو کئے سیر
پانی پر سے تپہ کو بلایا تو چل آیا
ماہی نہ طلی آگ پہ کچھ تجھ کو خبر ہے
وعدہ پہ معطل ہر ن آپ سے آئی
دینے کو تھے تیار اسے گوشت بدکا

سید الدین علیہ السلام

است میں محمدؐ کی ذرہ آنکے دیکھو
اس دین کی اسلام کی مذہب کی عزیز
رحمت ہے عنایات ہے بخشایش محشر
میں نعمتیں انواع کی اسلام کے اندر

استی کا نبی حامی ہے اللہ دوکار

است نہیں اس است احمدؐ کے برابر
اللہ نے بنائے کہو کسکے لئے افلاک
ہٹا کس سے اندر حضرت آدمؑ کی دعا کو
یہ وہ ہے نبیؐ نام نبیوں کا جگایا
احمدؐ جو میرا بعد مسیحاؑ کے نہ ہوتا
پیدا ہوا پیچھے تو کیا خلق کو محرم
اس دین کو نقصان نہیں تاہم قیامت
ہو جبکہ عیان صبح قیامت کا سفیدہ
ہر ایک نبی نفسی و نفسی میں بیگیا +
ہر وقت محمدؐ کی توہت ہی میں جان ہے

اس دین کرم کو تو وہ چہان کے دیکھو
کیا کیا ہی فضیلت ہے ذرا آنکے دیکھو
کیا کیا یہاں اسباب ہیں آماں کے دیکھو
کچھ ذرا بیٹھے اب چکھہ کے تو اس خواں کے دیکھو

کیا عالی مرتب ہیں سلمان کے دیکھو

ہے کون نبی میرے محمدؐ کے برابر
وہ کون نبی ہے کہ ہو اسید لولاک
وہ کون نبی سارون سے پیارا ہے خدا کو
یہ وہ ہے نبی کفر سے خلقت کو بچایا
اس وقت نہ کہتا تھا کوئی کون ہے عیسیٰ
آدمؑ یہ میں موسیٰ یہ سیاحے کرم
اس دین سے ہے ہر ایک پیر کی فضیلت
تا بنے کی زمین اور خاک ہو گاہے کا
پیر میرا نبی اتنی است ہی کہے گا +
یہ رحم بہلا حضرت عیسیٰؑ میں کہاں ہے

قصیدہ

است میں محمدؐ کی اگر آئے مسیحا
است میں محمدؐ کی میں داخل ہوں یا نہ
تب پہول کے پہولوں نہ مایگانہ خوشی سے
دل مروہ جو اس دین سے جیتا ہو دیکھے
ہر عرش کجا اور کجا چرخ چہارم
ہے عرش معلیٰ کے تلے چرخ چہارم
فرمائے پاگاہ براق نبویؐ تک

تو ذائقہ اس دین کا کچھ پائے مسیحا
مدت سے یہ ہے دلمین تو لائے مسیحا
برائیگی اکدن جو تمت لائے مسیحا
تو قم کی صدالب پہ نہ پہر لائے مسیحا
ہے بلم محمدؐ کے تلے جائے مسیحا
سایہ میں محمدؐ کے ہے بلجائے مسیحا
کسطح رسا ہو نہ کچھ پائے مسیحا

<p>امت جو انہیں کہتی ہے اللہ کا بیٹا لوگ آئین شفاعت کے لئے لو پاں تم انکو بیماری عصبیا کی طبابت نہیں سیکھی</p>	<p>عشر میں اسی شہم سے شہرے سجا احمد کی طرف راستہ تھلائے سجا کیا زندہ جو حجاب کو فرمائے سجا</p>
<p>عصبیا کی طبابت نہ میسا نہ کسی میں</p>	<p>اے سنی محمد ہے میسا ہے میسا</p>
<p>و عوی بھی کیا حضرت عیسیٰ نے غربت اقوال یہ آقا کے نظر ہے کہ نہیں ہے انجیل میں ہے نام نبی فارقلیتہ کچھ سمجھا بھی ہے فارقلیتہ سے جو مقصد افضل ہے کم ہے محمد میرا سجا ہوتا تھا محمد نہ خدا خواستہ جہوٹا ہونے سے محمد کے بچائی ہوئی سکی احمد کے سبب ہلکوزرگی جو عیان ہے و ستوریہ ہے عالم ہستی کا سبز شاہی شہ منصوب کی ہے امین شہرت عیسیٰ ہوئے مغرول محمد ہوئے منصوب یہ بیج تو کہو تھکو سیجانے کہا کیا یہ بات کہی حضرت عیسیٰ نے وقت اوس سرور عالم کا سنو نام ہے احمد انجیل میں ہے نام رقم فارقلیتہ کچھ سمجھا تو ہے فارقلیتہ سے جو مقصد یہ وہ ہے محمد سرور فقر اکیا د یہ وہ ہے محمد کہ ہوا راخ خلقت یہ وہ ہے محمد کہ ہوا سرور عالم</p>	<p>میں احمد مرسل کے رہوں دغل است عیسیٰ سے محمد کی خبر ہے کہ نہیں ہے اللہ نے عیسیٰ کو کیا اسطرح آگہ ہم خوب سمجھتے ہیں وہ ہے نام محمد سجا ہے کہ سب نبیوں کو بیج کر کے تباہ تو نام نہ لیتا تھا کہی کوئی نبی کا ہونے سے محمد کے بڑائی ہوئی سکی عیسیٰ کی فضیلت سے خبر تھکو کہاں ہے جو شاہ کہ منصوب ہو سکے اوکا لان ہو کیونکر شہ مغرول کی جاری ہو حکومت مغرول کے تابع رہیں یہ بات مانو خوب ہرگز نہ سنو بعد میرے حکم کسی کا + آوے گا میرے بعد بڑا ایک مہیہ وہ سارے نبیوں میں نہایت ہے محمد تم اوسکی اطاعت کرو راضی رہے اللہ ہم خوب سمجھتے ہیں وہ ہے نام محمد یہ وہ ہے محمد کہ جہان جس سے ہے آباد یہ وہ ہے محمد کہ ہوا شافع است یہ وہ ہے محمد ہو آدم سے مقدم</p>

<p>یہ وہ ہے محمد کہ ہے اللہ کا پیارا یہ وہ ہے محمد کہ خدائی کا ہے منظر +</p>	<p>یہ وہ ہے محمد کہ ہے امت کا سہارا یہ وہ ہے محمد کہ ہوا سب کے فروز تر</p>
<p>خوش آگیا سب سے سخی کوئے محمد جب خلق و دو عالم کا خیال آیا خدا کو بیماری عصیان سے شفا پائیگی امت ہر چند کہ اللہ سزا دے گا گنہ کی و دفع میں نڈا لیکھا خدا ہکو یہ عث اس ترب اعلیٰ کی صفت کس سے بیان ہو اسی سنی شفاعت کے لئے دوڑی کھلتی احمد کے برابر کہو ہے کون پیغمبر آدم نہ چہڑا وینگے تہین اور نہ عیسی یہ بول تو مردے کو جلانا ہے بڑی بات پھر غوث نے اس سے کہا جب حضرت سی تب آپسے کی عرض قرنی نے نبوت کہتے تھے کہ اوٹھ حکم سے اللہ کے مشک یہ سنکے ذرا کر کے تبسم کہے حضرت چل مجھ کو تبا ایک کوئی مرقہ کہہ نہ کہہ جب تو محمد پہ پہلا لاوے گا ایمان تب غوث سے کی عرض میجائی نے آجا یہ کہلے چلا غوث کو لے ساتھ اُسجا تلا کے کہا آپ کو ایک مرقہ کہہ نہ اوس قبر کو دیکھا تو کہا غوث نے ایسا</p>	<p>کیا بہا گئی اللہ کو خوش خوشے محمد تیر کیا آئینہ روئے محمد ہے خاک شفا خاک سر کوئے محمد پر کیا کرے بخشش کی ہوئی خود محمد ہے دیکھنا محشر میں تہین روئے محمد ہے عرش برین سایہ مشکوئے محمد تب دینگے نشان سارے نبی کو محمد جوش فح امت ہوا اور عامی محشر یہ کام جو ہوگا تو محمد ہی سے ہوگا یا امت عاصی کو چڑانا ہے بڑی بات مردے کو اوٹھایا کہو کیا کیلے اوٹھایا کہتا ہوں میں اب آپسے ایسا غلبت اوٹھ جاتا تھا وہ مردہ جب ان کیلک میں ایک گنگار محمد کی ہون امت کر دیتا ہوں میں دیکھ لے اس مرد کو نوز کیا تب ہی نہیں ہو دیکھا انھیں سلمان یہ کام اگر ہو تو سلمان بنون گا جسجائے پتہین قبر بن نہایت ہی شگستہ اس قبر کے مرد کو پہلا کیجئے زندہ کہتا ہوں سن اس قبر کا مردہ ہے گویا</p>

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کہلے ہوئے ذات میں اللہ کے وصل اور اٹھ حکم سے میرے جو کہا اپنے فی الحال یہ دیکھ سیکھائی ہو صاحب ایمان حضرت کے قدم چوم کے کی عرض کرتا خدا موسیٰ کے لایق یہ گنہگار نہیں ہے حضرت نے کرم کے مرید اس کو بنایا کیا غوث منظم کے ہیں اوصاف عزیز و اوس ذات سے جو بغض کے اس کو کہیں کیا یا غوث کرو فضل یہ سنی پہ کچھ ایسا یہ سنی ناکارہ گنگار اگر ہے کچھ ایسی وعی کچھ یا غوث کرم ای سنی کر اب ختم بیان فاختہ پڑا کر	پہر قبر پہ جا کر وہ شہنشاہ کسل مرقد سے نکل آیا وہ گاتا ہوا قوال کلمہ سے محمد کے ہر صاف مسلمان اب داخلہ خدا سونہن فرمائے میرا حضرت کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے اوس فیض سے کچھ اور ہوا مرید و کا اجاپہ ذرا یہ کچھ انصاف عزیز و لغت ہو وہ مذہب پہ پڑے قہر خدا کا دل مردہ جو اس کا ہے ابھی ہو گئے نزل جب آپ کا کہلا یا تو کیا اس کو خطر ہے ہم دین کے دشمن پہ مظفر بن ہر دم ہے غوث کرم تیری ہر وقت مدد پر
--	--

کر امت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

ہے قلم حمد خدا کا شجرہ کس طرح شکر ادا ہوا اس کا ہے سزا و ارشاد کے وہ حسیم چاہتا ہے سو وہی کرتا ہے نخل بے بار کو دیدیوے بار اپنے محبوبوں کو یہ جہا دیا خاص محبوبوں میں حمد و محنت عشق پیما جو ہوا اللہ کو + حق نے چسا تاکہ ہو آپ ہی اظہر	لغت حمد کی ہے اس کا ثمرہ جس نے نابود سے موجود کیا سب ہیں نابود مگر وہ ہے کریم اوس کی قدرت میں کسے رستا ہے اوس کی قدرت میں لگے کس کا بار انکو ہر امر کا محنت رکھا ہے خدائی حمد کا سرور کیا موجود رسول اللہ کو مصطفیٰ کو کیا اپنا منظر
---	--

چاہی جب بسا نہ سانی اپنی | آئی حسد سے حسدانی اپنی

تفسیر

شده چون بسا نہ نور حسد | آئدہ حق پہ ظہور حسد
حسہ زان ذات زاست عیدان | این چنین است شعور حسد
حور و مسلمان و ملائک انسان | ہمہ حسد ام قصور حسد
پیک از بک شفاعت نگذشت | شد ازین کج عبور حسد

نمرہ سنی ہم شد مغفور | چوبیا مد بحفور حسد

نام حسد ہے عجب نام خدا | نام گریوین تو ہو دفع بلا +
رحمت اللہ کی آگہ جامے | اولے پائی بلا پہر جاٹ
آل بھی اسکی نہیں سے کچھ کم | سہوا صلوا علیہ سلم
کیسا وہ ہے قویہ ہے اسیر | وہ دوائی ہے قویہ ہے تاثیر
جسکی کونین میں تو تیسرین میں | اوس مرقع کی یہ لصورین میں
عرش پر جسکی کہ تحسیرین میں | یہ وہ قرآن کی تفسیرین میں
بحر رحمت کے گہر بہن خوش آب | آفتاب ہے کوئی کوئی مہتاب
مصطفیٰ کے وہ جگر بارے ہیں | چرخ عظمت کے وہ سب تارے ہیں
عالی رتبہ ہیں جہان کے مقبول | لطف پروردہ اللہ و رسول
نازنینان رسول اللہ تین | جگر فاطمہ نور حسین
جائیں جس راہ سے اس راہ کی خاک | مشک کی طرح سے ہو جاوے پاک
ہے یہ تہید میری غوث طرف | اوسکو اللہ نے دیا ایسا اثر
وہی ہے حق نے یہ نظر میں تاثیر + | دیکھے جس خاک کو ہووے کہیر
اوسکی جس جائے پہ پڑ جائے نظر | سنگریزے ہوں وہاں کے سبز
چلے جنگل میں تو وہ ہمدردی | سب زمر دبنے شبنم لالی
چاند زہرا کا ذرا دیکھے اگر | جون کتان کفر کا پہنچائے جگر

صلى الله عليه وسلم

پہاڑ کو دیکھے شہر ہو پیرا میر زبان اسکی ہے اعجاز بیان ہو وہی نہہ سے جو فرماوے بات معجزے باقی جو تھے احمد سے	آب کو دیکھے گہر ہو پیرا تم کے کہتے طے بیٹے جانکو جان رات دن ہو کو تو دن ہو دوسرے رات پائے اظہار وہ اس امجد سے
--	--

قصیدہ

مقبل ذات احمد غوث کریم راحت جان بنی حسن علی راحم است احمد برحق پائے احمد کہ فتادہ ہر جا	ہر چہ خواہد کبند غوث کریم رامز احمد غوث کریم شاہ بے بغض و حسد غوث کریم قدم آنجہا نہد غوث کریم
زمرہ سنی بہ عجز و الحاح وہ ہے ہر کبر کا برکامختار اپنے خالق سے مصر ہو جائے شیخ عثمان سے روایت ہے سنو ابن عبداللہ محمد تھے ایک عرض کی غوث کی آخذست مین عمر اتنی ہوئی لیکن اب تک ہو گئے آگے جو اللہ کے نبی نیک فرزند خدا گر دیوے مجھ کو امید ہے یہ حضرت سے نام لیوا ہو ہمارا اچھا اوس ضعیفہ کی سنی غوث نے بات یار نبی فضل سے کر اپنے عطا یہ ندا آئی خدا سے اس دم	ہر چہ خواہد بدہد غوث کریم بلکہ اللہ کے گہر کا مختار کام نہا ہونے کا کر کر آوے خوش بیان کیسی حکایت جو سنو انکو اک بی بی ضعیفہ تھی نیک گر غنی ہوں مین بہت دولت مین مجھ کو پیدا ہوا فرزند نیک آرزو اونکو بھی اسبات کی تھی توشہ عقبی مین ہمارا ہووے یکجے فرزند عطا عطا سے توشہ عقبی مین رہے گا چپ کی دعارب سے اوٹھا کر دوات اس ضعیفہ کو تو اچھا لڑکا میرے محبوب اے غوث الاعظم

دخل مست و تو میری قدرت میں
 پہر دعا آپ نے کی اللہ سے
 کیا تجھے پہلی ندایا نہیں
 پہر دعا آپ نے کی قیصر بار
 وارسلے اوسکے نہ کہہ تو ہر چند
 چارٹی بار وہ شام اعلیٰ
 ہاتھ سے سوئے ہوا پہنیک دیا
 مقصد اوسکا ہو حاصل جتنا
 عورت کے منہ سے جو نکلا یہ کلام
 یہ گوارا نہ ہوا اللہ کو ++
 جلد جنت سے زمین پر جاؤ
 کار قدرت میں قدم دھرتا ہے
 لے مطلب تو مسرت پاوے
 اپنے تن پر سے وہ محبوب مرا
 میری جانب سے کہو اسکو سلام
 اپنی جانب سے بہت سبھانا
 روح پاک نبوی سے نکلی ندا
 کا رخسار نے میں ہوا حکم خدا
 ہاں جنس در پہلا اے جبریل
 تخت فردوس سے ایک لے آؤ
 لوح و آدم کو جنب پہنچا دو
 شاہ کوین کی تیار رہی ہے
 چو بارون میں رکھو موسیٰ کو

اوسکی اولاد نہیں قسمت میں
 یہ ندا رب کی ہوئی درگہ سے
 اوسکی تقدیر میں اولاد نہیں
 یہ ندا آئی کہ اے نیک شعار
 اوسکی قسمت میں نہیں ہے فرزند
 تن نازک سے اوتارے جبہ
 اور یہ لفظ وہاں منبر مایا
 خرقة فقر نہ پہنوں تب تک
 کہ نہ پہنوں گا لباس عظم
 کیا ارشاد رسول اللہ کو
 اب نواسے کو بہت سبھتاؤ
 مجھے ہر بار یہ ہٹ کرتا ہے
 در نہ آزدگی دل پر لاوے
 خرقة فقر ہو یا پر پہنیکا +
 یا رسول عربی حینہ را نام
 جامہ درویشی کا پہر پہنا نا
 حسب ارشاد جنت مقصد کیا
 مقصد ہے سوئے زمین احمد کا
 جاے ہے سوئے زمین میر خلیل
 اوسپہ احمد کو میرے بٹھاؤ
 کیشیت اودن کو یہ ساری بولو
 مصطفیٰ پیارے کی سواری ہے
 سار بانوں میں رکھو یحییٰ کو +

بخشی فوج سلیمان نجائے
 جلد چہڑکا ذکرے ہاتھوں بات
 نور سے ہووے زمین نورانی
 عرش سے فرش تک نور کا فرش
 مامن خلق زمین نجبا دے
 سب دوان عرش کا سامان ہووے
 شکل گل خار مغیلاں نجبائے
 سبزہ اوس دشت کا سنبھل ہووے
 دوان ہراک طرح سے آمان رہے
 پنجہ رسم بنانے گل باز
 باز کے گہر ہو کبوتر محسان
 ہمت قران ہوتے ہیں خورشید پتر
 پہر نہ خورشید و رخسان نکلیے
 دوزخی جتنے ہیں راحت باوین
 شمع جب مرہم کا نور بنے
 یعنی ہر ایک کو یہ حکم سنا
 کہ میں تیار شدہ جن و بشر
 پہر شرف اہل زمین پاتے ہیں
 احمد پاک کی اسواری ہے
 شاہ دین ہوتے ہیں اب تخت سوار
 مصطفیٰ کی چلی جب اسواری
 ماہ کے گرد ہوں جیسے تارے
 لیئے بیان آتے ہیں اللہ کے نبی

اور دوا دشت خوان نجائے
 حضر کو کہہ دو کہ لے آب حیات
 ساتھ سب فوج رہے روحانی
 ہووے آراستہ اب ایسا عرش
 جب زمین پر شدہ عالم آئے
 دشت سب شک گلستان ہوئے
 سارا سحر چہستان نجبائے
 خار صحرا میں ہراک گل ہووے
 دشت میں عیش کا سامان رہے
 عافیت دشت میں دے یہ آواز
 شیر کے گہر میں ہرن لے آمان
 مانا جاتے ہیں نواسے کے گہر
 جب کہ میرا مہتابان نکلیے
 جسم عالم جو زمین پر جاوین
 زخیم پر دانہ پہ انگوڑ بنے
 جبکہ ہاتھ سے ہوئی ایسی ندا
 جب تو جبریل نے دی سب کو خبر
 یہاں سے اب سو زمین جاتے ہیں
 بخت کو نین کی بیداری ہے
 سب جلو میں چلو ہو کر اسوار
 سب نے کی سکنے خبر تیاری
 آپ کے ساتھ نبی تھے سارے
 یہ خبر اہل زمین کو پہونچی

پہر شمعِ اُنسے زمین پاتی ہے
 الغرض شاہِ بلند و شکین
 کوہ ہر ایک سر طور میں
 سرور دین وہ شہِ عالی نسب
 کھٹکے اللہ کا پسر اور سکھ سلام
 آپ آہوں سے وہ حشر تہ لا کر
 ایسا فرماے زبان سے اس دم
 پہنچو پیارے میرے پیارے پہنچو
 حشر قہ پہنچا کے کہا اے فرزند
 درگہ بار خدا ہے بے نیاز
 او کی قدرت میں ہمیں بار نہیں
 بات نانا کی کسنی غوث نے جب
 رب کی درگاہ میں اسے نہا سنا
 تم نے تشریف جو لائی حضرت
 آپ اور میں جو ہوئے ہیں اب و
 اس ضعیفہ کے لئے نانا جان
 تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو +
 حق تعالیٰ نے تمہیں دی عزت
 اب دعا کیجئے اے سرور دین
 الغرض غوثِ کرم جس سے
 اُسے عالم میں ہوئی رب سے نرا
 دل نازک کو نہ کر اپنے مول +
 پاس ہیجا جو تیرے احمد کو

تن جیبا ن میں جان آتی ہے
 ہو گئے جبکہ شرف بخش زمین
 وزرہ شمس لہ پر نور بسا
 اُسے نزدیک نوا سے کے جب
 بعد سمجھا کے بہت خیر اہام
 اپنے محبوب کے نزدیک آکر
 وہ شہ دین رسول اکرم
 میری است کے سہارے پہنچو
 نور حسین علی کے دل بند
 یہاں سزاوار نہیں غصّ و ناز
 یہاں جلال اتنا سزاوار نہیں
 عرض کی سر کو چپکا کر بادب
 میں اکیسلا تھا دعا کر نیکو
 مجھ کو اب خوب ہوئی ہے بہت
 رب کی درگاہ میں بل کر دو لو
 اب دعا و نون کرینگے اس آن
 دیدے فرزندِ زمیں خود دشمنو
 ہے دو عالم میں تمہاری عظمت
 میں کہوں پیچھے سے آمین آمین
 بات یہ کرتے تھے اس امجد سے
 میرے محبوب نہوا تم خفا
 لے دعا ہننے کی تیری مقبول
 تو نے اپنے میں ملایا جس کو

کیوں دعا ہونہ اجابت کے قریب
وہ کہیں ہم کہ رہے تو سرور
تیرے کہنے سے اسے ہوا ولاد
غوث نے سنے ندا یہ رب کے
شکر کا حمد ادا کر کے کہا
سنے بڑھیا وہ مسرت پائی
حاصل ہو گئی پہرہ بڑھیا
لیکے لڑکی کو گئی غوث کے پاس
آپنے مجھ کو یہ سنرایا تھا
یہ تو لڑکی ہوئی حضرت مجھ کو
آپنے دیکھتی ہے سنرایا
لفظ یہ جب کہ زبان سے نکلا
آپنے کر کے وہ لڑکے کو پسند
رکھا ہے میں نے شہاب الدین نام
سچ کہ دیکھو تو شہاب الدین کا
وہ ولی کیسے ہوئے ہیں کارمل
وکر یا جیسے ہا والدین ہیں
شیخ سعدی بن علی رحمہ
وہ شہاب الدین ہوئے جبکہ جوان
پاک چہاتی پشہ حسن کی
الغرض خوش ہوئی ایسی بڑھیا
اسے شہ عز و کرم لوزنہ
کار اسکان سے تہہ جو جو دور

ہوں جو کجا میرے محبوب حبیب
تیری آرزو کی کب ہے منظور
لے میرے پیارے پہلا اتو ہوشاد
خوش ہوئے دلعین بہت مطلب سے
جا تجھے ہو دیگا بیٹا بڑھیا
وہاں سے جب اپنے مکا نکلائی
بعد نہ مہ ہوئی لڑکی پیدا
عرض کی ہو کے نہایت پر یاس
تجھ کو فرزند نرمیت ہوگا
اب کہو کیا مجھے فرماتے ہو
یہ تو بیٹا ہے لجا اے بڑھیا
ہو گئی بڑھیا کی بیٹی بیٹا
کہا بڑھیا یہ ہے میرا فرزند
یہ ولی ہوگا بڑا عالی مقام
سہروردی ہے گہرا ناکیسا
اونکے خادم بھی ہوئے سب فاضل
اور جو قاضی حمید الدین ہیں
علی فضل من اللہ
اونکی دونوں ہی بڑی تہیں پستان
اک نشانی وہ تہی عورت ہیں کی
جسم جامے میں مسایا نہ گیا
عرض کرتا ہے کچھ اب سنی بھی
سر بردہ ہو گئے تم سے وہ امور

حسب دل خواہ میرے ہو مصل
کیجئے فضل و کرم سنی پر

کار میرا تو نہیں ہے شکل
ای شہ عالی ہم سنی پر

کرامت حضرت غوث الاعظم در بیان رہائیدن زن کا فہ
از دست پسر حاکم و مسلمان شدن او

مرحبان نور علی سید شاہ بغداد
بعدہ لغت بنی سید والا ارشاد
جب سے کفار مسلمان ہوئے بادل شاد
ہندوین ہے کہیں ایک شہر نہایت آباد
غوث کے نام کا تھا وروا سے بے لقا
کہانے پینے کے ہی اوقات کرے غوث کو یاد
گل رخ و گلبدن در شک چمن حور نژاد

مرحبان بنی سرور عالی ارشاد
پہلے تحریر کروں حمد خدا سے جواد
بعد ازاں غوث کی کہتا ہوں کرامت میں
جافو تحقیق بدل او سکون اہل یقین
راجپوتوں سے وہاں رہتا تھا کوئی ہندو
بیٹھتے اٹھتے وہ کرتا تھا وظیفہ باغوث
اوسکی عورت تھی نہایت ہی شکیلہ حسن

عزل

سرور قد غنچہ دہن و لبس پاکینہ نہاد
بہر صید دل عاشق کمت صیاد
خنجر لب و حسن در چو تیغ جلاد
منفصل گشتہ ازان فتند و آشوب و فساد

مہر و ماہ چین عقیل و سرب زہاد
نولف چون سبیل پر پیچ گرہ دار مسام
ہمچو شہباز ہمہ خبہ مرگان پھون
قد بالاش کند روز قیامت بر پا

گوازمین دم شود چون دل سنی آزاد

ارشاد شمشاد کند زلف کند و لہا

قد بالاسے ہو پاستہ خجالت شاد
حبط شیرین پہ آشفتہ ہوا تھا فریاد
فکر یہ دلمین ہوئی اوسکے نہایت ہی زیاد
وکیہ کر دلمین کرے اپنے خیالات فساد
مقرر کر دے اگر پسر زمان کیتا

الغرض حسن میں تھی رشک بہار ایسی کچھ
مرد اسطرح تھا اس شیرین زبان پر عاشق
اوسکو ایک روز خیال آیا کہ عورت چھین
یعنے اس شخص نے کی فکر اگر اسکو کوئی
کرو جیلے سے غرض اوسکے وہ ہو کر درپے

حیلہ سازی سے نہیں دور کہ ایک ہی لمبین
 جبکہ یہ ہاتھ سے جاتی رہے میری عورت
 فکر یہ کر کے وہ عورت کو رکھا جنگل میں
 شام کو جاتا وہاں کر کے کچھ سبائیاں
 روز معمول تھا ہر صبح چلا جاتا تھا
 پردہ ہر حال رہے بستی میں یا جنگل میں
 ذکر ایک درکا ہے وہ تو یہاں آیا تھا
 د لکے پہلانے لئے آنی جو وہ میدان میں
 اوسکے گلوئے پہارین سے تھا صحرا میں
 اس طرح میری مشغول تھی وہ رشک بہار
 سیر کے واسطے آیا کوئی حکم کا پس
 ولیمین کہنے لگا اپنے یہ پر ہی ہے یا جن
 پوچھا اوس سے کہ تو ہے کون یہاں آنی کدھر
 آنی کس واسطے اس وادی ویران میں پہلا
 اوسنے اس طرح کہا اس سے نہ جن ہوں نہ پری
 میں غریب ایک سپاہی کی ہوں عورت شخص
 بدگمانی سے خلافت کی کچھ کہ مجھ کو
 اسکی اس شیرین زبانی پہ ہوا حکم عاشق
 لینے اوسوقت کیا صاف گمان فاسد
 آپ گھوڑے سے اترا ہاتھ جو کچھ اوس کا
 منع کرتی رہے ہر چند اوسے وہ عورت
 ہو کے لاچار لبھد عاجز می اوس عورت نے
 بکیسی میں یہ میری آپ کہاں ہو یا غوث

صان لیجا نیگا اوس طوطی کو شل صیا د
 زندگی پہنچ ہے ہو بسائیگا خانہ برباد
 آپ بستی میں رہا کرتا اپنے وجہ زاد
 صبح تک رہتے تھے یک جانے عروں دلا د
 روزی قوت کا بستی سے اٹھا لینے داد
 غوث کے نام سے ہر وقت اٹھاتا تھا فواد
 اوسکی عورت رہی جنگل میں باہ و منہ باد
 بہا گیا اوسکو وہ جنگل کا نہایت ہی سواد
 ہو گئی رشک شمیم اوس سے وہ جنگل کی باد
 ناگہان وادی ویران میں ہوئی یہ روداد
 دیکھتا کیا ہے کہڑی ایک ہے رشک شمشاد
 آئے کیا آدمی اسجائے پہن کوہ و جاد
 تیری تصویر سے ہو محو حواس بہن داد
 چھوڑ آبادی ہر قریہ و قصبہ و بلا د
 ایک مصیبت زدہ اسجائے میں ہوں آدمی داد
 مرد میرا ہے جو اندری میں از بس استاد
 رکھا جنگل میں چہرا مجھ سے وہ شہر آباد
 کچھ خیال اور کیا دل میں اسیدم اکیاد
 اپنے ہمراہ لے آئے کیلئے ہو کر شاد
 کی وہ عورت نے وہ حاکم سے بہت استر داد
 لے چلا گھوڑے پہ بٹھلا کے اُسے وہ بیاد
 غوث کی خدمت عالی میں یہ کی استداد
 را و خواہ ہوں میں دوا اللہ کے لئے میری داد

آپ کا نام سردار میرا لیتا ہے
 اسگٹری پنجہ ظالم سے چہڑا لو جھکو
 آپکی مین ہوں کنیرا کے شہ عالی منصب
 جبکہ فریاد کی اسطور سے اوس عورت نے
 ہو گیا وادی ویران مین سوار ایک نمود
 سبز پوشاک تھا پہنا ہوا اک منہ پہ نقاب
 آکے عورت کو لیا تجب ظالم سے چہڑا
 کام جب اوسکا ہوا قصد کیا جانے کا
 بوجھا ہو کون کہو آپ کا کیا اسم شریف
 کام تو تیرا ہوا نام سے ہے کیا مطلب
 پہر تو عورت نے بہت آپسے ضد کر کے کہا
 آپ نے ایسی معیت مین مدد کی میری
 آپ فرمے میرا نام ہے غوث الاعظم
 نام سنتے ہی قدم چوم کے اس طرح کہا
 آپ نے کلمہ محمد کا پڑھ لیا اسکو
 پہر تو فرمایا تو کہہ مرد سے اپنے بچال
 کہہ سنا کر یہ اسے ہو گئے وہاں سحر خست
 شام کو آیا وہ عورت کا وہاں جب شوم
 اپنی عورت سے سنا جبکہ یہ احوال اوسنے
 کلمہ احمد کا پڑھا اوسنے ہی ایمان لا کر
 پہنچے بغداد مبارک کو وہ دونوں جدم
 زندگی تک رہے درگاہ مبارک کے حضور
 جیسی اندونوں نے پائی ہے سعادت یاغوث

رات دن کرتا ہے یاغوث کریم آپکو یاد
 آپ اسوقت میری سنتے نہیں کیا خبر یاد
 مرد جو میرا ہے وہ آپکا ہے خانہ زاد
 فضل خالق سے وہاں ایسی ہوئی کچھ روداد
 جلد ترانے کو پہنچا یا وہاں مثل باد
 ہاتھ مین تیغ برہنہ تھی مشال جلا و
 قتل اس شخص کو کر ڈالا بہ تیغ فولاد
 تب وہ عورت نے پکڑ دست شد ذمی ارشاد
 اپنے اسکو کہا پوچھ نہ اب مجھے زیاد
 دست ظالم سے کیا ہم نے لے تجھکو آزاد
 ہاتھ سے دو گئی نہ وہاں مین شاہ اوتاد
 نام فرماؤ تو چھوڑو گئی مین اے پاک نہاد
 مست کرا ب مجھ سے زیادہ تو یہاں اہتمام
 مجھ کو فرمائے اب کلمہ توحید ارشاد
 وہ سلمان ہوئی اسوقت بصد صدق و سداد
 کیونکہ رکھتا ہے تیرا مرد بڑی سمے و داد
 مقبل جہل و علاوین محمد کے عباد
 اوسنے اظہار کی سب اس شخص روداد
 اعتقاد اور بھی اسکا ہوا حق سے ایزاد
 مرد و زن پہر تو چلے دونوں بسوڑے بغداد
 پائی حضرت کی زیارت سے بہت ہمتاد
 دین و دنیا کی ہوئی انکو جو تحصیل مراد
 ہر دے سنی کو یہی تحصیل سعادت امعاد

مدعا میرا دلا دنیا سے اسے حضرت
آپ کے فضل و کرامات سے اسے سرور دین
ایشہ کون و مکان کی بجائے کہہ ایسی مد
یتخ اسلام سے ایشہ صحیحان اسد
اسے جگر بند غمی سید والا سبھی

آپ کے سانیے میں بہرین میرے آبا اجداد
دین و دنیا میں رہے شادمان میری اولاد
ہو دین نابود و سرسبز از جوہین اہل عباد
ہو رہے برکت مد عرض کفر کی تیغ و شہاد
دین و دنیا میں کرو سنی کی اپنے امداد

کرامت حضرت غوث الاعظم و ربانیت ختم نبی و خطابت بزرگ و نبیہ

با وضو آہ میں کیا رگی میں لے کے مسلم
بعد از ان آل و صحبا ان محمد کی صفت
ذکر اک و زکا ہے مسجد بغداد کے بیچ
رات کو بند جو روزہ ہوا مسجد کا
جائے جب اس نے کہیں پانی نہ پا خانے کی
ایک پہر رات سے جا کہول کے در مسجد کا
اوس مسافر نے جو دیکھا کہ ملی اب فرصت
بعدہ آیا مؤذن جو وہاں مسجد میں
تب گمان آیا اوسے ایک مسافر تھا یہاں
ٹھہرنا چاہو طرف نہ پنا یا کہیں جب اوسکا پتا
غوث الاعظم تھے وہاں بیٹھے یہ یاد حقائق
پوچھا کیوں تو نے کی اچانکے نجاست ہر د
پوچھا بہتیرا مگر کچھ نہ جواب آیا اوسے
آپ نے تب ہی نہ فرمایا اوسے کچھ منہ سے
گیا رہ سیریاں تھیں وہ مسجد کو نہایت نیلا
ماکر زینہ اول سے گرایا اون کو

حمد حق نعت نبی کرتا ہوں عجبر رقم
کر کے کچھ ہوتا ہوں میں وصف غوث الاعظم
ایک مسافر نے کیا رہنے کا پایا تسم
اوس مسافر کو حسلہ آگیا کرد و شکم
کی نجاست اسی مسجد میں مسافر نے بہر
غوث الاعظم رہے دریا و حسدائے عالم
صاف جاتا رہا ایک بار وہاں سے اسد
اسکو آنے لگی بدبو سے نہایت ہر دم
شاید اوس نے ہی یہ بے ادبی بیڑی کی ہے ہم
دیکھا محراب کے نزدیک بڑا اوس نے قدم
انکو پہچانا نہین سمجھا وہی ہے آدم
تب جواب اوسکو دے کچھ نہ شہ نیک شیم
جب تو یک مارا طمانچہ ہو نہایت برہم
اوس نے بہر کھینچے سیڑی پر لے آیا بستم
گیا رہ سیریاں تھیں زیادہ تہی سیر ہی یک کم
تب خطاب آیا کہ سید ہے تو غوث اکرم

ظلم سے دوسری سیڑھی پر گرایا جو اونہین
تیسری سیڑھی پر پٹیکھا جو موزن نے اونہین
چوتھی سیڑھی پر گرایا اونہین جہدم اوسنے
پانچویں سیڑھی پر جس وقت گرایا اون کو
قہر سے چٹوین جو سیڑھی پر گرایا اون کو
ساتویں سیڑھی پر جس وقت کہ پٹیکھا اوسنے
آٹھویں سیڑھی پر جس وقت گرایا اون کو
ظلم سے نوین جو سیڑھی پر گرایا اوسنے
غوث کو دسویں جو سیڑھی پر گرایا اوسنے
گیارہویں سیڑھی پر جہدم کہ گرایا اون کو
اعراض کیا۔ ہویں سیڑھی پر ہو گیا یہ خطاب
یعنی یہ سید و سلطان و فقیہ و خواجہ
شیخ و مولانا محی الدین حبیل کو نین
کیا کہوں دوستو حضرت کو ہر اک سیڑھی پر
اشک کرتے تھے محاسن پہ بان در دالیم
پر نہ فرمایا کچھ اس شخص کو حضرت نے وہاں
تو نے بے ادبی کی مسجد میں یہ کیسی ایر
اوسکے کہنے سے نجاست وہ اٹھا دامن میں
دھوکے والا نکلو پھر ہو گئے مصروف نماز
جب تو پہچانا موزن نے یہ ہیں غوث کو ہم
بولابے ادبی ہوئی مجھے نہایت یا غوث
اوسکو حضرت نے کہا ہوگی جو میری بخشش
جب چلے لوگ جماعت کے وہاں سے یکبار

تب خطاب آیا کہ سلطان ہے شاہ عالم
تب خطاب آیا فقیر ہے توشہ عالی اہم
تب خطاب آیا کہ خواجہ ہے میرا غوث اہم
تب خطاب آیا کہ مخدوم ہے تو نیک شیم
تب خطاب آیا ولی شاہ عسرب اور عجم
تب خطاب آیا کہ ہے بادشاہ نیک مہتمم
تب خطاب آیا کہ ہے شیخ شہ فضل و کرم
تب خطاب آیا کہ مولانا ہے غوث اعظم
تب خطاب آیا کہ محی الدین ہے ابن ہاشم
تب خطاب آیا جلیل آپکو اللہ سے بہم
درگم خالق باری سے بلطف اعظم
اور مخدوم و ولی بادشاہ فضل و نعم
یہ خطاب آگئے اللہ سے اللہ کی قسم
سچ ہوتا تھا نہایت ہی بضر اہل علم
حب قدر سب سے بہتر یہ ہووے شبنم
جب موزن نے کہا آپ کو ازراہ ستم
چل نجاست یہ اوٹھا ہاتھ سے اپنے اہدم
آپنے پنکیدی لجا کے بچشم پر غم
صبح کی بار ہوئی نور منور و عالم
کانپ کر کپڑے بصد عافری حضرت کے قدم
کیچے غوث ظامیری بضر فضل و کرم
پہلے بخشا دے گا اللہ سے تجھے مت کر غم
پہنچے جس جائے خلہ ڈالے تھے غوث اکرم

دیکھا جب جائے نجاست وہ پڑی تھی سینے
اوس موزن نے بھی یہ طور جو دیکھا اجا
فاتحہ کر کے غریبوں کو کھلاتا تھا طعام
کہتے ہیں گیارہویں کا جسکے ہے نکلا دستور
آپنے مشک نہاست کو بنایا یا غوث
مین سراپا ہوں گناہوں کی نجاست سے غلیظ
تنگدستی کی جراحت سے ہوا دل مجروح
مدعا میرا دلا دو چندان اسے حضرت +
اے جگر بند شلی سید اعلیٰ نسبی

مشک و عنبر کی ہے خوشبوئی کا اوسجا عالم
ولین اوسکے ہوئی حضرت کی محبت محکم
ماہ کی پہلی سے لے گیا رہوین و تنک بیہم
جو یہ عالم میں چلا آتا ہے اب تک قایم
عرض تھی بھی یہ کرتا ہے بصدع مجزا تم
فیض حضرت سے رہوں پاک و معطر دایم
آپکا فیض نگہ حق میں ہے میرے مرہم
درگہ خاص کا ہوں بندہ بیدام و دہم
کیا صفت ہووے تیرے سخی ادنیٰ سے تم

قصیدہ

اے شہ عزم و کرامات کریم عالم
چون برائے راختی بافضل و کرامات سلم
وز در اگر دمی عطیہ تر بہ قطبیت
از پئے جگر کریم تو شدہ سقف فلک
گاہ الضاف تو اے بادشہ عدل و داد
در جلوئے تو رود فتح و ظفر با شوکت
روز و شب آمدہ اے شاہ سوار چابک
بیم تیغ چو کتد ایش مردان تاثیر
وصف جہ تو کند سخی چہ امکان دارد

محزون فیض و عطا سعدن احسان و کرم
قرص خورشید سہاگشت نثار پرچم
آمدہ چون پئے آن قطر خاص ابرشیم
بہر اقدام معلش زمین شد جازم
پروردیزیر بغل بجپہ بزر صنیتم
نصرت از بندہ سلاح تو ہمیشہ ہدم
زیر حکم تو زمانہ شدہ البق ادہم
و شمت خون شود پیش تولد بہ شکرم
صلوٰہ صلوٰ علیہ و صلوات سلم

کرامت حضرت غوث الاعظم کہ سگ و گاہ او شیر شیخ احمد جام زندہ فیصل راکشت

صلوات اللہ سلام اللہ علیٰ محبوب سبحانی
پس از حمد خدا رفت رسول خاص صدانی

صلوٰۃ و ایما ابد علیٰ مشوق رحمانی
کہ دن کچہہ دل سے توصیف محی الدین جیلانی

کر انا تین ہزاروں ہین جناب غوث اعظم کی
 کرامت ایک لکھتا ہوں سنو اسکو بصیقہ
 مسیحی شیخ احمد جام زندہ فیل تھے کوئی
 کہیں کوئی ولی ملتا تو یہ پیغام کرتے تھے
 نہیں تو چھوڑ دیتا ہوں میں اپنے شیر کو اسدم
 یہ سنکر ہر ولی گائے ایک اسکے شیر کی خاطر
 کسی نے ایک دن اس سے کہا ایسا غب غمت
 مگر بعد ادا شرف کو کہہو تشریف فرما وین
 کہا اس شخص سے سنکر کہ البتہ میں اس سے بھی
 یہ کہہ کر سوے بعد از مبارک ہو گئے راہی
 تو پیش از شیخ کے آنکے اکدن صاف محفل میں
 ولی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل آتا ہے
 ابھی ایک گائے لار کہو تم اسکے شیر کی خاطر
 عرض اک گائے آگے ہی وہاں موجود کہی تھی
 کہ میرے شیر کی خاطر اک اچھی گائے سبجوادو
 یہ اپنے شیر کو دیکھو ابھی میں چھوڑ دیتا ہوں
 تو حضرت غوث اعظم نے کہا قاصد سے یہ سنکر
 کہا قاصد نے جا کر شیخ سے پیغام حضرت کا +
 تمامی ادلیائے افضل و اکمل کے زمرے میں
 مگر وہ ہی میری صولت سے ڈر کر گائے دیتا ہے
 غرض حضرت نے اس کے پاس جب کافی روانگی
 وہاں تھا ایک کتا وہ بھی ہمہ ہورہا اسکے
 جناب غوث کے خادم نے جسم گائے پہنچا دی

ولی ہرگز نہیں کوئی محی الدین کے ثانی
 ہوئی سرزد جو حضرت سے عجبے جاسے حیرانی
 سواری شیر پر کرتے ہمیشہ سیر ازسانی
 روانہ گائے ایک کر دو اگر تم جا ہو آمانی
 کر گیا کام اپنا وہ تو پہر ہوگی پشیمانی
 روانہ جلد کر دیتا تھا لا کر دل میں حیرانی
 جہان کی سپرین تم نے نہ پایا ابتلاک ثانی
 وہاں رہتے ہین اک صاحب محی الدین جیلانی
 لمون گا ایک دن جا کر جو ہوگا فضل رحمانی
 جناب غوث کو سب ہو گئے اسرار عملانی
 کہے اپنے مریدوں سے جناب غوث صمدانی
 گرے شیر پر اسوار اس میں ہے یہ نفسانی
 کر گیا جب طلب اگر تو اسکی ہے یہ جہانی
 جو آئے شیخ سجا یہ کیا پیغام نادانی
 نہیں تو آپ کی بستی میں پیٹے کا نہیں پانی
 وہ اپنا کام کر جاویگا اسے محبوب سبحانی
 یہاں سے جاؤ تم اس شیر کی کرتا ہوں جہانی
 تو سنکر شیخ بولانا گہاں ازراہ نفسانی
 بڑا ایک مرتبہ رکھتا ہے دیکھو غوث صمدانی
 اگرچہ ہے وہ افضل تر پہ ہوں میں ایسا حقانی
 چلا لیکر سدیہ بارگاہ قطب رتبانی
 جو کتا خانقاہ کے در پہ کرتا تھا نگہبانی
 تو اسنے گائے پر اس شیر کو چھوڑا بفرانی

کھڑی جب رگینی گائی تو دیکھی شیر کی صورت
عقب سے شیر کو کہتے نے ایک ہی جست میں پٹا
ہوئی اک شیخ احمد جام زندہ فیل کو محبت
غرض حضرت کا قائل ہو کے آیا پہر تو خدمت میں
ہمایت مجھے گستاخی ہوئی ہے عفو نہ ملنا
تامی اولیائے اولین و آخرین اندر
تہارے در کا کتا ہے مقرر شیر سے بڑھ کر
جناب غوث میں کی اپنی گستاخی سے جلتے بہ
ہوئی حضرت کو اسکے گریہ زاری پر اک جست
کیا حضرت نے خادم جب کہ اپنا شیخ احمد کو
جناب غوث کی فضل و کرامتیں ہیں کچھ ایسی
بچا یا شیر کے پنجے سے جیسے تم نے گانیکو
وہ جیسا ہن بخشا گائیکو تم نے درندے
مرد کچھ ایسی ہو یا غوث اعظم تیغ بران سے
دعا فرمائیے آقا جناب حق میں کچھ ایسی
کیریں ب کفر سے توبہ گھومیں انکے ہو داہم
طفیل ذات اعلیٰ در گہ حق سے مجاور
کیا کر یا حضرت غوث کو ہر وقت امی سنی
جناب غوث کے گھر کا تو کتا بنکے رہ سنی
سگے گا دھیر ان شوچو خواہی فضل حقانی

تو کہتے نے کئے تب تیز دنیا ہمارے بڑائی
زمین پر شیر اور کاتب ترطیکر ہو گیا فانی
کہا او وقت لوگوں سے ہوئی کیا مجھے ملوانی
جناب پاک میں کی عرض اپنی رسکے پیشانی
ہو نیکیا ہوا اس کمترین سے فعل شیطانی
تہمین کو زیب دیتی ہے شہ کو نین سلطانی
مجھے ہی جان کر کتا دوا اپنے ور کی در بانی
ہمایت گریہ و زاری سے کہ کر اشک انسانی
بنایا او سکھ خادم جب تو ازراہ کرم را فی
ملا اک فضل سے اللہ کے اسکو رہہ شامانی
کہ جب کو مانتے ہیں عالم اجسام و روحانی
چھوڑا لو نفس سے مجھ کو ہی حضرت قطب ثانی
یہ سنی کو ہی حضرت دیکھئے اب امن و امانی
جو ہیں اہل بغاوت ہو دین جیسے گا و قربانی
یہاں سے اس سرے تک ہو و عالم میں سلمانی
بجائے رشتہ زنا رتبیج سلیمانی
جیسے تک سنی ادنیٰ کو تو فیت شامخوانی
خدا کے فضل سے ہوگی تیری شکل کی آسانی
شرف رکھتا ہے شیر دن پر سگ محبوب جہانی
کہ بر شیر ان شرف دار سگ نگاہ جلیانی

کرامت غوث الہی اور بیان اولیاشدن گروہ گناہ گاران

مرحباً آل نبی صاحب فضل و عباد

مرحباً آل نبی صاحب فضل و عباد

محمد حق لغت نبی کر کے مین پہلے آغا ز
 نام ہے جم غفیلہ لریک کتاب فایق
 غوث اک روز تھے مسرور بہت مجفل مین
 روز و گاہ سے رہتی تھی سخن اوت جاری
 شکے خادم سے کہا غوث نے اکیسواچالیس
 جب تو خادم نے وہاں ڈھونڈنے کے اکیسواچالیس
 سید ہی جانب کو کئے آپ نے جب شتر شخص
 دو طرف سارے گنگا کر طے رکھے جب
 مین نے یا رب یہ گنگا روں کو تجھ کو سوچا
 یہ سخن کہتے ہی اون سارے گنگا روں کے
 تب جواب آپ نے درویش کو اسطرح دیا
 کر کے درویش وہ بے ادبی سے اپنے توبہ
 کر دیا تم نے ولی اتنے گنگا روں کو
 اون گنگا روں کو جسطور سے حق کو سوچا
 فضل سے آپ کے کچھ وہ بھی تو پالیوے مراد
 فضل سے حق کے طفیل آپ کے اسے مردین
 اپنی رحمت سے اونہیں اور مسخیر کرد
 سرخرو ہو دین ہر اک کار مین سارے ویندار
 اسطرح اہل غزا سے یہ گزیراں ہو دین
 حق سے دلوا دو غرض میری مرادین ساری
 غوث کی ذات پہ پڑھو دے درود سخی

بعد از ان غوث کے کہتا ہوں سنو راز و نیاز
 اوس سے اب کرتا ہوں اس مالک مین غامی راز
 ایک درویش نے کی عرض بعد عجز و نیاز
 آج اب تک یہ سخاوت ہوئی اسے بندہ نواز
 لاؤ فساق و گنگار و نہایت غمناک
 لا کے حاضر کئے کر کے بہت سی تک و تاز
 بائیں جانب کو بھی اتنے ہی تھے عصیان پرواز
 عرض کی آپ نے اللہ سے کر دست دراز
 تیری درگاہ مین مقبول ہو یہ میری نیاز
 ہو گیا بات مین ہر ایک ولی صاحب راز
 یہ سخاوت ہے میری آج سے سن او ساز
 رہ گیا عشق مین حضرت کے بعد سوز و گداز
 عرض سخی کی یہ ہے آپ سے اسے بندہ نواز
 درگاہ حق مین کرو سخی کو یا غوث نیاز
 جیسے دے سارے ولایت ہوے سراقراز
 اہل اسلام کو سب ہو رہے تو فیق نماز
 وینداری مین جو ہیں ایشہ والا مستان
 منقل ہوئے رہیں تا بہ اہل اہل نعتان
 جسطرح باز سے کنشک کرے ہے پرواز
 کیا کروں عرض کہو آپ تو ہو واقف راز
 مر جا بولین ملائک تیری سکر آواز

کرمت حضرت غوث قدس سرہ در بیان بیرون آمدن جہان غرق شدہ

صلواتِ صل علیٰ غوثِ صاحبِ العظمت
 خدا کی حمد میں کرتا ہوں پہلے بافت
 خدا کی حمد کے بعد از جو پوچھو مہر اکدم
 خدا کی حمد و محمد کی نعت کے بعد از
 یہ سب کے بعد ثنا میں ہے افضل واعلیٰ
 ہے ذاتِ غوثِ کرم بوصفِ حمدانی
 بنی سے معجزے جتنے ہوئے ہیں خلقت میں
 ہوئیں ہزاروں کرامتیں آپ سے سرزد
 عجب یہ قصہ ہے اکدن کنارے دریا کے
 خدا کی صفتِ کامل کی سیر کرتے تھے
 گھڑا لے آئی تھی پانے کے واسطے اوسجا
 کچھ ایسا شور مچا یا تھا اوس نے رونے کا
 جنابِ غوث نے دیکھا تو پوچھا لوگوں سے
 کہا کسی نے عجب ہے یہ قصہ پر سوز
 بیان کرتا ہوں یا غوث کچھ خرامین سنو
 تھا نور چشم و جگر گوشہ صاحبِ دانش
 فدا یہ اوس پہ تھی اس پر فدا وہ ہوتا تھا
 خوشی سے ہوتی تھی گدازان ادنیٰ ہر اک طور
 اسی طرح سے کٹے چند دن تو بڑھیا کو
 تو سارے اپنے سگے اور دوستوں کو مت م
 تمام جمع ہوئے جب تو اک جہاز اوپر
 کسی چیز پر سے پہر جا پہنچی ساتھ خوشیوں کے
 بڑی ہی وہوم سے اوسجاے پر پٹنی شادی

سلام و الف تحفِ رحمتِ علیٰ رحمت
 ہے جسکی حمد مقدس میں رات و نخلت
 بنی کی نسبت ہے صل علیٰ بڑی نعت
 بنی کی آل و صحابہ کی خوب ہے رحمت
 ثنا سے غوث جو کہنے پر نیک تر نیت
 زبان جو اہل سکے اسکی صفت میں کیا قدرت
 ہوئی ہیں اتنی کرامات اوس سے باشکوت
 سنو یہ اونہیں سے ہے اک کرامتِ نذرت
 سرائے خاص سے آئے تھے غوث با فرحت
 سوا ایسے عرصے میں بوڑھی سی آئی اک عورت
 گھڑا وہ رکھنے لگی شور کرنے بارت
 تمام اہل تماشا کو ہو گئی حیرت
 یہ کیا سبب ہے جو روتی ہے یہ با نجات
 بیان کرنے میں آتا نہیں ہے اکیحضرت
 تھا ایک لڑکا یہ بڑھیا کو صاحبِ جرات
 حسین و صاحبِ اخلاق و صاحبِ ہمت
 تھی دونوں مادر و سرزند میں بڑی لطفت
 خدا کے فضل سے کہتے تھے ہو طیبی دولت
 ہوئی وہ بیٹے کی شادی کے واسطے غبت
 خوشی کے ساتھ وہ بڑھیا نے جا کے کی دعوت
 سوار ہو کے چلی ساتھ لیکے جمعیت
 تو اپنے بیٹے کی اوسجاے پر ہی کی نسبت
 کہیں تو باجسے تھا باجاسی جگہ نوبت

تمام ہو چکی شادی وہاں سے تب بڑھیا
یہاں گئے اور وہاں کے تمام خوشیوں سے
بڑی ہی شان و تجل سے گھر کو آتے تھے
جہاز ڈوب گیا سارا جب تو دور یا میں
وہ شنتہ ایسا ہی بہت اہتا پیچ دریا کے
وہاں سے بعد کئی روز کے سالہ واہ
یہ بات ہو کے قضا ہو گئے ہیں بیس برس
اسی ہی غم سے یہ گھٹ گھٹ کے ہو گئی غم
تمام خویش و اقارب ہو ہی بیس ٹلا ہی
یہ حال غوث سے جسم بیان کیا اونے
کہا پکار کے ست روزیادہ اس سے تو
کہا وہ بڑھیا نے سنکر یہ بات ہو و کہان
کہا یہ غوث نے بیٹا ہی بلکہ تیری بہو
کہا وہ بڑھیا نے سنکر کہان ہیں دے بابا
کہا پکار کے حضرت نے پہر کے آتے ہیں
کہا وہ بڑھیا نے بابا تو مسخری ست کر
تمام ڈوب گئے بہائی ست ہے بابا
یہ میرا روانہ موقوف ہو قیامت تک
خدا نے مجھ کو ضعیفی میں کیا بتایا غم
مزدہ یہ زندگی دیتی ہے موت کا مجھ کو
جو یاد آتا ہے وہ حال مجھ کو اسے بابا
یہ کہنے پانی کا ایک گڑھ پڑی بڑھیا
جناب غوث کو دیکھی نہیں تھی اس ہشت

ہو کو بیٹے کو ہمراہ لے ہوئی رخصت
چہاز ایک پہر تھا متام تھی فرحت
یکایک آگیا طوفان تو ہو گئی و ہشت
پہ ایک تنختے پہ بڑھیا رہی بعد آفت
کسی طرف کے کنارے لگا پس از وقت
پہر اپنے ملک کو آئی بجات عسرت
کراہ تاک او سے اس بات کا ہے غم حضرت
بدن میں او کے نہ باقی رہی ہے کچھ قدرت
جو اکیدم میں مرین او کو کیوں نہو فکر ت
تو آئی آپ کو بڑھیا کے حال پر شفقت
کہ تیرا بیٹا کل آئیگا یہ صد عشرت
جو مردہ زندہ ہو آوے تو ہے بڑی حیرت
وے دونوں صاف کل آویگے با نیت
وے ڈوب جا کے ہوئی بیس سال کی یت
ہو نہی بیٹا ہی سب خویش و مال اور نصرت
میں اپنے غم میں کہڑی رو رہی ہوں محنت
فقط میں ایک بھی ہوں اوٹھا کے سو جنت
مجھے یہ رونے سے اکدم نہو دیگی فرصت
کلجا کیوں نہو ٹکڑے کہ غم کی ہے ضربت
تھا خوب ویسی ہی ہوتی جو میری ہی جلت
جگر اکھڑتا ہے ہوتی ہے دلہ اک ہشت
بنا اس بد و نعم مبتلا بلاراحت
سلام شبہ کے کرتی تھی از پس غیبت

جناب غوث میں بڑھیا میں فاسد تھا بہت
 تھا و سکو لوگ لے آئے جناب غوث تک
 قسم خدا کی میں کہتی ہوں صدق نیت سے
 کہا کہ غوث بڑا غم ہے میرے دل پر اب
 دعا سے آپ کی میسر ہی مراد ہو حاصل +
 جناب غوث نے فرمایا لے تمام جہاز
 یہ سنبھلے خوش ہوئی بڑھیا تو غوث اعظم نے
 جہاز سارا نکل آوے یا ربی اس دم
 جہاز نکلا نہ کہنے سے غوث اعظم کے
 تو پیر خدا سے دعا کی کہ یا آہی جہاز
 نہ نکلا پھر ہی وہ کہنے سے آپ کے جسم
 کہا خدا سے نکالے گا یا نہیں تو جہاز
 تو ایسے عرصے میں آیا جہاز پانے پر
 یہ حال دیکھ کے بڑھیا بھی اور لوگ تمام
 جناب غوث نے جب کی تو عرض اللہ سے
 یہ کیا سبب تھا کہ کی میں نے تین بار دعا
 جناب حق سے تب آئی نہ کہ اے محبوب
 کہ یہ دیکھ دو عالم کو کہتے دیر لگے
 بنائے سکتے تھے کیا پل میں ہم دو عالم کو
 معالجہ جو ہر آج کا تو سن او سکو
 جہاز و مال عرض خاک ہو گیا تھا تمام
 کہ تیری ہلکو تھی خاطر دعاے اول میں
 دویم دعا کی جو تو نے تو ہم نے قدرت سے

کہڑے تھے لوگ ہی اس وقت دریاں بہت
 وہ بڑھیا دیکھ کر حضرت کو بولی با فرحت
 یقین ہو اب مجھے جہوئی نہیں ہے یہ صورت
 خدا کے واسطے فرماؤ مجھ پر کچھ شفقت
 خوشی ہو دل پر وہ آگے کی جاے بخت
 اوی خوشی سے نکل آویگا نہ کہا بہت
 جناب حق میں دعا کی کہ میری رکھ عزت
 تو اس غریب پر کر اپنے فضل سے رحمت
 تو آپ کو ہوئی اس وقت اک بڑی خجالت
 کرم سے تیرے جو نکلے تو ہے بڑی رحمت
 تو غصہ آگیا حضرت کو تب بعد شوکت
 کہ اتنی بات کی تجھ میں نہیں ہے کیا طاقت
 وہی خوشی تھی وہی بابا اور وہی بھبت
 بہت ہی بھول گئی دل پہ آئی اک فرحت
 ہمیشہ پہلی دعا میں بر آتی تھی حاجت
 تب آئی پانی پہ کشتی تھی اتنی کیون مہلت
 ذرا میں کہ سکین جو چاہیں ہم میں ہے قدرت
 کہ چپے ہی روز کے عرصے میں پہننے کی
 جو روز چپے لگے ہلکو تو یہ ہی تھی حکمت
 گذر کے ہو گئی تھی بیس سال کی مدت
 خوراک باہیان آدم ہوے تھے بے منت
 کئے سیکھتے تھامی کو ہم چ ایک ساعت
 بنائی سار دن کی کیا شکل اور ہیئت

ستوم دعا میں نکالے تیار کر کے تمام
یہ سنے کا یہ ممکن نہ تھا کہ ہو گا کچھ
یہ سننے کے عجز سے حضرت نے تب کہا جیسا
عرض جہاز کنارے پہاںکا اوس دم +
ہو کو بیٹے کو خوشیوں کو ساتھ لے کے تمام
جہاز ڈوبا ہوا جیسا وہ نکالے ہو
جہاز عیش میرا غم کے بحر میں ہے غرق
ہے غوث سنی یہ عریان بخلت مقصود
کہ شاوی دلپہ رہے اوسکے اور تمامی کے
تم او کو خوش رکھو دنیا میں اور عقبی میں
کرم سے قابل و لائق کو اور مست کم کو
عنایت ایسی کرو اپنی حال خفنی پر
عرض یہ سنی کو اور اوسکے سارے خوشیوں کو
ہے غوث اہل جماعت جو صاحب دین یہ
تمہارا روز ازل سے سلام کتر ہوں
خوشی ہو چین ہو راحت ہو روز قسمت سے
درود پڑھ تو بذات محمد اے سنی
یہاں سے فاتحہ پڑھ کر وضو سے اسے سنی

جہاز و آدم واسباب ہم نے ہجرت
فقط تیری ہی دعا کی یہ ساری تھی برکت
آپ ہی تیری ہی سپ دی ہوئی ہے یہ رفعت
مکان میں آئے وہ سارے بغضت و شوکت
جناب غوث سے اوس پیرزن نے کی بیعت
یہ سنی کی بھی ہے یا غوث تم سے کچھ حاجت
نکالو اوس کو تو ہے آپ کی بڑی منت
اب اسکو تم معہ حساب و بکھے خلعت
عطا ہو فضل سے یا غوث دل کو جمعیت
بڑے مربی جو محمد و مہین میرے حرمت
بد و جہان رکھو خوشی بغضت و حرمت
کہ اوسکو ہو دے دو عالم میں و زو شرفیت
کرم سے کیجئے اپنے شرف و حرمت
تمام ہو دین خوشی سے بصحت و راحت
خدا سے کہلے دلا دویہ میری ہر حاجت
خدا کے فضل سے گرا آپ کی ملے صحبت
اور اوس پہاں کی جو اعلیٰ بزرگ ہے غوث
ادب سے کیجئے اپنی دعا کو اکتبت

کرامت حضرت غوث الاعظم در بیان تبدیل شدن صورت

صلو اچھل علی غوث افضل و اکمل
شناے غوث کرم ہے اکمل و افضل
پس از وفات یہ کی ہے کرامت مفصل

سلام مر جبا و تحف جسم عز و جل
پس از محمد حق لغت احمد مرسل
تہین زندگی میں ہزار دن کہ تہین انکی

سنا ہے میں نے کہ ایک شہر بندین ہے عظیم
 تھی ایک بڑھیا وہاں غوث کے مریدوں کے
 رسیج ثانی میں ایک سال روزیاد وہم
 تھی ایک گائے اسے فوج کر بسن دل
 چاک ایک آتا تھا چراسی ایک رستے سے
 یہ شے آیا وہ چراسی گھر میں بڑھیا کے
 ہے قوط کبری کا اس ماہ میں بصد شوکت
 کہ آج اس کے بھی دستر پہ گوشت آیا نہیں
 کہا وہ بڑھیا نے اس وقت اس سے اے بابا
 تھا ایک بکرا میرے گھر میں اسکو فوج کیا
 وہ بولا آج ہر اک گھر میں ہر طرف ہر جہ
 کہا وہ بڑھیا نے اے بابا بیچ کہا تو نے
 مگر ضرور کو اک گائے میں نے کٹوا کر
 یہ شے اس نے کہا کام کیسا کیا تو نے
 نہیں تو جانتی حاکم یہاں کا ہندو ہے
 ہے حکم ہاتھ لگا دے گا گائے کو کوئی
 اسی ہی وقت خبر دوں گا جا کے حکم کو
 یہ شے ماجری کرنے لگی وہ بڑھیا تب
 نہ کچھ وہ بھلا تو لا چارہو کے بڑھیا نے
 کہہ لیا کیا تھا کہ اس وقت قتل کر ڈالا
 درخت بویا تھا جیادہ دیا پسل پایا
 غرض وہ پاچکا پسل اسکو کی طرف رکھا
 تمام دعوتی آتے تھے اور کہاتے تھے

بیان کرتا تھا مجھے فقیر اک اکمل
 ہمیشہ فاختہ کرتی تھی وہ سعید نزل
 نہ پایا بکرا وہ بڑھیا نے وہاں کسی ہی محل
 نیاز غوث کی کی گیا رہوین کو پاک مل
 بلا کے اسکو کہا تو ہی کہانا کہا لے چل
 تو پوچھا گوشت کہاں سے یہ پایا کہہ اول
 یہاں کے راجہ نے ڈھونڈا ہوا یا ہر طرف چکل
 کہ تو نے گلہ بزمین کہاں کیا مسد غل
 تجھے یہ باتوں سے کیا چل تو کہا نا کہا کو کل
 بس اب تو کہا کے چلا جائے کہ یہاں مکمل
 نہ پایا بکرا بہت ڈھونڈا ہر گھر طی پسل
 نہ پایا میں نے ہی بکرا بہت سی کی مل چل
 نیاز غوث کی کی تجھے کیا رکھوں اوچل
 کہ کافی گائے کو اب تیری جان پر ہے غل
 ہمیشہ گائے کو پوجے نہ اپ و فیل و جل
 تو اسکا ہاتھ قلم ہو دے ہے ہی فیصل
 و گرنہ جان پر شکیل پڑے گی میری کبیل
 اور اس کے بیٹے ہی کرتے تھے گونہر و جل
 کیا اشارہ تو بیٹوں نے اس کے ڈالا کہندل
 غضب ہے کہولی جو کیا رانچی تیج کی سل
 وہ پسل کچھ اور نہیں تیج آباد کا پسل
 پھر اپنے کام میں شاغل ہو کر ہائے مکمل
 پڑوسی اہل قرابت غریب و اہل دول

فراموشی ہوئی دعوت سے جب تو بڑھیا نے
 اور اپنے بیٹے سے بولی کہ میں یہ بینک کے آ
 جو بیچا شہر کے دروازے پر اوٹھا کہ بار
 میں کچرا ڈال کے آتا ہوں شہر کے باہر
 یہ سنے بولا وہ دربان اسکو اسے پہنائی
 کہا وہ لڑکے نے اسے پہنائی یہ تو آخر ہے
 کہا کہ کچھ بھی ہو ہو کی کھڑی ہے میری گاہ
 یہ کہنے لگا کہ اس کی خاطر کیا جو اونچا ہاتھ
 جو اسکو کہو لی تو یک لاش اس میں آئی نظر
 تھا جسم آدمی کا منہ بناتھا سوڑکا
 اور اس سے پوچھا یہ کیا جبر ہے کہ اسکو
 تمام کیفیت اس نے کہی تو دربان نے
 خبر یہ سنتے ہی پوچھا بلا کے حاکم نے
 وہ لاش کہول کے دیکھی تو منہ تھا سوڑکا
 تھے تین بیٹے وہ بڑھیا کے کہہ لئے نوکر
 ہر ایک گیا رہوین کو فرج سات گائیں کر
 یہ فضل غوث کا دیکھو کہ سخت مشکل میں +
 اسے غوث میری ہی خاطر دعا کر و حق سے
 پہنسا ہوں اندونن یا غوث سخت مشکل میں
 ہے سنی آپکا ندوی کرو یہ اوسپہ کرم
 ہے اسکو دروسہ فکر ایک شدت سے
 دعا کہہ ایسی کرو حق سے یا محی الدین +
 ہے کشت زار زبس خشک تھے اسے غوث کریم

وہ لاش کوڑے میں باندھی تنگ کے ایک کمل
 تو لیکے جلد یا سر پر جو بار تھا انقتل
 لگا ہبان سے بولا کہ کہول دے بہا کمل
 او جالا ہو گیا اسوقت کہول دی سنکل
 دے میری گائیگی خاطر ذرا سا گہا نل اول
 ہے کچرا سین ہن سارے بہر کی ہو لیکل
 اگرچہ تلخ ہے پیر ہوک کے ہے وقت عمل
 تو گھڑی سر سے زمین پر یکا یک آئی پہل
 مگر بعینہ تھا سوڑکا منہ سناے عمل
 یہ حال دیکھ کے دربان ہو گیا مارل
 ہے لاش کسکی یہ ہے کون ایسا جو پیکل
 خبر دی حاکم دوران کو جب بنجامن محل
 کہا وہ لڑکے نے سارا بغیر کرو دخل
 بدن میں پڑ گیا لرزہ ہوئی ایک اسکو دہل
 بٹھا کے بڑھیا کو بولا یہ سنا محسنل
 لے حکم دے دیا تجھ کو یہ کام سے مست مل
 پہنسی تھی کیسی وہ بڑھیا پہ آئی صاف سنہل
 مراد میری ہو حاصل بفضل عز وجل
 دعا کر دکھ جو مشکل ہے میری ہو دے حل
 جو اد کے بدین عمل سب بہ نیکوئی ہوں بل
 عطا کرو اسے اسوقت فیض کا صندل
 مدد سے آئی ہو بیچ کفر مستاصل
 خدا کے واسطے برسا دُرجم کا با دل +

عنایت ایسی کروا سپہ یا محی الدین
انہیری قبرین ہووے گی اسکی جب یا غوث
بفضل آپ ترسم سے منطفی کیجئے
تو سنی ختم کر اب پڑھے فاتحہ بیان سے

کہ ہووے خاتمہ بانخیر جب گوارے اہل
نواہیے وقت لگا دیجئے رحم کی مشعل
بگر کی آتش غم سے جو ہرٹکے بے منقل
لگاوے غوث کے خیمے سے بس طاب اہل

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

اول دہن کو دھو کے کروں کچہ ثنائے رب
حمد خدا و نعت محمد کے بعد ازان
اک جیسر عجیب سناتا ہوں غوث کا
تہی عمر چھوٹی غوث اکرم کی اون دنوں
معمول پر کنارے سے مشرق کے صبح کو
دیکھا جو آفتاب کو دایہ کے گو دین
او سو وقت جلد کو دے دایہ کی گو دے
جسدم سوار ہو گئے آپ آفتاب پر
پہر وہاں سے کو د پھاند کے دایہ کے گو دین
بعد از کئی دنوں کے جو جیلان سے کر سفر
پہر تو وہاں کر متین ہونے لگیں بہت
گیلان سے آئی دایہ وہ ملنے کو آپ سے
اے میرے نور چشم شہنشاہ اولیا
ایک روز میری گو دین تھے آپ جلوہ گر
خورشید پر سوار ہوئے اے بنی کے نور
خورشید نور بار کا جبار اوہ نور

بعد از کر دن میں وصف محمد کا با ادب
لکھتا ہوں یہ کرامت غوث کریم اب
ہم کو عجب ہے غوث کے نزدیک کیا عجب
گو دی میں اپنی دایہ کی بیٹھے تھے با ادب
ظاہر ہوا چمکتا ہوا آفتاب جب
سمجھے یہ غوث ولین کر روشن ہوئے کیا سبب
جا کر ہوئے وہ مہر پہ حضرت سوار تب
او سو وقت اسکی کندہ ہوئی روشنائی ب
آبیٹھے وہ جناب محلے شہر عرب
بعد از میں جو آئے وہ شاہ علی القتب
مشہور خاص و عام ہوئے وہ علی القتب
کی عرض ہاتھ باندھے آہستہ با ادب
سردار عالمین و مفسر علی القتب
بتلائی مجھ کو اپنی کرامت یہ بود عجب
جلوہ تمہارے نور کا ایسا ہوا ہاتھ ب
چمکا جہان میں آپ کے چہرے کا نور ب

اے بر سائیٰ خنہ توئی انوز آفتاب
از نور جہدست تجستی و جہان
اے آفتاب از تو شدہ آفتابہا
بر ذرہ عبار بہت آفتاب ہست
نقد ز کواۃ حسن چہان بر فشانہ
یا صاحب الجہال تو محبوب کبریا
چشم چسپایغ فاطمہ ولدہ مصطفیٰ

سنی کہ ذرہ وار غبار رہ تو ہست

پہر اور آرزو ہے وہ دیکھوں کمال میں
حضرت جناب غوث کرم اسام دین
حبوت تو نے دیکھا وہ بچپن کا وقت تھا
آگے سے حق نے مرتبہ میسر بڑھا دیا
بچپن میں اوڑکے جاسکا میں آفتاب پر
ہر روز آفتاب تجستی کر دگوار
ہر جنید کو پہانہ کے میں چاہتا ہوں جاؤں
یہ کیلئے آپ چپ ہوئے اور دایہ سطر
میں کر تو سنی بیان سے ظلم رک کے رہ گیا
کر عرض یہ پکار کے یا غوث نامہ
جو دشمنان دین ہیں نابود ہوں تمام

ای سنی پڑہ و دروہ مفتدس پہ فاطمہ

دست سبھی بحسن نہادے بر آفتاب
گرد چہ از جہاں خست ہمسر آفتاب
این خوبہا کہ داری کجا اندر آفتاب
این فیض وجود و لطف و کرم کے در آفتاب
دارد ہمیشہ کمیئہ خود پر ز آفتاب
گرد و غبار در گہ تو اکشر آفتاب
برا وجہ حسندان ہی انوز آفتاب

دارد امید روزے شود بہتر آفتاب

اے سید بلند نسب وے شہ عرب
فرمے او سکو کر کے تبسم زیر لب
میں نا تو ان گو دین بہت تھا تیر می تب
سو درجے آفتاب سے رتبہ بڑا ہے اب
ای اما جان میرا وہ بچپن کا تھا سبب
آتے ہیں میرے پاس ہزاروں ہی بے طلب
لیکن وے ہلنے دیتے ہیں اجاسے مجھ کو کب
آواب کر کے ہو گئی رخصت وہاں سے تب
وصف اوس جناب پاک کا تجھے رقم ہو کب
میری مراد رب سے دلا دویہ بے تعب
پڑجائے او نہ غیب سے اللہ کا غضب

جکے طفیل ہو دگیا اک روز فضل رب

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ پس ضعیفہ غرق شدہ بود باز زندہ شد

اے اول زبان سے بسم اللہ بعد لغت نبی رسول اللہ

مومنو تم سونو بگو بخش منیر
 ایک صغیفہ کو ایک ہی تھا پس
 جب تو بڑھیا نے غوث اعظم سے
 تم ہو یا غوث صاحب قدرت +
 غوث الاعظم نے اوسکو منیر پایا
 جب تو خوش ہو کے پہنچی اپنے گھر
 عرض کی جا کے یہ سہ نہیں آیا
 اپنے جب مراقبہ کر کر
 دیکھی جب گھر میں جا کے وہ بڑھیا
 گھر سے پہر مکی بیقرار می سے
 اب تلک خانہ زاد حضرت کا
 اپنے پہر مراقبہ کر کر
 اوسکو منیر پایا جب تیرا لوط کا
 سسکے بڑیا گئی جو اپنے گھر
 دیکھ بیٹے کو باغ باغ ہوئی
 لے کے بیٹے کو ساتھ با فرحت
 پہر تو حضرت نے بیقرار می سے
 مجھکو تو نے یہ پیرزن کے حضور
 جب میں کرتا تھا ایک بار عوا
 اب دعائیں نے کی جو تہ سہ بار
 تو نے ذلت مجھے بہت دی اب
 غوث الاعظم کو تب ہوا ارشاد
 میں تجھے بولتا ہوں سار سب

ہے حقایق میں اس طرح تحریر
 غرق دریا کے ہو گیا اندر
 عرض کی آ کے چشم پر نم سے
 میرا لوط کا دلا دو اب حضرت
 تیرا لوط کا مکان کو آیا
 دیکھا گھر میں نہیں ہے پیار پس
 کیا سبب ہے کہو حبیب خدا
 کہا اوس سے اب آیا تیرا پس
 تہا نہ حاضر مکان میں لوط کا +
 عرض کی جا کے آہ و زاری سے
 حسانہ تار میں نہیں آیا
 اپنا زانو سے کر کے اونچا سر
 گھر میں آیا ہے غم نہ کہا بڑیا
 دیکھا گھر میں ہے حاضر اپنا پس
 اوسکو اس رنج سے فرخ ہوئی
 ہوئی آ کر مشرف حضرت
 عرض کی یہ جناب باری سے
 کیا شہ بندہ تو نے رب غفور
 ہوتا حاصل تھا عسا میرا
 تب مراد آئی میری اے غفار
 یار نبی کہدے اسکا کیا ہے سبب
 میرے محبوب رکھ تو دلکوشاد
 چھلیان کہا گئی تہیں اوسکو سب

تو نے کی جبکہ پہلے بار عسا
 جب ملا ایک پر یہ حکم ہوا
 بار ویم عسا کی تو نے جب
 تیسرے بار کی جو تو نے دعا
 پہر تو دریا سے اوسکو باہر لا
 سکے حضرت نے عرض کی یارب
 ایک ایمانے کن سے خلقت کو
 دن قیامت کے عالم دنیا
 ہے یقین مجھ کو ایک لمحے میں
 جان دیکر اڑھاے گا اون کو
 ایک بیجان تن کو دینے حیات
 حق نے فرمایا اے میرے معصوم
 خیر آزد وہ تو ہوا ہے اب
 میں یہ آزدگی کے بدلے اب
 عرض کی اپنے جہکا کر سر
 کم وزای کی کیا ہے مجھ کو تیر
 تو ہے صاحب میرا کریم و عظیم
 حق نے فرمایا اے میرے محبوب
 جس جماعت پر گر کرے تو منظر
 اور تو جس زمین کو دیکھے گا
 عرض کی اپنے خداوند
 دے ولی ہوں اگر تو مجھ کو کیا
 پہر تو اللہ کا ہوا انسان

تیری خاطر سے ایشہ اعلیٰ
 جمع کر ڈالے اوسکے سب اجزا
 شکل و صورت بنائی ہنرے تب
 تن بے دم کو ہم نے دم بخش
 ہنرے اوسکے مکان کو پہنچایا
 باعث اوسکا سنا تو مجھ کو اب
 بو دنا بوسے کیا ہے تو
 متفرق جو اسکے ہن اجزا
 امر سے تیرے اونکو جمع کرین
 قدرت کاملہ سے اپنے تو
 تیرے نزدیک کیا بڑی تہی بات
 میری حکمت تجھی کو ہے معلوم
 کیونکہ اسبات سے ہوا عجیب
 جو تو چاہے عطا کروں وہ ب
 میں ہوں ناچیز بندہ کست
 اپنے لائق میں چاہوں گا چہ چیز
 اپنے لائق تو بخش مجھ کو کریم
 بخش تا ہوں تجھے یہ ترے خوب
 ہو گئے سب دے ولی کامل تر
 زر کی ہو جائے گی وہ ساری جا
 مجھ کو اسبات سے ہو حاصل کیا
 وہ زمین ہووے زر تو مجھ کو کیا
 میرے محبوب دل نہ کر تو گران

تجھ کو یہ بات گرنہ سین منظور
 اے میرے باوقار سرور دین
 با وضو ہو کے دل ٹھکانے ہے
 اس کو ایسا ثواب و درجہ دون
 جو کہ تاثیر میرے نام میں ہو
 غوث نے جب یہ سکے حق سے ندا
 عرض کی حق سے پہر بجز عظیم
 تو نے میری بڑائی ہے عزت
 تیری رحمت کی ساری ہے رونق
 تو نے بخش دی ہے جان جیب نکو
 تو نے نابود سے کیا ہے بود
 سب فنا ہے مگر بقا تو ہے
 ایسی ایسی طرح سے غوث کریم
 کہا پہر سر اوٹھا کے شکرت
 مومنو دیکھئے یہ غوث کا نام
 نام لو غوث حق کا باعث عزت
 تو بھی اے سنی دل سے شام گاہ
 اپنے سنی پہ کچھ نگاہ کرم
 کیونکہ لیتا ہے روز آپ کا نام
 فاتحہ پڑھ ادب سے اے سنی

یا الہی طفیل غوث عظیم
 میں گنگار ہوں حسد اوند
 تیرا محبوب تر ہے غوث عظیم

جس سے تو خوش ہے وہ ہیں ہر ضرور
 یہ بھی منظور تجھ کو ہے کہ نہیں
 اسم کا تیرے جو وظیفہ کرم
 اسم میں جو میں اپنے رکھا ہوں
 وہ اثر صاف تیرے نام میں ہو
 شکر یے کا ادا کیا ہے حمد
 میں ہوں عاصی خدا یا تو ہے کریم
 میں کہاں اور کیا میری حسرت
 ارحم الراحمین تو ہے برحق
 تجھ سے سارا شرف ہے انسا نکو
 کیا تیرا شکر ہووے اے معبود
 مالک الملک ایکنہ دا تو ہے
 کی شنائے خدا ہے رب رحیم
 اسی کا لاسیم اعظم اللہ
 مثل نام خدا ہے عالی مقام
 ہر دو عالم میں پاؤ گے حسرت
 کر وظیفہ یہ نام کا اللہ
 کیجئے یا غوث حق بلطف اتم
 ہے وظیفہ اسے کا اس کو ملد
 مالک حاجت یہ رب سے اے سنی

حاجتیں کر روا بہ لطف عظیم
 غوث کے واسطے گنہ سے بچا
 اوسکے صدقے سے بخش مجھ کو کریم

سب غنبدان دین کو یارب	عزق جس عدم میں کر دے اب
بجر عصیان میں دل جو سنی کا	عزق ہے اس کو اب ٹھکانے لگا

کر امت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز یک ضعیفہ راز و دعائی اُو
حق تعالیٰ یاز وہ پسر عطا فرمود

بعد ازاں کر کے ادالت نبی صلی علی
میں کر امت غوث کی لکھتا ہوں با صدق و صفا
ہارون کے رہنے والے اونکا عثمان نام تھا
ذات سے انکی ہوا کرتی کر امت ظاہر
روبر واکر ادب سے اک ضعیفہ نے کہا
اور میرا مرد بھی بوڑھا نہایت ہو گیا
روز و شب یہ فکری رہتی ہے مجھ کو بارہا
نام لیوا کوئی تو ہووے ہمارا اس جگہ
تاکہ دے اولاد مجھ کو اس ضعیفی میں خدا
جاکے ہم آسمان پر جستجو کر چکا
بولاس بڑھیا سے اے بڑھیا سخن سن میرا
جا تیری تقدیر میں کچھ نہیں بڑھی ہے کیا
راہ میں اس کو ملے جب غوث الاعظم ایجا
پوچھا بڑھیا سے تو کیوں روتی ہے کہ کچھ اجا
میں نے جا عثمان سے احوال اپنا سب کہا
بولے بے اولاد ہے تو اے ضعیفہ بیکجا
بانچن کا مجھ کو دنیا میں ہے بٹالگ گیا
حکم حق سے بننے اک فرزند مجھ کو دیدیا

با وضو لیکر تم لکھتا ہوں میں جس خدا
بعد اس کے کر کے کچھ توصیف اصحاب کرم
نقل ہے گیلان میں کوئی بزرگ عصر تھے
ذکر و تسبیح و عبادت میں ہی رہتے روز و
یا دین مشغول تھے ایک وزیر عثمان نامور
عمر میری ہو گئی ہے اندون تک ساٹھ سال
کیا کہوں منہ زنداں تک نہیں مجھ کو ہوا
کیا میری تقدیر میں اولاد ہے کچھ یا نہیں
کچھ کرو ایسی شفقت آج اے عثمان ہم
عرض اس کی سنتے ہی عثمان ازراہ کرم
لوح پر کچھ نہ دیکھا اس کی کچھ تقدیر میں
میں نے دیکھا لوح اعظم پر خدا کی تیرا نام
شکے یہ روتی ہوئی جاتی تھی بڑھیا اپنے گھر
عمر تھی چھوٹی سی حضرت غوث کی اوس وقت میں
یوں کہا بڑھیا نے اے شہزادہ عالم سنو
کیا میری قسمت میں کچھ اولاد ہے یا نہیں
اسلئے روتی ہوں میں یہ کیا میری تقدیر ہے
شکے یہ فرمایا اس بڑھیا سے حضرت غوث نے

جب تولد تجھ کو لڑکا ہو دیگا اسے پیرزن
 سنکے بڑھیا نے کہا حضرت سے ایشاہ جہان
 اپنے فرمایا پھر اس پیرزن سے اسکھڑی
 سنکے بڑھیا نے کہا اسے سرور دنیا و دین
 پھر کہا اس پیرزن سے اپنے اس وقت پر
 سنکے پیر وہ پیرزن حضرت سے بولی اس طرح
 میری قسمت میں نہ بچہ پایا کوئی لوح پر
 پھر تو جذبے سے کہا حضرت نے اس ٹہن سے
 پھر کہا عورت حضرت سے کہ میں بوڑھی ہوئی
 پھر کہا حضرت نے اسکو سن تو بڑھیا صند نہ کر
 غوث الاعظم سے کہا بڑھیا نے حضرت یہ کہو
 غوث نے فرمایا اسے پانچ کیا لے چھوے
 پھر کہا بڑھیا نے میں بوڑھی ہوں شاید اسلئے
 سنکے حضرت نے کہا غصے سے یہ ٹھٹھا نہیں
 جب تو روح پاک احمد نے کہا اگر وہاں
 بس کرو اب نہہ کو رو کو مت بڑھو اس سے زیادہ
 سچ ہے حق نے آپ کو روز ازل سے حبیب
 پیر رکھو کچھ پاس میری شمع کا اسے نور چشم
 سنکے فہمائش کو نانا کی جناب غوث نے
 الغرض بڑھیا نے تب خاموش رکھے باادب
 مروتھا اس بوڑھی عورت کا بڑا صاحب کمال
 قصہ کوتاہ کیا کہوں اس شب کو ہی اسے مومنو
 نو مہینے جب کٹے راحت سے اس بڑھیا کو پھر

تو خوشی کے ساتھ اس لڑکے کو میرے پاس لا
 لوح حق پر ہے نہ بچہ کوئی میرے نام کا
 ایک کیا ہے ہنسنے دو بچے دے اب بچو جا
 میری قسمت میں نہیں بچہ پہلا کیا ہو دیگا
 وہ نہیں اب تین بچے ہو ونگے لے تجھ کو جا
 دیکھا ہے عثمان نے لوح خدا پر جا بجا
 جب نہو لوح خدا پر ہو گا پھر فرما دیکھا
 تین کیا ہیں چار بیٹے دیرئے اللہ نے جا
 کیا مجھے اولاد ہوگی اسے حبیب کبریا
 چار کیا لے پانچ بیٹے کر دے حق نے عطا
 مرد بوڑھا میں ہی بوڑھی ہے یہ اندیشہ بڑا
 چھ نہیں لے سات بلکہ آٹھ ہو دین خوش تھا
 کرتے ہیں اس وقت مجھے آپ ٹھٹھا بر ملا
 آٹھ کیا لے نو دے دس بلکہ گیارہ غم کہا
 امی میرے محبوب پیارے اسے حبیب باصفا
 بان غل میری شریعت میں نہ پڑ جاوے بڑا
 دیدیا ہے حکم سارا ہی قضا و قدر کا
 ورنہ پڑ جاوے گا پردہ اور کچھ ہو جاوے گا
 روک لی اپنی زبان اس وقت پر یک مرتبہ
 گھر کو جا کر مرد سے حال گذشتہ سب کہا
 سنکے بولا غوث الاعظم نے کہا ہے سو بجا
 حاملہ بوڑھی ہوئی اتنی غوث الاعظم کی دعا
 ہو گئی بیٹی تولد تھی یہی حق کی رضا

لیکے کچھ تحفہ خوشی سے ساتھ دونوں مردوزن جاتے تھے جس راستے سے وہ نہایت کچھ خوش پوچھا جب عثمان نے لوگوں سے یہ کیا شور ہے آپ فرمائیے تھے اوس بڑھیا کو حضرت اوندون ہو کے وہ عکلیں جاتی تھی نہایت دل ملول جبین یہ پہلا تولد ہے اسی بحث سے وہ سنکے یہ عثمان نے اللہ سے تب عرض کی دل سے تو اپنے میں اس بڑھیا کو کچھ بولا نہیں تو نے وی دلت مجھے اس چیز کے رد و رد یا تو دیکر جائے یہی لکھا ہے نام بت دگان جب ند عثمان کو اللہ سے آئی اوسکھڑی پہنچ کر کس کس جگہ دیکھا ہے تو نے کر بیان بولتا تب عثمان حق سے اس طرف دیکھا ہو نہیں بلکہ ہر ایک برگ پڑوبی کے دیکھا میں نے سب جب تو فرمایا خدا نے سننے امیر حصیب جتنے سن اسکی زبان پر لکھ دیا ہے پیشتر یہ تو کیا اوسکی زبان پر اور ہی تحریر ہے ہے نمونہ لوح کا میری زبان اوس غوث کی کا خانہ میں نے سونپا ہے خدائی کا اوس انصرض وہ پیرزن خدمت میں جاکر غوث کی بولے حضرت وہ تو لڑکا ہے میری گود میں ہے تب نہایت ہو کے خوش آئی وہ عورت بچے لکھ جتنا لک جتنے رہے دنیا میں وہ خاندوزن

غوث کی خدمت میں جاتے تھے وہ چنگ دت بجا مومنوہ رہا ستم عثمان کے گھر پر سے تھا کیسا یہ با جا ہے تو اک شخص نے اوسے کہا تیری قسمت میں نہیں کچھ بہ لوح کب دیا غوث الاعظم نے اوسے گیارہ کئے بیٹے عطا لے کے بچہ جاتی ہے با فرمت بے نہا کیا سب ایسا ہوا کہ اسے میرے جل و علا لوح پر دیکھا سو بولا اوسکو اسے بار خدا یا آہی کہہ کیا تھا میں نے کیا تیرا بڑا یہ تو میں کیونکر کہوں جو ٹا لکھا ہے لوح کا خشم سے اید دست میرے اتنا تو مت ہو خفا میں کچھ کہتا ہوں بعد از اوسکا سارا جبار عرش پر کرسی پر اور لوح و قلم پر جابجا پر کہیں اولاد کا اوسکے نہیں پایا پتا سب جگہ دیکھا زبان غوث پر ہی دیکھا کیا اوسکے کہنے سے اوسے اولاد ہوگی با وفا وقت پر اپنے تمامی ہو دیگے وہ ظاہر ا جو وہ چاہے سو کرے گا جو وہ چاہا سو کیا ہے مجھے منظور جو کچھ کار ہے اس سے ہوا بولی یہ لڑکی ہوئی یا غوث حق در بہت ا گود میں دیتی ہی اس بیٹی کا بیٹا ہو گیا اور دس بیٹے ہوئے بفضل حق اوسکے سوا کرتے تھے ہر گیارہوین کو شکر یہ کی فاختہ

گیا رہوین کا جب ہے دستور نکلا دوستو
گیارہ بیٹے جیسے اس عورت کو بخشے اپنے
پہلا دنیا علم دینی اور عزت دوستری
چوتھی یہ اعمال ہووین نیکتر میرے تمام
چھوین یہ ہوندرستی میری اور حساب کی
آٹھوین اولاد اور حساب باعزت رہن
نویں یہ ہوندا تمہا لیں میرا مرتے دم
اور میری فکر کیجئے دور یا غوث کریم
ہے یہ سنی روز اول سے غلام کستین
فضل سے دست کرم رکھ دیجئے یا غوث اب
کار جو ممکن نہ تھے وہ تم سے برآمد ہوئے
جب کسی بھی طور کسی آدے بلایا غوث تب
ختم کر کر بیان سے اس سنی یہ ناوردستان
غم نگہا رکھ دلو خوش ہر حال میں سنی مدام
ہوویگا اس ذات کا سب فضل ترے حال پر

اتناک جاری ہے جو خلقت کے اندر ہر جگہ
میری ہی ہے آپسے یا غوث گیارہ انجا
تیسری مجھ کو بزرگی دیجئے ایشاہ خدا
پانچوین یہ رزق ہو جاوے فراغت سے میرا
ساتوین ہووے صفائی قلب کی مجھ کو عطا
عاقبت میں خوش رہیں دنیا میں شک اغیا
دسوین یہ ہے مکر سے شیطا ن کے دنیا بچا
گیا رہوین یہ حشر میں ہو غفلت و امان آپ کا
تم خدا سے یہ دلا دو او سکا ہر اک عدا
ہے ترودوین نہایت ہی یہ سنی آپ کا
کار اس سنی کا ہی تم سے برآمد ہو ذرا
کچھ مدد ایسی کرو تم میری سب رو ہو بلا
پڑو بروح آل و اصحاب بنے صل علی
یک نہ یک دن تہیہ فیض غوث جاری ہوویگا
کچھ نہ ہوویگا مگر تو کچھ کا کچھ ہو جائے گا

کرامت حضرت غوث الاعظم زندہ شدن شوہر زن بیوہ

فیض عالم غوث الاعظم و ستیکر
غوث الاعظم ہے سیجائے جہان
ہے روایت ایگدن حضرت کے پاس
بولی حضرت سے میری فریاد ہے
اس سے حضرت نے کہا اے نیکنام
تب کہا عورت نے ہون غم میں اسیر
آج اس غم سے ہوئی ہون دل و دھیر

رحم عالم غوث الاعظم و ستیکر
جس سے زندہ ہو گئے ہیں مردگان
آئی اک عورت بنا امید و یاس
داد و آقا کہ وقت داد ہے
کیا تیری فریاد ہے کہدے تمام
مر گیا شوہر میرا یا دوستگیر
میں ہوئی بیوہ ہووے بچے یتیم

پرویش بچوں کی اب کی طرح ہو
 سنکے حضرت نے یاد اس سے ہوا
 جا کے چوتھے آسمان پر ایک دم
 پاس ملک الموت کے زنبیل تھی
 بولے حضرت اس سے دے اکٹان مجھے
 اس فرشتے نے کہا تم کو ن ہو
 اپنے فرمایا اس سے ناگہان
 تب کہا اوسنے یہ ہو کیونکر بہلا
 امر حق سے روچیں لیجاتا ہوں اب
 پہر تو حضرت کو جو غصہ آگیا
 مروے اوسد کے ہوئے زند تمام
 اوس فرشتے نے کہا نہ ملد ہے
 حق قلعے نے سنی جب یہ فغان
 عرض کی اوسنے خدا سے باادب
 حکم سے تیرے زمین پر میں نے جا
 ہے کوئی بندہ تیرا ایک عالیشان
 بولا دے ایک روح امیں سے ہم
 میں اوسے بولا یہ ہے حکم خدا
 کچھ تمہارے حکم کا تابع نہیں
 یہ سخن میرا لگا اوسکو زبون
 چھوڑ دین روچیں تمامی ہے عجب
 نام پوچھا تو شتابی سے کہا
 سنکے خالق نے کہا خاموش رہ

یا محی الدین کچھ رحمت کرو
 دے دلاسا اوسکو جب کچھ یک ذرا
 ہاتھ ملک الموت کا پکڑا بہر
 جس میں تھیں روچیں بہرین اوس روز کی
 اب نہ جانید دن گامین آگے تھے
 نام کیا ہے آپ کا منہ ماؤ تو
 غوث الاعظم اسم میرا ہے عیان
 حکم رب چکم غلب آپکا
 کی طرح پٹے کہو یہ حکم رب
 چہین لی زنبیل اوسکی برسلا
 لیکے بالفت محی الدین کا نام
 یا الہی تمیسی یہ بیداد ہے
 پوچھا کیا آفت ہے تجھ پر کر بیان
 اب میری فریاد یہ تجھ سے ہے رب
 لیکے کچھ روچیں وہاں سے چلے یا
 آیا چوتھے آسمان پر ناگہان
 جب تو رہنے دو گامین آگے قدم
 اس جگہ چلتا ہے کس کا زور کیا
 ہاں قضاے حق ہی پہرتی ہے کہیں
 چہین لی زنبیل میری کیا کہوں
 مروے زندے ہو گئے اوسد کی ب
 ہے محی الدین میرا نام جا
 جائے خاموشی ہے ابجا کچھ نہ کہہ

ایک کے برلین دین زنبیل بہر
 تو اگر دیتا نہ تھا تجھ سی گلا
 اوسنیہ ہی ہوتا تھا قصہ مختصر
 وہ میرا مطلوب جو چاہے کرے
 بس وہ ہے مختار جو چاہے کیا
 وہ اگر چاہے نیا ہو آسمان
 پہ نئی خلقت کروں اوسکے سب
 ناگہان لے نام حضرت غوث کا
 پہنچا مقصد کو نے رنج و محن
 کیجئے سب حاجتیں میری روا
 سب مرادیں حق سے دلوادیکھئے
 خاتمہ سب کا ہو بس ایمان
 یکدلی سے یہ رہیں ہر روز و شب
 آپکے ہمہ رہیں محبتی میں یہ
 یا محی الدین کروا پست کرم
 دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر
 حشر میں سنی کی ہو دے گی بجائے

ہے تیری تقصیر اس میں سرسبز
 روح ایک مانگی تھی اسنے تجھے آ
 فیصلہ ہوتا اسی ایک روح پر
 وہ میرا محبوب جو چاہے کرے
 جو رضا اوسکی وہ ہے میری رضا
 وہ اگر چاہے نیا ہو دے جہان
 وہ اگر چاہے اوٹھا دون مردے ب
 الغرض عورت کا شوہر جی اوٹھا
 رکھئے خدمت میں دو وزن مردوزن
 ہے میری یا غوث تم سے التجا
 دل میرا مردہ ہے زندہ کیجئے
 سب اقارب ہوں میرے آمان سے
 اور جو بہن اہل جماعت یکے ب
 با فراغت خوش رہیں دنیا میں یہ
 اور تمامی مومنوں پر دہم
 اور جو یہ سنی ہے افتادہ حقیر
 آپکا کرم فضل سے ہو سہیہات

کر امت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کہ بایزودہ خزان شخصی مردانہ گشتینہ

مقبل مصطفیٰ مر حب
 بعد لغت محمد صل علیہ
 غوث الاعظم کا لکھتا ہوں کچھ ہاجرا
 بولا یا غوث کس لیجئے عرض ذرا

غوث حق با صفا مر حب
 پہلے لکھتا ہوں مومنوں جند
 گوشت دل سے اے مومنوں لیجئے
 غوث الاعظم کے ایک شخص آ رہو

دس ہین لڑکیاں مجھ کو یا غوث نام
 مجھ کو تقدور شاہی کی اس کے نہیں
 میری گدڑان تنگی سے ہوتی ہے اب
 او کی فکر سے گھٹا تھا ہر روز شب
 آجکی شب کو یا غوث الاعظم سنو
 فکر دس کی مجھے تھی سو تھی کیا کہوں
 میری عرض سنو اب یہ سببتی
 لطیف اس دعاے مبارک کے مین
 عرض سنلی جو اس شخص کی اپنے
 فکر مت کر تو ای شخص رکھ دلو خوش
 جب یہ فرمایا حضرت نے اس شخص کو
 خوب دیکھا ہوں لڑکی ہے وہ یقین
 پہر تو حضرت نے فرمایا اس شخص کو
 اوسنے حضرت سے اس طرح پیر عرض کی
 چاہتا مین نہیں ہوں لڑکے ہوں دو
 اوسکو حضرت نے فرمایا اسی شخص سن
 تین لڑکیاں لڑکے کئے حق نے
 عرض اوسنے کی حضرت سے یا غوث آ
 سنکے حضرت نے اس کا اسکاٹری
 تین کیا ہین کہ اب چار لڑکیاں سن
 اوسنے ایسا کہا جب تو ایشاہن
 کیا ہو ونگے بیٹے یہ منہ باو تو
 سنکے حضرت نے فرمایا اسے ہنمند

گہرین بیٹی ہین دس سارے ناخدا
 فکر ہے ہی اب مجھ کو صبح و مسا
 اور کیا کام ہو دیگا مجھ سے ہلا
 اور دیکھئے التپیر علاوہ ہوا
 اور اک لڑکی پیدا ہوئی بر ملا
 فکر گیا رہوین تازہ ہوئی ظاہرا
 حق مین میرے کو کچھ حسد سے دعا
 تاکہ فکر معیشت سے پاؤں رہا +
 منہ سے اسوقت نکلا یہ میا ختہ
 اب جو پیدا ہوا ہے سولڑکا ہے جا
 اوسنی کی عرض اسے خاصہ کبریا
 کچھ وہ بیٹا نہیں ہے یہ کہتے ہو کیا
 تیری دو لڑکیاں لڑکے ہین غم کھسا
 آپ بیشک و شیشہ ہنومتا
 ایک بیٹا ہی گر ہو تو ہے اک کفا
 مین جو کہتا ہوں سچ جان کہتا میرا
 دیکھ جا کے تو اب گہر مین اسے باصفا
 مجھ کو حیرت ہے یہ سنکے نے اتھا
 مین جو کہتا ہوں سنکے ہے کہنا میرا
 چار بیٹے بنے ہین تیرے باو ت
 میری گیاہ ہی ہین لڑکیاں خوش لقا
 مجھ کو اندیشہ اس بات کا ہے بڑا
 میرے کہنے یہ تو شبہ لاتا ہے کیا

چار کیا ہیں کہ لے پانچ بیٹیاں اب
 پہر تو اسنے کہا جب میں کہتا ہوں کہ یہ
 شکے حضرت نے فرمایا اس شخص کو
 پانچ کیا ہیں کہ چھے بیٹیاں اب یہی
 شکے اسنے کہا تب یہ سبط بنی
 غوث الاعظم نے شکے کہا اس تب
 چھے نہیں سات لڑکیاں اس وقت پر
 عرض اسنے کی یہ غوث الاعظم سے پہر
 اسکو حضرت نے فرمایا اس طرح سے
 سات کیا ہیں کہ اب آٹھ بیٹیاں
 اسنے اس وقت حضرت سے پہر عرض کی
 میرے دلوں کی نہیں ہوں کچھ
 بولے حضرت اسے اب نو بیٹیاں
 پہر وہ بولا کہ اسے شاہ عالی ہم
 اسکو فرمایا حضرت نے اسی شخص اب
 شکے بیٹے جا تیری دس لڑکیاں
 اسنے کی عرض یہ غوث اعظم سے جب
 مجھکو حق کی خواہ سے ہو میں بیٹیاں
 جب میں کرتا ہوں کچھ عرض کہتے ہو تو
 دوسے لے تین چار اپنے کرو گئے
 سات سے آٹھ نو نو سے دس ہو گئے
 یہ تو ہے حکم حق بیٹے یہ طرح
 شکے غوث نے اسکو گہری مشربایا

شکے بیٹے لے کر حسد کی شینا
 آپ اک اک بڑا تے ہو بولو ہے کیا
 تجھ کو کہنے سے میرے تعجب ہوا
 ہو گئے بیٹے لے یہ خدا کی عطا
 میرا دل ہے یہ کہنے سے خوشی بنا
 تیرا شبہ نہیں جاتا کیا ہو گیا
 لڑکے ہو گئے جا ہے حسد کی شینا
 دخل کیا ہو خدا کی رضا میں بہ شینا
 میں جو کہتا ہوں سنتا نہیں کیا ہوا
 ہو گئے بیٹے اسین نہیں کچھ خط
 جبکہ حضرت نے اس طرح سے کہدیا
 یا حبیب حسد بڑا اسے شلہ دیا
 کر دے بیٹے حق نے خوشی دل پلا
 چپ یہ کہتے ہو یا چ ہے سا کہا
 مجھکو جو غلطی اب تو بخشنے پڑا دیا
 شکرا اللہ کا اس وقت پر لا جبا
 ایک شک ہے مجھے اسے شہ عیضا
 اسین زور چلے کیا کسی شخص کا
 ایک کیا ہے کہ ہنسنے دے عطا
 چار سے پانچ چھے سات تک ظہر
 یہ عجبات ہے بولو یہ ماجرا
 آپکے کہنے سے بولو کیا پلے گا
 سنے بات یہ میری تو اب اسے فتا

مجھ کو حق نے ہے اپنی عنایات سے
جب میں کرتا ہوں کچھ عرض اللہ سے
جبکہ اللہ میری مدد پر رہے
غیر حکم خدا کچھ میں کہتا نہیں
ہے خدا کا کرم یہ میرے حال پر
تیرے خاطر دعا میں نے دل بکی
بلکہ گیا رہوین عرض ہی اب کر چکا
تیری زگیارہ کی گیارہ ہی سب بیٹیاں
جب تو وہ آدمی سکے حضرت کے یہ
دیکھتا کیا ہے وہ لڑکیاں بکے سب
وہاں وہ بیٹوں کو ب لایا تب و برو
جب تک جیتا تھا وہ جوان دہرین
ماہ کی پہلی سے گیا ہوین کے تک
گیارہوین دہرین گلی ہے جسے ہی
بس کر اسی سنی تو فاختہ پڑ نہ ہم
خدمت غوث میں عرض کر اب یہ تو
یا شہ غوث ہے التجا یہ میری
اونکو خوش بامراد اور کہو شادمان
عمر ہووے ورنہ اوسکی مانند خضر
ہو ترقی سدا مال او جیناہ میں
ہیں جو صالح محمد و عیسیٰ الیکیم
اپنے فضل و کرم سے شہ اولیا

رحم فرما کے تربہ ایسا دیا
بے تامل بر آتی ہے میری رجا
شبہ کیا ہے جو بر آوے ہر عیا
پر وہ کہتا ہوں جیسا ہو حکم خدا
چاہتا ہوں سو دیتا ہے مقصد کیا
کی قبول اب خدا نے ہر اک التجا
کی قبول اب اوسے ہی سن آیا صفا
ہو گئے بیٹے جانغز اب مست یکا
ہو کے خوش ولین بس اپنے گھر کو گیا
ہو گئے بیٹے تب خوش ہوا خوب سا
بکے سب ہو گئے خادم با صفا
حسن نیت سے بس کیا کہوں بارہا
شکر ہے کا سدا کرتا تھا فاختہ
اے مجوسنویہ سخن تم میرا
غوث الاعظم کی ہوتی ہے کیا بشتا
ہو تیرا فضل سے حاصل دعا
جو کہ قاضی ایراہیم ہیں با صفا
اونکو فرزند نیک ایک اکیچے عطا
ہو سکند رسا اقبال اس کا بڑا
خوار ہوتے رہیں اونکے دشمن سدا
اور فتح محمد جو ہیں با ونا
سریر ہر اک کے رکھنے دی عطا

صندل رحم سے پاوے گھاوہ شفا

اور جو سنی کو ہے درو سر فلک

تمام

تاریخ وفات مصنف صاحب حرم	
چون که رحلت حضرت شیخ زین الدین در شهر مشهد نشین تاجران بنی	در شهر مشهد نشین تاجران بنی
از جناب محمد عبد الرحیم صاحب خفی ولد حضرت صاحب مرحوم برادر خور و مصنف صاحب مقفوع	
نام او آخر بجز و صفت محمد جدا	لفظ دیگر در وی نیامده جدا
چون که خفی ظل تقدس در شهر مشهد	آن زمان بهر شهر امان قصد جدا
تاریخ وفات جناب قاضی نور محمد صاحب مرحوم و مقفوع از متابع فکر قاضی اسمعیل عفی عنه	
حامی دین قاضی القضاات	دار فانی سے آج ہو کے جدا
بسمه صاحب حاجی الحرمین	نور جس کا تھا اہل سجا کے ملا
کلمہ طیب کا ورتہ ہاجاری	ہر لہڑی ہر پیر صبح و سہا
محبکہ تاریخ کا ہوا بخیر	ہاتھ غیب سے یہ آئی نہ را
تاریخ وفات جناب قاضی ابراہیم صاحب مرحوم از متابع فکر جناب شیخ عبد القادر صاحب وفا	
جناب قاضی ابراہیم صاحب	کہ عالی تربے عالی نسب بود
بیل در دست عشق آل و ہما	ولایت حضرت شاہ عرب بود
گلزار جنان باد متفاشی	ہمار باغ دین آن خوش قیو بود
گفت در کو در و آد فریاد	سہ شنبہ منعم ماہ رجب بود
تاریخ وفات جناب قاضی ابراہیم صاحب مرحوم از متابع فکر شیخ علاء الدین صاحب فرحت	
ہفت ماہ رجب سہ شنبہ بود	انقل کرد آن صاحب بطیم و
انقر فرمود اسے فرحت گو	و اسے نیک می قاضی ابراہیم بود
تاریخ وفات جناب قاضی صالح محمد صاحب از متابع فکر جناب شیخ عبد القادر صاحب وفا	
و احسن تاورین آن صاحب محمد	لاریب مرد صالح بود اسم با سہی
میداشت غمی یوسف ہر دل غریزہ بودہ	در چاہ غم فتادند از مرگ و احسا
در خلق و مروت ثمانی نہ داشت	و صدق و در وفا آن بی شبہ بود و یکتا
از حج چو گشت فارغ آمد کے مکہ	و صالح بحق شد آنجا از امر حق تعالی
بر لوح مرقد او تاریخ انوار	گردید و فن صالح و حجت محسنا

تاج طبع دیوان سنی از فقیر محمد فدا خلت سید غلام حسین صاحب بخاری مرحوم

جناب شائقان مع رسول	جناب طالبان نیک سبیل
شاہ نظم سنی کا مل	شہزہ از لباس طبع جمیل
دلربا می است حسن بندش او	طرز مضمون بنی نظیر و عدیل
بہر تاج طبع گفت و صدا	نسخہ مدت نبی جلیل

تاج دیوان سنی از تاج فکر جناب مولوی نور محمد صاحب فارغ

یہ صدق سے نکلا ہے درستیم	کیا کرے تقریف اسکی کوئی عظیم
یعنی یہ ایک نسخہ درفت رسول	جسکا کاتب ہے مسمیٰ ہم کلیم
درج ہین اسمین قصائد بے ہسا	جو ہوئے مطبوع در فتح الکریم
تیرہ سوار دو، بین چہا پی یہ کتاب	تا ملے ہر شخص کو سود عظیم
فراغا کیا بخت او نہ کہ جو یہ بے	پارے جنت میں مکان بیخوف و بیم

خاتمہ

الحمد للہ علی احسانہ کہ جنے اپنے حبیب رسول مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بندوں کو نگار کے لئے سبب ہو گیا
 ٹھہرایا اور جمع نعت اوس صاحب دولاک کو شاہ دیوان ہے کہ جسے ہمت عاصی کو از اول تا آخر دل فیض منزل سے
 نہ پہلایا اما بعد از فنون کتاب شکر و ثواب سے بے رنج و بکات مقصود نام مطلوب خاص و عام یعنی
 دیوان سنی حسین عمدہ عمدہ غزلین اور قصائد نعت شہر و کائنات صلح اور اوصاف کرامات حضرت مقبول بارگاہ
 یزدانی معشوق بجا میسران محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ بخط خوب و کاغذ اسلوب باہتمام متوقعان
 ہر عظیم جناب قاضی عبد الکریم وقاضی رحمۃ اللہ علیہ تاج فتح الکریم بین ماہ محرم ۱۳۰۶ھ جو جری مطابق
 چوتھی اکتوبر ۱۸۸۸ھ عیسوی کو چیکر شائع ہوا حسب کی نشاء قانون بستم ۱۸۴۷ھ عیسوی
 و مطابق ایکٹ نمبر ۱۸۶۷ھ عیسوی کے داخل بھی حربی
 گو فرشتہ ہی ہو چکا ہے اطلال کا لکھا گیا و اعلیٰ علیہ السلام
 کتبہ عاصی محبوب علی کلہوی